صلی علی احمد صاحب

بعون صانع عالمین و بفضل خلاق زمین و آسمان

دیوان لاجواب و لاثانی پر از درر معانی در نعت حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین سرور انبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

١٢٩٠ ہجری

تحفۂ نعت

یعنی

مضامین اعلیٰ فضل عالی

١٢٩٠ ہجری

من تصنیف حضرت فضل عالی احمد صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ ابوالمعالی قدس سرہ معافیدار دیہات مصرحہ خانقاہ شریف قصبہ انبہیٹہ ضلع سہارنپور

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور میں طبع ہوا

التماس

مرحبا اونکو جو ہین عالی گہر
اپنی والا ظرفیون سی صبح و شام
نکتہ چینی کی اونہین عادت نہین
کیونکہ ہی بی عیب تو ذات خدا
پس اگر کوئی سراپا عیب ہے
خاص مجہسا جو کوئی ہو بی ہنر
عذر کا اب اسلئی تکرار ہے
جس کسیکو عیب پوشی کا ہو پاس
گر کہین اس نظم مین پاوین خطا
جو کہ صاحب بخشش و اکرام ہین
اونکو قول مثنوی ملحوظ ہے
چون خدا خواہد کہ پوشد عیب کس
یہ مقولا تو بہت معقول ہے
تجہکو ہی کیا خوف ای فضل علی
خاتمہ پر خاتمہ کی ہے دعا

وہ نہین کرتے ہین عیبون پر نظر
عیب پوشی ور گذر ہی اون کا کام
عیب جوئی پر اونہین رغبت نہین
عیب کب بندہ سی ہوتا ہی جدا
وہ سزاوار عطا [illegible] ہے
حیا ہی عفو و عطا پر [illegible]
مجہکو بہی لطف و کرم درکار ہے
اونکی خدمت مین ہی یہ ناچیز التماس
عفو فرماوین برای [illegible]
اونکی جود و فیض [illegible] آئینہ
جو عمل اوسپہ کری محظوظ ہے
کم زند در عیب معیوبان نفس
عذر عند الناس بہی مقبول ہے
عذر ہی مقبول درگاہ خدا
خاتمہ بالخیر ہو میرا خدا

العبد
فضل علی احمد عفی عنہ
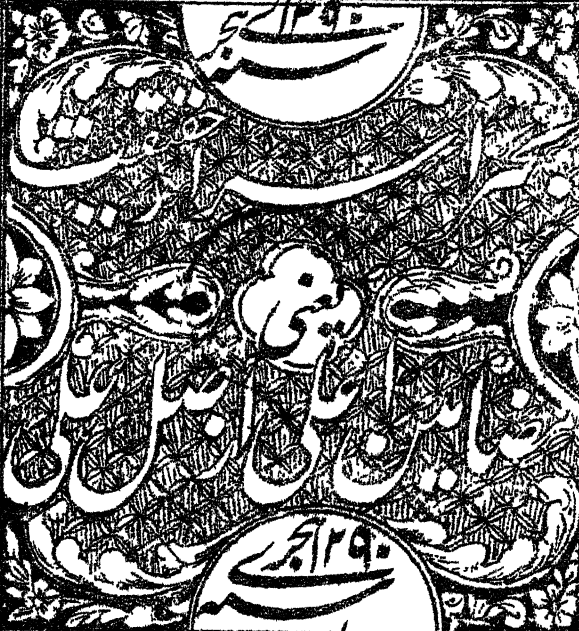
بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان کب ہو سکی اوس وحدہ کی حمد بیحد کا
کہ جب ارشاد ہووی ما عرفناک محمدؐ کا

جناب سرورِ عالم کی مداحی خدائی کی
میں کیا مرتبہ کیا ہو صلہ نعت محمدؐ کا

خدا مداح ہو جسکا وہ عالی رتبہ ہی اوسکا
زبان کا میری منہ کیا ہی کری جو وصف احمدؐ کا

قمر ضمنی کا ظہور اجبکہ ظاہر ہوگا محشر مین
کھلیگا حال اوسدن سب کو اس انعام بیحد کا

زمین و آسمان کون و مکان و جملہ ما فیہا
ظہور ادو جہان کا جلوہ ہی نور محمدؐ کا

اوسی کی نور سی یہہ روشنی شمس و قمر مین ہے
اوسیکے فیض سی سرسبزی ہی لوح زبرجد کا

اوسکی سایۂ عالی کا پرتو ہی جہان دیکھو
وہ عالم سایہ ہین سایہ نہی ہی اوس سہی قد کا

ہوا دین محمدؐ حق ہوی ادیان سب باطل
یہی تو فرق نہین ہی یہہ مقولا ہی خوشامد کا

براق آوینگی اونکی واسطی جنت مین فردوس سی
میسر جسکو نظارہ ہوا حضرت کی گنبد کا

سفید آنکھین ہین حورونکی ابھی سے انتظارکی مین
سوا ہی جو کوئی زوار آنحضرت کی مرقد کا

بظاہر ہجر اور باطن مین ہر دم وصل ہتا اوسکو
کوئی کیا ذائقہ جانیگا اس عیش مخلد کا

ظلمنا ہی میری ورد زبان امید رحمت ہی
کہ یہ ورثہ ملا ہے مجھکو میری جد امجد کا

نہین ہی کوئی صورت حشر مین عفو جرائم کی
وسیلہ ہی مگر صل علیٰ ذات محمد کا

ندای نحن وجہ اللہ ہی مژدہ آمد آمد کا
خودی کا دور ہو پردہ تو ہو جلوہ برآمد کا

پیام نحن اقرب وصل دیدہ کا مژدہ ہی
دوئی اوٹھ جای تو پردہ اوٹھی معشوق مقصد کا

دوئی کا خار گر نکلی تو ہاتھ آوی گل مقصد
فنا ہو گر خزاں ہو مژدہ گل کی آمد آمد کا

ہی جب تک آرزو باقی نہین مقصود کچھ حاصل
فنا ہو نہین تو لگ جائی ٹھکانا تیر مقصد کا

خودی کی قید نی ہی ڈھب مقید کر دیا مجھکو
یہین رہنی والا تھا ورنہ سدا سی ملک بیحد کا

یہ حسرت ہی کہ آکر چاہ مین ہستی کی ڈوبا ہون
وگرنہ تھا شناور مین تو اس دریای سرمد کا

فنا کر اپنی ہستی کو کہ تا اثبات ہو اوسکا
یہی ڈھب ہی سدا مد نظر اوسکو خوشامد کا

ہون عقدہ سرّی کا عقدہ کشائی جی مجھی جس سے
کہ ہی کنجی سی مستغنی ہمیشہ قفل ابجد کا

بنا جو ایک سی دو شکل ہی یہ نقطہ ہی تعین کا
احد سی ہی جو کثرت نقطہ ہی یہ میم احمد کا

ہی میرا عشق بی حد اور تمنا بی نہایت ہی
کہ ہون مین عاشق شیدا اوسی کی ذات بیحد کا

نہین مرتی ہوی ہین جو کشتۂ تیغ عشق کی گھایل
مزہ ہی خضر کو کیا زندگی اس عیش مخلد کا

اوسی کا دل سی طالب ہون نہین کچھ غیر سی مطلب
نہ سیم و زر سی خواہش ہی نہ خواہان ہون زبرجد کا

مجھی نسبت ہی کیا رنگوں سی بیرنگی کا عاشق ہون
نہ مطلب لعل سی مجھکو نہ خواہان ہون زمرد کا

ملائک مرحبا صل علیٰ کہتی ہین آکر
زبان پر نام میری جبکہ آتا ہی محمد کا

خدایا اپنی رحمت سی پلا دی جام وحدت کا
چکھا دی یا الٰہی ذائقہ اپنی محبت کا

خدا اہل من مزید عشق کی آتش کو بھڑکا دی
کہ تا شیدا رہون مین ذات بیحد بی نہایت کا

تمنا ہی یہی دل کی رہی تا دم مین دم میری
جگر مین سوز اور دل مین رہی غم تیری الفت کا

جگر جلتا ہو دل بیتاب سینہ مشبک ہو
بہین ناسور آنکھین درد ہو تیری محبت کا

الٰہی عشق مین تیری رہون مین والہ و شیدا
نہ عشق مجھکو دی ایسا کہ ہو وہ عشق شدت کا

الٰہی دی وہ محبوبیت خبر اپنی نہ ہو مجھکو
نہ کچھ شہرت کی رغبت ہو نہ ہون خواہاں کرامت کا

تیرا عاشق رہوں یارب تمنا ہی یہی میری — نہو دنیا کی کچھہ الفت نہ دل مائل ہو دولت کا
جمال اپنا دکہا مجھکو وصال اپنا عنایت کر — کہ ہوں مشتاق و طالب یا الٰہی تیری رویت کا
تری ہو جستجو دل کو تری ہو آرزو دل مین — نہ حوروں کی ہوس کچھہ خواہش نہ کچھہ سودا ہو جنت کا
عطا توفیق ہی تیری تری بخشش ہدایت ہے — ملی انعام طاعت کا ملی خلعت ہدایت کا
یہہ کمتر تیری بخشش ہی جو نعمت دو جہاں کی ہی — ملی دیدار کی نعمت عطا ہو یہہ تزئین کا
غنی ہی ذات تیری دو نو عالم سی ہی مستغنی — نہوں پہر کسطرح ترسان ہین استغنا کی عزت کا
تری شان غیوری ہی نہیں ہی غیر کو ہستی — نہ ہستی ماسوا کو دی فدا ذات الٰہی غیرت کا
تحیر کو تحیر ہی تیری صنعت سی ای صانع — نکیوں حیران و ششدر رہوں میں سرگرداں حیرت کا
جما تخم محبت یا الٰہی مزرع دل مین — کہ تا ثمرہ ملی کچھہ مجھکو ہستی کی زراعت کا
تو ہر شی کی حقیقت ہی ہی تجھہ تک منتہی ہر شی — بنا لی مجھکو محرم راز یا اللہ حقیقت کا

رہی صل علی کی دلمین یارب عشق کا شعلہ
کہ تا ہو خاک جلکر یہہ جو ہی اک پردہ غفلت کا

خدا کی یہہ بہی رحمت ہی جو یہہ سامان ہی رحمت کا — کہ معشوق خدا ہو کر ہی عاشق اپنی امت کا
الٰہی فضل ہی تیرا یہہ ہی احسان رحمت کا — کہ مشفق رحمۃ للعالمین ہی اپنی امت کا
ندائی امتی ہی زیست مین مرقد مین محشر مین — یہہ ثابت ہی محمد مہرباں ہی اپنی امت کا
حبیب کبریا جب امتی کہتا ہو محشر مین — بہلا پہر فکر کیا ہی اور ہی کیا دہڑکا قیامت کا
گنہگاروں کو یہہ طغرای فرمان معافی ہے — ہی ظاہر نقش پشت پاک پہ مہر نبوت کا
ملا فرمان مہری ہمکو بخشش کا خدا سی ہے — ہوا ہی نقش پشت پاک پر مہر نبوت کا
خدا سی یہہ ملی ہی ہمکو دستاویز بخشش کی — کیا ہی نقش پشت پاک پر مہر نبوت کا
اوٹہا نا یا خدا دنیا سی امت مین محمد کے — رہوں تا مستحق میں بہی محمد کی شفاعت کا
یقین آمرزش غفار پر کیونکر نہو مجھکو — کہ میں دامن گرفتہ ہوں محمد کی شفاعت کا
نکرنا امتحاں یارب ضعیف و ناتواں ہوں مین — بہروسا ہی فقط مجہکو الٰہی فضل و رحمت کا
کرم پر ناز مجھکو اور ہی واعظ کو تقوی پر — بہروسا مجھکو رحمت کا اوسی دعوی عبادت کا

ہی امید قوی بخشش کی تیری فضل سی ہمکو ۔ شنا سے تو دہ سیاہ ہی تیری رحمت کی وسعت کا
زیادہ ہی تو مشفق بندہ کا ماں باپ سی یارب ۔ تسلی ہی ہما ہی جسمی یہہ احوال شفقت کا
خدا مغفرت میرا تری فضل و کرم پر ہے ۔ نہو گر فضل تیرا تو بہت ہوون لائق نفرت کا
جو تو رحمت کرے مجھپر نہیں کچھہ دور رحمت سے ۔ و گرنہ ہوون خطا ... ہون شایان رحمت کا
نظر ہی فضل کی تیری تو ہی میرا ہی چھٹکارا ۔ تو جو عدل پر ہی تو ہوون مورد مصیبت کا
میرا دامن ہوا ہی سیاہ بالکل داغ عصیان سے ۔ نہ ہووے گا سبی کوئی مگر ہان ابر رحمت کا
گناہوں کا مری آخر کہین کچھہ انتہا ہوگا ۔ نہیں کچھہ انتہا یارب تری رحمت کی وسعت کا
جو مشکل سی ہی مشکل ہی تجھی آسان ہی آسان ہے ۔ رہوں پھر کس لیے ناچار مین پابند دقت کا
الٰہی شکر تیرے فضل کا رحمت کا احسان ہے ۔ مقر ہوون تیری وحدت کا محمدؐ کی رسالت کا
کرون گر عمر بہر ظاہر تری انعام و احسان کو ۔ یہہ ممکن ہی نہین ہرگز کہ ہو اظہار نعمت کا
جلانا مارنا مجھکو اوٹہانا دین احمدؐ پر ۔ کہ مین یک بندۂ عاجز ہوون یارب اوسکی امت کا

کوئی صورت نہین بچنیکی کثرت سی گناہون کی
بہروسا ہی بڑا ہی صلِّ علیٰ اوسکی شفاعت کا

خدا حاجت روا ہی ظاہر و باطن کی حاجت کا ۔ نہ کچھہ حاجت ہی اخفا کی نہ کچھہ اظہار حاجت کا
خدا الفقر فخری کا عطا کر مرتبہ مجھکو ۔ نہو عشرت کا کچھہ شکوہ نہون خواہان فراغت کا
خدایا یہہ تمنا ہی خدا سی ہو خدا حاصل ۔ رہوں مشتاق وحدت کا نہ دل مائل ہو کثرت کا
الٰہی تیرا طالب ہوں ہی تجہسی ہی طلب تیری ۔ نہ رغبت ماسوا کی ہو نہو کچھہ شوق شہرت کا
تمنا ہی کہ تیرا والہ و شیدا رہوں یارب ۔ نہو کچھہ عیش کی خواہش نہ دل مائل ہو عشرت کا
رضا پر اپنی راضی رکھہ عطا تسلیم کر مجھکو ۔ نہون تکلیف کا شاکی نہ مین نازان ہوون راحت کا
رضا تسلیم کی خنجر سی یارب مجھکو زخمی کر ۔ عطا کر یا الٰہی فضل سی رتبہ شہادت کا
رہائی کر عطا یارب خودی کی قید سی مجھکو ۔ نہو کثرت سی کچھہ رغبت رہون مشتاق وحدت کا
بچا شان جلالی سی عطا شان جمالی کر ۔ بچا راہ ضلالت سی دکھا رستہ ہدایت کا
بچائی آتش سوزان دوزخ سی خداوندا ۔ نکر رسوا قیامت مین نہ سرگردان مصیبت کا

گناہون کی سوا کچھہ ہی نہین گتا ہون سراپا
نہین مجھکو سہارا کچھہ مگر ہان تیری رحمت کا

الٰہی نور عرفان سی منور کر میری دل کو
رہی دلمین نکچھہ باقی اثر عصیان کی ظلمت کا

سبھی دن سی ہی برا ہون مین لیکن تیرا بندہ ہون
بھروسا ہی تعلا ہون کو فقط مولا کی شفقت کا

برائی کا برا بدلا کمیون کو نہین زیبا
نہین شایان پادشاہا تیری اکرام و رحمت کا

ہوا ہی نفس طوفان ہی اندہیری ہی گناہونکی
الٰہی پار کر بیڑا تصدق اپنی قدرت کا

بھنور مین جا پڑا بیڑا مرا کچھہ بن نہین پڑتا
خدا تو نا خدائی کر تصدق اپنی عظمت کا

نہو حرص و ہوا بغض و حسد کبر و ریا دلمین
عطا کر مجھکو یارب ایسا گنجینہ قناعت کا

الٰہی فضل سی اپنے مجھے رتبہ عنایت کر
ہدایت کا عبادت کا ریاضت کا صداقت کا

عطا کر مجھکو خلعت یا الٰہی فضل سی اپنے
شجاعت کا سخاوت کا دیانت کا امانت کا

رہی اعزاز دنیا مین رہی حرمت قیامت مین
تصدق تیری عزت کا تصدق تیری حرمت کا

الٰہی خاتمہ بالخیر ہووی میرا دم آخر
تصدق فضل کا تیری تصدق تیری رحمت کا

عطا کر یا خدا افضل علی کو عافیت دارین
تصدق فضل کا اپنی تصدق اپنی رحمت کا

بھروسا مجھکو کافی ہی خدا کی فضل و رحمت کا
نہ ہمت ہی اطاعت کی نہ دعوی ہی عبادت کا

میرا دار و مدار کار ہی سب تیری رحمت پر
نہ مایہ علم کا مجھکو نہ سرمایہ لیاقت کا

وسیلہ مغفرت کا ہو الٰہی تیری رحمت سی
کہ مین شجرہ لکھا ہی رازداران حقیقت کا

لیاقت کیا تھی مجھکو ایسی مضمونکی لکھنی کی
تصرف ہی انہین ارواح باخیر و سعادت کا

نہ تھا اک شعر لکھنی کا بھی ہرگز حوصلہ مجھکو
یہی اثبات ہی کافی بس اب فیض و لایت کا

لکھی اشعار ایسی پر معانی مجھسا بی معنی
ظہور ا ہی انہین حضرات کی فیض و کرامت کا

الٰہی تیری قدرت ہی کہ مجھسا ہیچ و ناکارہ
عجب ہی پشہ بیچارہ کری یہہ کار جرات کا

بر آیا مجھسی یہہ کار اہم ہی شان قدرت کی
کہ بام عرش پر پشہ اوڑی ہی کار حیرت کا

ہو کوہ عشق سر پر ہو ر عاجز کی تعجب ہی
ضعیف و ناتوان ہو کر کرون یہہ کار طاقت کا

الٰہی تیری رحمت سی یہی امید ہی ہر دم
عطا توفیق ہو مجھکو ملی انعام ہمت کا

بندہ ہی اتنو یہہ ہمت طلب ہمت خدا سے
جزاک اللہ ای صل علی کیا کوتاہ ہمت کا
مرادیں دل کی بر آویں مقاصد میرے حاصل ہوں
تصدق تیری رحمت کا شفیع حشر [illegible]
لکھا ہی سلسلہ مین پیشوایان طریقت کا
وسیلہ یا نبی آیا ہی گنا ہونکی عبادت کا
وسیلہ ہو یہہ شجرہ یا خدا درگاہ مین تیری
عطا ہو تیری رحمت سی اسی [illegible] کا

مجھی کافی ہی ای صل علی میدان محشر مین
بھروسا حق کی رحمت کا محمدؐ کی شفاعت کا

پیشوا ہے جو پیمبر اپنا
ہو نہ کیوں خاتمہ بہتر اپنا
ادخلو الجنة کا ہی حکم ہمین
ورد کلمہ کا ہے اکثر اپنا
اوسکی رحمت کا ہی یہہ ہی احسان
کہ وسیلہ ہے پیمبر اپنا
اوسکی امت مین ہوے ہیں شکر خدا
ہوا انجام یہہ بہتر اپنا
دل سی تصدیق ہی رسالت کی
گھر ہے فردوس مقرر اپنا
یا الٰہی بطفیل احمدؐ
ساتھ حضرت کے ہو محشر اپنا
وقت مرنے کے ہو کلمہ لب پر
ہو خدا خاتمہ بہتر اپنا
گر مرا خاتمہ بالخیر ہوا
پھر تو فردوس ہی ہی گھر اپنا
مجھکو ہو چین قیامت مین نہ کیوں
ہی نبی شافع محشر اپنا
تب مدینہ کی زیارت ہو نصیب
ہو بلندی پہ جو اختر اپنا
اب مدینہ مین بلالو حضرت
اور دکھا دو رخ انور اپنا

مدح کر صل علی احمدؐ کی
تا کہ انجام ہو بہتر اپنا

کعبہ جان ہے مدینہ اپنا
ہی وہی مسکن جانا اپنا
یا رسول عربی بہر خدا
مجھکو دکھلا دو مدینہ اپنا
فضل کر مجھپہ خدایا ایسا
کہ مدینہ کو ہو جانا اپنا
داغ دل پر ہی زیارت کا مرے
رشک گلزار ہی سینہ اپنا

اوس جگهه پر هو اگر میرا گذر — پهر تو لگ جاے ٹهکانا اپنا
رشک جنت هی مدینه کی زمین — هو خدا اوس جگهه مرنا اپنا
یا خدایا بطفیل احمد — جاے مدفن هو مدینه اپنا
اوسکے کوچه مین هو گر موت نصیب — پهر همیشه کو هو جینا اپنا

یه سعادت نهو کیون فضل علی
راهبر هے وهی جانا اپنا

دلمین رهتا هی وه دلبر اپنا — پر نهین ملتا مقدر اپنا
گو بظاهر هی جدا هے لیکن — اوسنی دل هی مین کیا گهر اپنا
تیغ ابرو کا جو زخمی دیکهے — توڑ دی وه ابهی خنجر اپنا
خون ناحق تری گردن پر هو — گر دکهادون تجهے جوهر اپنا
خار صحرا کا هی مجهے کافی — لیجا فصاد تو نشتر اپنا
اشک کی قدر نهیں کو کیا هی صنم — بیش قیمت هی یه گوهر اپنا

عشق مین فضل علی هنر هے
جسقدر حال هوا ابتر اپنا

مین تو صنم کی عشق مین دیوانه بنگیا — پهلو مین دل تها اپنا سو بیگانه بنگیا
شعله رخونکی عشق مین جلتا هی یه سدا — دل شمع رو کی لو مین تو پروانه بنگیا
مرنیکی بعد بهی هی گردش نصیب مین — دیکهو هماری خاک کا پیمانه بنگیا
یاد خدا تهی دل مین اب هی الفت صنم — پهلی تها کعبه اب وهی بتخانه بنگیا
آنکهین مری جهڑکتی هین پلکونکی ٹٹیان — جو اشکخانه تها وهی خسخانه بنگیا
شوق وصال دلمین تها اب هجر کا ملال — جو تها سرور خانه وه غمخانه بنگیا

پریون کا عشق اوسکی بسا دلمین اسقدر
فضل علی کا دل تو پریخانه بنگیا

خودی کو لیکر تری گلیمین جو تا ابد الدم قیام کرتا — تو پهر یقین هی که دور سی هی حرم کو جهک جهک سلام کرتا

جو ہوتا کوچہ سی تیری واقف تو کرتا کعبہ مین کیا وہ جاکر
وہ اپنی نام و نشان کو کھو کر تیری گلیمین مقام کرتا

تمہاری کوچہ مین رہنی دیتا مجھی جو بخت سیاہ یاور
یہین ہی کعبہ کو مین تو جھک جھک کی سجدہ کرکر سلام کرتا

ملی محبت کا تیری اسکو جو ایک قطرہ نصیب ہوتا
نکل کی مسجد سی میکدہ کا طواف زاہد مدام کرتا

ملا ہی کوچہ مین تیری ہمکو جنون کا عمامہ فضیلت
جو ہوتا صحرا مین آج مجنون جنون کا مجھکو امام کرتا

تمہاری اس لام زلف سی کفر تو ایمان ہی رخشی تن
خدا خدا ہی کسیکی لب پر کوئی پہری رام رام کرتا

مکان تمہارا ہی لامکان ہی اوسی فقط طور تک رسائی
تمہاری پیش علوی رتبت کلیم کیونکر کلام کرتا

گمان سی باہر خرد سی بالا بلند تر عرش کبریا سے
کوئی بھی ایسی مقام مین ہی سعی تمہاری قیام کرتا

تم ہی یون حسن کا تمہاری مطیع و فرمان پذیر ہا
کہ اپنی خواجہ کی جیسی خدمت کوئی ہو ادنی غلام کرتا

نگاہ دزدیدہ کا ہی زخمی سدا رہیگا یہ جور دلمین
طبیب ممکن تھا کوئی یہ بھی کہ زخم دل التیام کرتا

پکارین ہین مرحبا ملائک ندا ہی صل علی فلک سے
صفات محبوب کبریا مین قلم ہی جیسے کلام کرتا

وہ ز خود رفتہ ہوا جو ہوا شیدا تیرا
آپ کو بھول گیا یار شناسا تیرا

وصل اور ہجر ہی باہم یہ ہوئی دو ضد جمع
ہے کمالات کی صنعت کا تماشا تیرا

دونون عالم مین ہی یکتائی کی شہرت تیری
مین ہی کچھ وصف نہین کرتا ہون تنہا تیرا

ٹوٹین وہ پاؤن چلین جو کہ نہ کوچہ مین ترے
پھوٹی وہ سر کہ نہ ہو جسمین کہ سودا تیرا

جان کی جان ہی تو اور ہی تو روح کی روح
مجھسی مستغنی ہی تو مجھکو ہے سودا تیرا

ایسا خود رفتہ ہون مجھکو نہین کچھ اپنی خبر
ایسی دیوانہ سی ہی کسلئی پردا تیرا

وصل ہوتا جو میسر تو فنا ہوتا مین
ای پری ہوش اوڑا دیتا ہے سایا تیرا

مین وہ عاشق ہون کہ ہون والہ و شیدا تجہپر
تو وہ معشوق کہ ثانی نہین اصلا تیرا

ذکر اور فکر کی دیدار کی فرصت نہ ملے
پھر خدا اشنہ ند کہاوی کبھی دنیا تیرا

تیری رفتار نے محشر کو اوٹھایا سر پر
کس قیامت کا ہے یہ قامت زیبا تیرا

موج تو مجھسے عبث چین بہ جبین ہوتی ہی
پار بیڑہ کو نہ کچھ کر دے گا دریا تیرا

بستر و تکیہ کی سامان کی کیا حاجت ہے
ہم فقیرون کو تو کافی ہے سہارا تیرا

ذات ہی تیری غنی مین ہون فقیر و محتاج
مجھسے اے صل علی کب ہی سودا تیرا

دل نے اوس پر مجھکو شیدا کر دیا
میری وحشت کا ہی چرچا جا بجا
آہ و نالے ہجر مین ایسے کیے
بیقرار و ناتوان بیہوش ہون
نے حیا نے غیرت ناموس و ننگ
کیا کہون فرقت نے اوس مہ پارہ کی

کثرت گریہ نے رسوا کر دیا ٭
عشق کی شدت نے سودا کر دیا
شور محشر ہمنے برپا کر دیا ٭
عشق نے مجھکو یہ کیسا کر دیا ٭
فرقت جانان نے ایسا کر دیا ٭
دل کو میرے پارہ پارہ کر دیا ٭

مرحبا ہے تجھکو اے صل علی
راز پنہان آشکارا کر دیا

کیا کہون اوس صنم مین کیا دیکھا
کعبہ کیا دیر کیا کلیسا کیا ٭
کیا حرم دیر مدرسہ مسجد
وہی زندہ ہے زندہ دل جسنے
کیا نصیبا ہے اوسکا جسنے صنم
دیکھا در تیرا قبلہ حاجات

جلوۂ ذات کبریا دیکھا ٭
سب جگہہ جلوۂ خدا دیکھا
تذکرہ تیرا جا بجا دیکھا
جیتے جی آپ کو فنا دیکھا
تیرے کوچہ مین خون بہا دیکھا
خاک پا تیرا طوطیا دیکھا

ڈہونڈا ہر چند ہمنے صل علے
تجھسا کوئی نہ دوسرا دیکھا

چشم بیمار کا جو آپکی بیمار ہوا ۔ چھٹنا دشوار ہوا
چشم مخمور نے اوسکی مجھے مدہوش کیا ۔ ایسا بیہوش کیا
کیا کہون ظلم و ستم تو نے جو ہی مجھپہ کیا ۔ مینے سب سر لیا
جہان پہ پہیل گیا جو کوئی الفت مین ترے ۔ جیت اوسکی ہی سنے
ایسا دل وہ بت ترسا بچہ ترسا تا ہے ۔ نہین تم سمجھی

جیتی جی مر ہی گیا جسکو یہ آزار ہوا ۔ جا لسی بیزار ہوا
دیکھنے ہی سی فقط جام کی بیکار ہوا ۔ ایسا سرشار ہوا
میری رسوائی کا چرچا سر بازار ہوا ۔ اسطرح خوار ہوا
عاشقو مین ترے سر جسکا سر دار ہوا ۔ وہ ہی سردار ہوا
طوق گردن کا مری حلقۂ زنار ہوا ۔ اسقدر زار ہوا

جستجو میں تری پھرتا ہوں بشوق روز صنم | ہے تری سر کی قسم
تشنہ لب آبلہ پا کا میری بڑا خار ہوا | چھٹنا دشوار ہوا

زلف سلجھا کی میری دلکو اوجھا ہی لیا مرحبا صل علی
پیچ سی زلف کی اب چھوٹنا دشوار ہوا دل گرفتار ہوا

کیا دل آ و بیر تیر اطرہ طرار ہوا | دل گرفتار ہوا
جو گرفتار خم زلف پری زاد ہوا | وہی آزاد ہوا
عشق میں یار تری جو کوئی برباد ہوا | وہی آباد ہوا
کسکو امید ہی اب تجہسی وفا کی ظالم | اسقدر ظلم و ستم
تھی ہمیں عاشق جانباز تمہاری صاحب | غیر کو دل نہ دیا
چشم بیمار نی تیری مجہی بیمار کیا | سخت ناچار کیا

یہ سیہ مار گلی کا میری اب ہار ہوا | چھٹنا دشوار ہوا
جان و دل بیچکی جو اوسکا خریدار ہوا | وہی زردار ہوا
سر کو دیکر جو کوئی تیرا خریدار ہوا | وہی سردار ہوا
دشمن جان تو مرا کیوں بت عیار ہوا | یوں جو بیزار ہوا
اور اب کسکا بھلا تجہسی نیا پیار ہوا | تو جو عیار ہوا
جو کوئی چشم سی تیری کبھی دوچار ہوا | بس وہی خوار ہوا

میں تو ہوں صل علی عاشق جانباز ترا آنکھہ مجہسی نہ چرا
جان کا میری تو کیوں مفت خریدار ہوا کیسا خونخوار ہوا

ہی اوس بت کو یہ خودنمائی کا دھندا | نہیں اور کوئی خدائی کا دھندا
ہی فی شان کی حکم سی صاف ظاہر | خدا کو ہی ہے بس خدائی کا دھندا
میسر نہ آئی صنم تک رسائی | کروں گا میں اب پارسائی کا دھندا
جو ہمکو ہوا حکم ہے نحن اقرب | تو پھر کس لئے ہی جدائی کا دھندا
جو صوفی ہی تو صاف کر دلکو اپنے | ہے اہل صفا کو صفائی کا دھندا
مقید ہوا قید ہستی میں آکر | بھلا اب ہو کیسی رہائی کا دھندا
دوئی دور واعظ کی ہرگز نہوگی | ہی جب تک بھلائی برائی کا دھندا
تعلق نہیں ہے اگر اور اوسکو | تو ہے خضر کو رہنمائی کا دھندا
گدائی تری کوچہ کی سلطنت ہے | ہی جھگڑا بڑا بادشاہی کا دھندا
نہو سلطنت سے سروکار مجھکو | تری کوچہ کی ہو گدائی کا دھندا
لکھا ہے جو قسمت کا مٹتا نہیں ہے | ہی بیکار بخت آزمائی کا دھندا
نکی عاشقوں سی کبھی بات سیدہی | کہ اوسکو تو ہی کج ادائی کا دھندا

وفا کا تو شیوہ ہے صل علی کا
اور اوس بت کو ہی بیوفائی کا دہندا

چاہ نی چشم کو پر آب کیا
یاد نی یاد نی دل خراب کیا

عشق نے ایسی آگ بھڑکا دی
دل جلا کر سیہ اکباب کیا

کچھ بھی باقی رہا نہ عزو وقار
تیری الفت نی سب خراب کیا

دل مرا گر نہ تھا تجھے درکار
پھر اوسی لیکے کیون خراب کیا

یہ نہ سمجھا کہ ہوگا اسکا حساب
ظلم ہمپر علی الحساب کیا

یہ جنون تھا کہ ہو نہ مجھکو جنون
اس جنون نی مجھی خراب کیا

اف ری نخوت کہ ہی فلک پہ دماغ
ہم کو تسلیم پر عتاب کیا

دربدر کو بکو پھرے رسوا
اس طرح رائگان شباب کیا

جب عدم کی سفر کا عزم ہوا
پہلی دانتون نے پا تراب کیا

تری آنی کی انتظاری مین
ہمنی ہستی سے پا تراب کیا

یار صدقے تری زبان کی مین
میرا صل علی خطاب کیا

گر رقیبون سی صنم کی رسم الفت چھوٹ جا
پھر تو یہ غمگین ہی اندوہ و غم سی چھوٹ جا

مجھکو ای قاتل ذرا تیغ نگہ سی قتل کر
تا کہ یہ بسمل ترا درد و الم سی چھوٹ جا

حسن روز افزون صنم گر مثل مہ گھٹنی لگے
ہی یقین کامل کہ وہ ظلم و ستم سی چھوٹ جا

اسلئی آنکھو نمین رکھتا ہون کہ ہی یہ نور چشم
اشک تو لولو نہی گر چشم نم سی چھوٹ جا

دام مین نفس اور شیطان کی مقید ہو گیا
یا خدا صل علی تیری کرم سے چھوٹ جا

عشق مین دل پہ جو ہوا گذرا
نہ کبھی لب پہ مدعا گذرا

کوچۂ یار سے بچاؤن گا
گرچہ ہو نمین بہت گیا گذرا

اوسکی کوچہ سی جانا ہی دشوار
جو کوئی جان سی گیا گذرا

کہا مرنیکی میری سنکی خبر ... ابہی تہا یہانکو وہ ہوا گذرا
بیوفائی تہی حسن پر زیبا ... وہ زمانہ بہی اب گیا گذرا
لب پہ جان ہی فاسی مطلب کیا ... بیوفا وقت التجا گذرا
گذرا کیا کیا تمہاری عاشق پر ... جو مقدر کا تہا لکہا گذرا
اتنا پوچہا نہ تونی حسرت ہی ... کیا ہوا تجہپہ اور کیا گذرا
آنکہہ مین میری کیا سمای کوئی ... سامنی کو بہلا برا گذرا
نہین پہلو مین ملتا دل کا پتا ... تہا کوئی یہان کو دلربا گذرا
ہوگئی روشنی جو مرقد مین ... قبر پر کوئی مہ لقا گذرا
حق مین عاشق کی ہوگئی وہ دعا ... لب پہ گر لفظ بدعا گذرا

سہل ہی اب فنا ہی صل علی
اوسکی کوچہ مین جو گیا گذرا

عشق سی ہمکو کب فراغ رہا ... ہجر کا میری دلپہ داغ رہا
جستجو جسکو ہوگئی اوسکی ... حشر تک در پہ بی سراغ رہا
اسقدر اوسنی دل پہ داغ دئے ... دل ہی داغون سی باغ باغ رہا
ناز بیجا پسند ہمکو نہین ... نہ وہ دل ہی نہ وہ دماغ رہا
عشق مین اوسکی داغ دلپہ جو تہا ... گور کا اپنی وہ چراغ رہا
مصر سی ہمکو آگئی خوشبو ... صاف یہان تک میرا دماغ رہا

قتل ہی ابروئی پاس صل علی
متصل کیون کمان کی تراغ رہا

جو کچہہ کہ ہونا تہا سو وہ تقدیر سی ہوا ... کچہہ تو کبہی نہ خاک بہی تدبیر سی ہوا
الحب بہت پڑہی لکہی تعویذ بہی بہت ... میرا تو کام کچہہ بہی نہ تسخیر سے ہوا
جہنجلا کی کی ہی یار نی میری طرف نگاہ ... مین کامیاب آج تو تقصیر سے ہوا
عزت بہی ہی اوسیکی جو ہی عشق مین ذلیل ... مین تو ذلیل عزت و توقیر سے ہوا

ابرو چڑہی جو اوسکی تو نیت قتل ہو گیا — دو ٹکڑی دل ہمارا اسی شمشیر سے ہوا
مجھکو تو خاکساری نے کندن بنا دیا — کچھ بھی نہ خاک فائدہ اکسیر سے ہوا
تنہا کو نسا کمال جو پایا ہمین کچھہ فروغ — روشن بیان جو کچھ ہوا تقریر سے ہوا
گل کیسی کیسی کترہ ہین محفل مین یار کی — گلچین کا کام رات یہہ گلگیر سے ہوا

اب حال پوچھتا ہی رقیبو نسی وہ میرا
نسل عطی یہہ شوق کی تاثیر سے ہوا

عاجز فقیر ہون در حضرت امیر کا — سایہ ہی سر پہ دامن پیران پیر کا
الفقر فخری قول نبی کا ہی اسلئے — اے علی ہے دو جہان مین رتبہ فقیر کا
دربان ہین اوسکی در کی فقیران باصفا — کیا دخل کہی یار مین شاہ و وزیر کا
انکو رہائی دو غم فرقت کی قید سے — دم آگیا لبون پہ تمہارے اسیر کا
عاشق کی راز دلکی بہلا کیا خبر تمہین — آہی واعظ یہ کام ہی روشن ضمیر کا
اسکو امام کسنی بنایا ہی زاہد و — واعظ کی پاس جامہ ہی دیکہو حریر کا
مجنون ہمارا نام ہی ہمکو جنونسی کام — اس بزم مین ہی کام بہلا کیا دبیر کا
بیباک و بیحیا جو ہوا اسقدر رقیب — کیا کام بزم مین تیری شوخ و شریر کا

ہی اصنم وہ وصل علی رشک ماہ ہی
کیا رتبہ اوسکے سامنے بدر منیر کا

وہ ہی پاس اور نہین ملتا کہون کیا میان حسرت کا — یہ لیکن شان غیوری ہی یہی شایان ہی غیرت کا
کیا ہی اوسنی ممکن گو بظاہر غیر ممکن تہا — فراق اور وصل ہی باہم نمونہ اوسکی قدرت کا
وہ اول اور آخر ہی وہ ظاہر اور باطن ہے — ہی گرچہ سر مخفی تب بہی ہی یہ حال شہرت کا
ظہور اوسکا ہی گو ظاہر مگر ہی عقل سی باہر — تحیر ہی تحیر ہی کہون کیا حال حیرت کا
گلستان کرم مین تیری ہی یکشاخ گل جنت — جہنم ایک اخگر ہی تری نار سیاست کا
غضب سی تیری جاری ہین مناہج ضلالت کے — ہی تیرا لطف ابر نو بہار باغ جنت کا
غنی ہی ذات اوسکی دونون عالم سی ہی مستغنی — ملائک تک بہی لرزان ہین کیون کیا رتبہ عبرت کا

یہ غم ہے مجھی بعد مرنیکے میرے
بھلا کون اس غم کا غمخوار ہوگا

رہا جسکی باقی نہ جامہ کا تار
وہی عشق مین ایک دستار ہوگا

میری دل کو دلبر نے لیکر کہا
نہین کوئی مجھسا بھی دلدار ہوگا

جو دیکھوگی اوس بت کو تم واعظا
تو تسبیح کا ڈورا زنار ہوگا

یقین ہے کہ داغون سی صل علی
ترا سینہ بھی رشک گلزار ہوگا

نہو نا جسکا ہونا ہی نہین ہرگز وہ ہونیکا
مجھی ملتا تو اے زاہد کہ حاصل کیا ہی دینیکا

جو دلمین تخم الفت کا تجھی بونا ہی جلدی کر
جو موسم ہاتھہ سی نکلی نہین پھر وقت بونیکا

تمیز اتنی نہین تجھکو عداوت ترک عادت ہے
بھلا مین کیا کرون ناصح مجھی ڈھب ہے نہ رونیکا

یہ ممکن ہی نہین واعظ خودی مین ہو خدا حاصل
جو کوئی اپنی ہستی کو نہین جبتک کہ کھونیکا

اندھیری رات مین چمکی ہی چاندی سا بدن تیرا
اگرچہ سیم تن ہو تم مگر موقع ہے سونیکا

ذرا اشک آنکی رہتی ہین ہردم نوک مژگانپر
تمہین صل علی ڈھب آگیا موتی پرونیکا

ہمنی احوال جو کچھہ عاشق بیدل کھولا
وہ صنم بولا کہ کیون دعوی باطل کھولا

تھا جو معدوم دہن اوسنی کیا وہ ثابت
بات کی بات مین کیا عقدۂ مشکل کھولا

راز کو دلکی میری فاش کیا دلبر نے
جو کہ سربستہ تھا وہ عقدۂ مشکل کھولا

درد و غم رنج و الم وصل مین سب کھہ گذرا
اپنی اسباب کو ہمنی سر منزل کھولا

زلزلہ ہے جو زمین کو یہ تری عاشق نے
دل تڑپنے کا کہین حال تہ گل کھولا

راز در پردہ اگر تجھکو نہ تھا مجنون سے
لیلی پھر کس لئی یہ پردۂ محمل کھولا

چاند تاری کا نظر آگیا جلوہ اوسنے
رخ سی جو زلف کو سرکا کی کبھی تل کھولا

ڈر گیا ہیبت حق سی وہ صنم صل علی
ہمنے جب رتبۂ یس و مزمل کھولا

ہون عاشق شیدا تمہین معلوم نہین کیا
مفتون ہون تمہارا تمہین معلوم نہین کیا

سودائی تری عشق مین اک مین ہی نہین ہون — عالم کو ہی سودا تمہین معلوم نہین کیا
عشاق بہت گذری ہین کوچہ سی تمہاری — مین جان سی گذرا تمہین معلوم نہین کیا
اب آپکی فرقت مین صنم آنکھونسی میری — جاری ہوی دریا تمہین معلوم نہین کیا
جانا تری کوچہ مین ہی کو جان سی جانا — ہی مجھکو گوارا تمہین معلوم نہین کیا
غم کھاتا ہون فرقت مین شب و روز تمہارے — ہی غم سے گذارا تمہین معلوم نہین کیا

رحمت کی سوا اور بہلا فصل علی کو
ہے کسکا سہارا تمہین معلوم نہین کیا

جان و دل سی ہون نکیون قربان خدا کی نام کا — نحن اقرب مژدہ ہو جب وصل کی پیغام کا
وصل اوسکا دوستو کس طور ہو مجھکو نصیب — ہی وہ جانان لامکان ہی نام جسکی بام کا
مصحف رخ پر صنم کی ضم ہوا ہی لام زلف — اسلئی بس دین کامل نام ہی اسلام کا
لطف یہہ شیرین کلامی کا ہی ای شیرین دہن — نام ہی قند مکرر آپکی دشنام کا
روز کل کل کرتا ہے وعدہ وفا کرتا نہین — ورد اوسکو ہو گیا ہی کاف کا اور لام کا
عشق مین اوس دلربا کی ہو گیا ہمکو جنون — ابتدا تو خوب ہی پر فکر ہی انجام کا

مشکلین آسان ہونگی سب بحرمت شاہ پیکے
فکر کیا ہی عزم کر فصل علی گھٹرام کا

عطا کر یا الہی ذوق شوق اپنی محبت کا — بحرمت حضرت صابر علی خورشید وحدت کا
لیاقت مجھکو کب ہی یہہ غلامی مین ہون جا کر — رہون دربار مین حاضر اگر ہو حکم حضرت کا
اگر دربر رہون حاضر کہان ایسا مقدر ہے — کہ رہنا آپکی چوکھٹ پہ ہی موجب سعادت کا
وسیلہ آپکا کافی ہی مجھکو دین و دنیا مین — محل اب کچھہ نہین باقی رہا افسوس و حسرت کا
دعا ہی یا الہی یہہ تری درگاہ مین ہردم — رہون شیدا علاء الدین مہ برج ہدایت کا
یہی ہی آرزو دل کی در صابر پہ ہون حاضر — کہ ہی میدان کلیر مین ظہور انوار و برکت کا
نہین ہون مین اگرچہ آپکی دربار کی قابل — مگر رہتا ہون ہردم منتظر فیض کرامت کا
عطا کر رتبہ وہ عالی علاء الدین کو صدقہ سے — نکچھہ دلمین رہی باقی اثر عصیان کی ظلمت کا

ملا ہی کہیں فی ذات بہجہ عسکری مجھکو
وسیلہ مجھکو بس ہی آپکی لطف و عنایت کا

یہی ہی التجا یارب رہوں [illegible] صابرین
رہائی قرض کی ہو تا کہ ہو سامان راحت کا

الہی تیری رحمت سی تجہی امید ہی ہر دم
عطا توفیق ہو مجھکو ملی انعام رحمت کا

حمایت مجھکو ہی کافی الہی تیری رحمت کی
نہین ہی انتہا کچھ بھی تیری رحمت و [illegible] کا

میری سب مشکلیں آسان ہوں یارب دین و دنیا کی
تصدق حضرت صابر علی [illegible] لیاقت کا

دعا ہی یہ میری یارب تیری درگاہ عالی مین
تو عشق مجھکو دے اپنا تصدق اپنی رحمت کا

صفائی دلکی حاصل ہو نزاہ عشق کامل ہو
الہی جا بجا چرچا رہی میری صداقت کا

الہی عشق دی مجھکو علاؤ الدین صابر کا
تصدق فضل کا اپنی طفیل اپنی عنایت کا

بچا لی درد و غم رنج و الم دارین سی یارب
بھروسا مجھکو ہی یارب بہت سا تیری رحمت کا

اگر ہی عشق مجھکو آپ کی اسم مبارک سی
سر ہر شعر مین موجود ہی بس نام حضرت کا

رہی راضی رضا پر یا خدا فضل علی ہر دم
عطا کر یا الہی مرتبہ اوسکو شہادت کا

ردیف الباء

ساقیا نام خدا دی جام وحدت کی شراب
تا کہ از خود رفتہ ہوں ہو ایسی کثرت کی شراب

نشئہ می مین نہو وحدت تو ہی بالکل حرام
خاک مین ڈالونگا لیکر کیا مین کثرت کی شراب

ایک قطرہ بھی مئی وحدت کا کافی ہی مجھی
کیا کرونگا ساقیا پیکر کی کثرت کی شراب

جام وحدت کا پیا جسنی انا الحق کہہ اوٹھا
ہی علوی مرتبت حضرت کی امت کی شراب

حرمت کی می سی واعظ ہمکو نفرت ہی مدام
ہی یہ فرض العین پیتا ہوں محبت کی شراب

تشنہ لب مشتاق اطہر کا ہوں مین تو ساقیا
کیا غرض یا پوش پیتی ہی نجاست کی شراب

جو کہ مفتی بہ ہو ساقی اوسکا مجھکو جام دے
جسمین کچھہ حرمت نہو اور ہو وہ حرمت کی شراب

جسکو حرمت ہی ہوا اور جسمین سی حرمت ہی بجا
فاش ہوں اسرار مخفی ہو وہ عظمت کی شراب

خاک ہو جس سی کہ جلکر پردۂ غفلت مرا
ساقیا ایسی پلا دی تیز حدت کی شراب

قطع کر دی جو تعلق ماسوا کا وہ پلا
دلمین ہو عشق الہی وہ محبت کی شراب

پیا جو جنوں گر تا ہی لی اوسکا تو ہو مرد عشق
جسکی پینی سی ہو روشن دل وہ معرفت کی شراب

واعظو اللہ کی ساقی پلادی جام وصل
پیتی پیتی تھک گیا ہوں میں تو فرقت کی شراب

عشق کی مے سی جو ہی بیہوش وہ باہوش ہے
واعظا ظلم و ستم ہو پینا غفلت کی شراب

واعظا انصاف کی کہنا خدا کو مان کر
ہی روایت یہ کہاں جائز ہی نخوت کی شراب

جسکو پیکر بیخودی ہو اور حاصل ہو خدا
مرحبا صل علی ہی وہ کرامت کی شراب

فرقت میں وصل ساقی پی کیسی ہم شراب
ہجر صنم میں ہو گئی ہیں ہمکو سم شراب

کیا خوش نصیبیاں ہیں مری آج ہیں ہم
ابر بہار سبزہ و ساقی صنم شراب

ای واعظو تمھیں نہیں کیا اب تلک خبر
نعمای خلد سی ہی خدا کی قسم شراب

میخانہ تک رسائی نہیں ہمکو واعظو
ہرگز نظیر گذر ہو جو پہونچی بہم شراب

اک دو سبو سی ساقی ہو کیا تشنگی فرو
دس بیس خم تو ہوں ہو اگر کم سی کم شراب

صل علی کو عشق کا تیری خمار ہے
پیتا نہیں ہی یہ کبھی تیری قسم شراب

واعظو کیا دو بھلا کیونکہ نہ پیوین ہم شراب
نقل ہی مشہور کہوتی ہی بہت سی غم شراب

ایک دو خم بس ہیں کافی خشکی لب کی لیے
اندنوں پیتا ہوں ساقی میں بہت سی کم شراب

اپنی قسمت کی قسم کیونکر نکھاوین ہم بھلا
دم بدم دیتا ہی مجھکو وہ مرا ہمدم شراب

یار آیا گھر میں میرا میں پڑا بیہوش تھا
ہو گئی میری ہی حق میں صاف اتنی سم شراب

مرحبا صل علی اب تجھکو کہتا ہی صنم
اپنی ہاتھوں سی پلائینگی تجھی اب ہم شراب

پاس رہتا ہی صنم پر نہیں دیدار نصیب
ہو کسی کا نہ کہیں ایسا تو بیکار نصیب

یار ہی پاس ہیں وصل میسر ہمکو
کہیں ہوتا ہی نہیں پانا تیرا یار نصیب

بت مرض ہونا شفا کا ہی تو ممکن ہی نہیں
یا خدا مجھکو ہی ہو عشق کا آزار نصیب

مرض عشق ہوا جب سے میسر ہمکو
ہی مسیحا تمہیں کب ہوا جیسی یہ آزار نصیب

ہی یقین مجھکو کہ ہو آگ جہنم کی سرد
عشق مین اوسکی اگر اشک ہون جاری نصیب

غم ہی غمخوار مرا اور مین غم کا غمخوار
ایسی دلسوز کہین ہوتی ہین غمخوار نصیب

تار جامہ کا رہا ایک نہ باقی جسکے
ہوتی اوسکو ہی یہان عشق مین دستار نصیب

ٹکڑے ہی دل کی ہوی ابرو کی اشارہ سی ترے
ایسی خمدار کسی ہوتی ہے تلوار نصیب

نوک مژگان صنم دل سے لگے میری پار ہوے
گلشن حسن سی ہمکو یہ ہوی خار نصیب

دلکی دل ہی مین رہی لیگیا دلکو دلبر
دل ہی دیکر نہوا یار کا دیدار نصیب

یار تو تیرا طرحدار ہی اسی فضل علی
ہوتا مقسوم سی ہی یار طرحدار نصیب

ردیف التاء

می برد شکیب از دل شان دلربا این ست
میکند زاہد و قتل شوخ پرجفا این ست

گہہ بلطف می طلبد گہ بغصہ می راند
گاہ زندہ گہ مردہ حال مبتلا این ست

خاک من پس از مرگ جابکوی او بگرفت
یار بیوفا بنگر بیشہ وفا این ست

استخوان جسم من چونکہ شانہ او گردید
بین کہ تا بکاکل رفت رتبہ رسا این ست

قتل عاشقان کردند از اشارہ انگشت
جور او چہا باشد شوخی حنا این ست

خون عاشقان ریزد خون بہا بجو دارد
لعل لب چنین باشد شوخی خنا این ست

مرحبا و فضل علی بر زمین شعر من
از فلک بہ بالا رفت درجہ علا این ست

اشارہ کنت کنزا کا بیان کرتا ہی تہی وحدت
فاحببت کا یہ منشا ہی کی ظاہر ہو یہ کثرت

وہی ہی ایک دس سو لاکہہ نقطہ نسبی تعین کے
وہی وحدت کی وحدت ہی اگرچہ ہوگئی کثرت

جو سنتا نحن اقرب ہون تو یہ ہوتا تعجب ہے
وصال یار کی پہر کیون رہی ہی رات دن حسرت

پیام وصل پر مجھکو وہ انفسکم سناتی ہین
الہی پہر ہی کیون فرقت اگر ہی اسقدر قربت

فنا ہوتا ہی جو کوئی بقا کو وہ پہونچتا ہی
تری کوچہ کی ذلت سی بڑہا کی یہان تلک عزت

نفی ہوکر تری کوچہ مین ہم اثبات کو پہونچی
وہی اس بات کو پہونچی جو سمجھی عشق کو نعمت

وصال اور ہجر تین شمع کی وہ ہر طرح جلتا ہی
ہوئی ہی عاشق نہین اسلیے پروانہ کی شہرت

فراق یار کی کچھہ دلکو وہ لذت چکھا دیتا ہی
نہ کچھہ منظور شہرت ہی نہ کچھہ مد نظر عشرت

وہ نگران ہی ہر دم تو رہتا اوس شمع کا
عجب کی بیخبری ہی یون نہین آتی کبہی غیرت

وہ جلوہ جب دکھاتی ہین نہین کچھہ ہوش رہتا ہے
مین آخود رفتہ ہوتا ہون کچھہ ایسی ہوتی ہی حیرت

اذیت اور مصیبت کو جو سمجھا اپنی راحت ہے
اوٹھی عشق کی آگ پہ مین پائی یار کی رویت

ہوئی ہی اسلیے شہرت تمہاری بیوفائی کی
ہی ہمکو تجہسی نفرت اور تجہکو آپ سی الفت

جب الفت کو بڑھاتا ہون گھٹاتی ربط ہو وہ
عجب یہ ولیکن عادت ہی ہمم کی اونکی ہی خصلت

نشد اید ہون دو طرفی جب تو پہر شہرت نکیسی ہو
خفا ہمپر وہ ہی شدت سی ہمکو عشق کی شدت

نکچھہ الفت ہی یارون سی نکچھہ نفرت ہی غیرون سی
کہو صلی علی کسنی سکہائی تمکو یہ جدت

بات کا مرتبہ عالی ہی بڑی بات کی بات
کہہ نہین سکتا ہون کچھہ بیتہ آیات کی بات

حمد اور شکر خدا کی ہی ہی برکات کی بات
اور یہ نعت نبی ہی تو یہ حسنات کی بات

حکم جو کن فیکون کا تہا ہوا روز ازل
بات کی بات مین سب کچھہ ہوا کیا بات کی بات

بات ہی حکم خدا حکم خدا ہی بر سر
فرض بہی بات ہی کیا کہنا وجوبات کی بات

وحی بہی بات ہی جو لائی تہی جبریل امین
نہی منکر ہی تو ہی حکم خدا بات کی بات

ماسوا کو ہی فنا ذات کو اوسکی ہی بقا
لا و الا ہی تو ہی یہ نفی اثبات کی بات

یہ بہی ہی بات کہ ایمان مفصل مجمل
شرک بہی بات ہی ہی کفر بہی ظلمات کی بات

ہی حدیث نبوی اور حدیث قدسے
بات ہی حکم خدا ہی تو ہی الہیات کی بات

بات حضرت کی جو ہی بس ہی وہی علم حدیث
علم فقہ بہی ہی علما کی خیالات کی بات

بات ہی معجزہ بہی مردہ ہو زندہ جسسے
قم باذنی بہی تو ظاہر ہی کرامات کی بات

بات کی باہمین دو ٹکڑے قمر کی ہی کیے
کیا ہون تمسی مین اوس عالی درجات کی بات

جہل بو جہل یہ ہو ختم نبی ختم رسل
دیکہو اوصاف الہی کی یہ آیات کی بات

ایک گہر مین ہو جہالت کا رسالت کا ختم
یہ بہی قدرت کی خدا کی ہی کمالات کی بات

ہی جو منصور کا مشہور انا الحق کہنا
دیکھو انصاف سی ہی غلبہ سکرات کی بات

انا منصور جو بولا ہوئی اوسپر رحمت
انا فرعون پہ لعنت وہ ہی ایکیات کی بات

کوئی مشہور ہوا جنتی اوسپر رحمت
ہی خدا ہی دو جہان کی یہ عطیات کی بات

کوئی مغضوب ہوا اوسپہ کرین ہین لعنت
کوئی ناری ہوا ہی یہ بڑی صدمات کی بات

کوئی الحب پڑہی اور کوئی تسخیر کرے
ہی جو تاثیر عمل ہی یہ طلسمات کی بات

مولوی حافظ و قاری کہی کوئی قاضی
بات تعظیم کی ہی یہ بہی ہی درجات کی بات

ہی شرابی کوئی اور کوئی جواری بدکار
یہ بہی اک بات ہی لیکن ہی خرابات کی بات

فحش اور غیبت و دشنام دروغ و بہتان
یہ بہی ہی بات مگر ہی یہ خرافات کی بات

اپنی عیبون کو مت اور کی عیبون پہ نظر
یہ سمجھنا تو ہی شیطان کی خطرات کی بات

کوئی نادان کہی احمق کہی کوئی خبطی
دل لگی بہی تو ہی یارو بڑی آفات کی بات

کوئی کہتا ہی بہلا اور کوئی کہتا ہی برا
خوب و زشت ہی جو کوئی یہ بہی ہی عادات کی بات

وہ بہی تو بات ہی نا ہے سی جو کندن سوچا
سحر بہی بات ہی کیا کہنا فتوحات کی بات

درد و غم رنج و الم حسرت و افسوس قلق
دشمن جان ہین مری کیا کہون ان سب کی بات

لیکی دل میرا صنم اپنی تصدق کردی
صدقہ دینا بہی تو ہی دفع بلیات کی بات

ہین کہین یار کہین ساغر و مینا ہی کہین
یہ تو گردش سی ہوی سبع سموات کی بات

منع کرتا ہی جو تو عشق سی ناصح مت بک
کون سنتا ہی بہلا ایسی خرافات کی بات

ختم اب بات ہوئی بات ہی اب خاتمہ پہ
خاتمہ خیر خدا کی ہی عنایات کی بات

یا خدا صل علی تیری ہے ہر دم
ہو درود او نپہ سدا یہ بہی ہی حسنات کی بات

بیان ہو سکی کب حمد اور ثنا کی بات
سبب نجات کا ہی نعت مصطفی کی بات

جو مردہ زندہ ہو کہی سی قم باذنی سے
بشر کا کام نہین یہ تو ہی خدا کی بات

غلاف اسلئی کعبہ کا سیاہ کرتی ہین
کہ وقت رات کی مقبول ہی دعا کی بات

نہ آرزو ہی نہ خواہش نہ کچھ تمنا ہے
بتاؤن کیا مین تجہی اپنی مدعا کی بات

جو خواب مین بہی وہ آئی تو منہ چہپای ہوی ۔۔ کہیتا صنم کی مین کیا شرم اور حیا کی بات
قمر نی ابر مین منہہ کو چہپا لیا سنکر ۔۔ بیان کرتا تہا مین یہ اوسکی لقا کی بات
جنازہ پر بہی نہ آیا نماز پڑہنے کو ۔۔ نکرنا قہر پہ تیری ہیگا نہ وفا کی بات
مری کی بعد بہی ٹہکرا یا نعش کو میری ۔۔ نپوچہو یار نی اس ظلم اور جفا کی بات

بروز حشر تجہی خوف کیا ہی نسب علی
ندا ہی امتی ہی اپنی رہنما کی بات

ردیف التاء

گلشن مین آج آتا ہی وہ گلبدن عبث ۔۔ ہونگی گلونکی چاک یہان پیرہن عبث
آب رواں کی کب اوسی پوشاک ہی پسند ۔۔ ہو چین بجا رہی ہین یہ کیون جلترن عبث
اوس رشک گلکو سیر چمن کا ہی کب دماغ ۔۔ پہولی کہڑی ہی سوسن و نرگس سمن عبث
جلوہ سی حسن یار کی ہی نور ہو گئی ۔۔ شمس و قمر کا نہین ہرگز گہن عبث
ہولیگا چوکڑی جو وہ آنکہیں دکہائیگا ۔۔ خوش چشم کا نہ کیجیو دعوا ہرن عبث
پوجا جو بت تراش کی کرتا عجب نہ تہا ۔۔ پوجا ہی تونی بت کو تو ای برہمن عبث
سر تو نی کیون نہ رکہدیا شیرین کی پانو مین ۔۔ سر پتہرون سی مارتا ہی کوہکن عبث
وہ گلبدن تو آتا نہین سیر باغ کو ۔۔ گل چاک چاک کرتی ہین کیون پیرہن عبث
غنچہ نی منہ کو بند کیا جب سنی خبر ۔۔ گلشن مین اب وہ آتا ہی غنچہ دہن عبث
کر چلی سیر کوچہ جانان کی واعظا ۔۔ دل مین بہری ہی تیری ہوای عدن عبث

ہی جو شہید صل علی تیغ عشق کا
اوسکی لئی تو فکر ہی غسل و کفن عبث

کیا فائدہ جو لب پہ ہی آہ و فغان عبث ۔۔ ای عمر رفتہ جاتی رہی تو کہان عبث
ہی رنج و فکر اب تجہی ای ساربان عبث ۔۔ عمر رواں کا جا بار ہا کاروان عبث
ہوا حسرتا کہ جب ہوا لبریز جام عمر ۔۔ تب یہ کہلا کہ عمر گئی رائگان عبث
کچہہ بہی کبہی نہ فکر ہوئی وصل یار کی ۔۔ غفلت ہی مین گذر گئی عمر رواں عبث

یہان ہو چکا ہی گردش چشم بتان سی کام
گردش دکہا رہا ہی مجہی آسمان عبث

آتا رہا خیال یہین ہر لحظہ وہ صنم
بیٹہا رہا رقیب وہان پاسبان عبث

بوچہار اشک کی کہین رک سکتی ہی بہلا
مژگان نی کیون لگایا ہی یہہ سائبان عبث

اوس گلکو شوق سیر گلستان [illegible] کار
بلبل پڑی ہی عشق کی تو بوستان عبث

[illegible] کی تحصیل ہی تمام
[illegible] قیس کا ہو داستان عبث

ردیف الجیم عربی

بحر اقرب سی ملا خانہ دلدار کا کہوج
شکر الحمد شکر کہ ہاتہ آیا ہی اوس یار کا کہوج

دیر و کعبہ مین بہی ہرگز نہ ملا اوسکا پتا
روزن دلمین ملا یار کی دیدار کا کہوج

کچہہ پتا ہی نہین ملتا دل دیوانہ کا
کہوج دلکا جو ملی تب ملی دلدار کا کہوج

دل ہی مین رہتا ہی جو دلکو دکہاتا ہی سری
دل ہی دلمین یہ ملا مجہکو دل آزار کا کہوج

اوسکی رحمت کی جو وسعت کا ہوا کچہہ بہی ظہور
ملیگا کہین دوزخ مین گنہگار کا کہوج

تا مر کی بیت مین نہین رشتہ الفت رکہتی
کیسی کافر ہین جو ملتا نہین زنار کا کہوج

بلبل و قمری جواب پہرتی ہین دیوانی سی
کہین ملتا ہی نہین کیا گل و گلزار کا کہوج

تو نمود اپنی عبث ہمکو دکہاتا ہی حباب
کوئی رہتا ہی بہلا ایسی نمودار کا کہوج

یہہ نمودار ہی تو ظاہری تیری نقش بر آب
کیون دکہاتا نہین ہمکو در شہوار کا کہوج

ایسی کچہہ باد خزان گلشن ہستی مین چلی
نہ رہا گل کا یہان اور نہ رہا خار کا کہوج

مجہسی بیکار نکما کو جو ملی فضل سے علے
کہین ملتا ہی نہین ایسی خریدار کا کہوج

جلوہ جانان سی روشن ہی مرا کاشانہ آج
اب یہ واجب ہی کرون مین سجدہ شکرانہ آج

واہ کیا مژدہ پیام بحر اقرب کا سنا
ہوگیا ہی وصل جانان مجہکو بیگانہ آج

ہمکو انفسکم کی مژدہ سی ملا ہی یہ نشان
ہوگیا ہی عرش اعظم قلب کا کاشانہ آج

واشربوا کا حکم سنکر شکر کی سجدی کئے
اتنو بہر بہر کے پلاتا یار سے پیمانہ آج

یار گر قسمت سے ہاتھ آوے تو یہ ممکن نہیں
دو تو عالم ہو گئے ہوں جب فقط بیعانہ آج

بیت ہی کلمہ پڑھتی ہیں اب آ کر سے بتخانوں میں
ہو گیا شاید صنم وہ راہب بتخانہ آج

لطف سے نے عشق نے پڑھوا دوسی دکھلا دیا
ہو رہا ہے شمع کی قربان کیوں پروانہ آج

شمع بزم حسن میں روشن ہی کاشانہ مرا
خاک ہو جلکر اگر سن پائے یہ پروانہ آج

کل جو تھی مجنون کی شہرت کوچہ لیلی میں تہی
ہو گیا میری جنون کا جا بجا افسانہ آج

تخت پر بیٹھا ہی حسن و ناز کی وہ رشک ماہ
ہو رہا ہی اوس صنم کا جلوہ شاہانہ آج

تیری دیوانوں کی کثرت اسقدر صحرا میں ہے
شہر اعظم ہو گیا ... کا سب ویرانہ آج

اوسنی جب تلوار کھینچی ہمنی دی گردن جھکا
کر گئی ہی کار ہی ہمت مردانہ آج

اب بھلا روکی سی رکتا ہی کہیں صلی علی
چلد یا صحرا کی جانب کو ترا دیوانہ آج

ردیف الجیم فارسی

معجزہ ہی تم یادنی کا تری تیرونکی بیچ
حشر برپا ہو رہا ہی ساری نخچیرونکی بیچ

داد کیا آب بقا کی آب ہی تیرونکی بیچ
مرحبا صلی علی کا غل ہی نخچیرونکی بیچ

جبکہ تہی بی ہوش وحدت میں مقید جو تہی
ہوش نی جکڑا ہی اب کثرت کی زنجیرونکی بیچ

شمع کو گل کر دیا ہی جبسی آہ سرد نے
گلتراشی کی بہت حسرت ہی گلگیرونکی بیچ

شعلہ داغ جگر ہی اور ہجوم خار یاس
شمع گویا گھر گئی ہی لالکہ گلگیرونکی بیچ

خود مصور ہی بلا تشبیہہ وہ کیونکر نہو
ہم شباہت شکل کب ہی لاکہ تصویرونکی بیچ

حضرت ناصح بھلا ہوتا ہی تدبیرون سی کیا
ہو گی وہ رہتا ہی جو ہوتا ہی تقدیرونکی بیچ

جو لکھا تقدیر کا ہی وہ نہیں مٹتا کبھی
فائدہ کیا ہی مدبر تیری تدبیرونکی بیچ

میری مرشد میری ہادی ہیں وہی پیران پیر
جو کہ ہیں محبوب سبحانی یہان پیرونکی بیچ

بی ادب گستاخ فرقہ کی دلا صحبت سی بچ
آ گیا کیسی بھلا تو ایسی بی پیرونکی بیچ

دل کو دلبر لے گیا وہ کام اپنا کر گیا
اب بلا آئی ہی اوسکی ہمسی دلگیرونکی بیچ

کر گئی تاثیر شاید میری آہ نارسا

کہتا ہی وصل علی اکثر وہ تقریرونکی بیچ

ردیف الحاء

دل لینی کی جو ہو گئی دلدار کی صلاح
مجھکو بھی ہی قبول جو ہی یار کی صلاح

تیری مریض ہجر کی صحت کی واسطے
اب ہو چکی ہی شربت دیدار کی صلاح

انصاف کی جو کہتا ہوں وہ سنتا ہی نہیں
انکو تو ہی پسند طرفدار کی صلاح

مجھکو نہیں رقیب سی کچھ مصلحت ضرور
غمگین کو چاہیی کسی غمخوار کی صلاح

کیا پوچھتے ہو شربت دیدار دو پلا
اچھی نہیں ہے پوچھنی بیمار کی صلاح

دی جو صلاح غیر نی انجام اوسکا تلخ
ہوتی ہی میٹھی یار غمخوار کی صلاح

وصل علی کی ملنی سے انکار صاف تہا
ابتو سنتا ہی ہو گئی اقرار کی صلاح

ردیف الخاء

نہوگا ایسا تو کوئی صنم نہیں گستاخ
کہ جسطرح کا وہ ہی شوخ مہ جبین گستاخ

صنم کی بی ادبی مجھسی ہو نہیں ممکن
ہوں ہی گو مجھی ایسا تو میں نہیں گستاخ

ہی حکم تجھکو قمرو کا تو نہیں چلتا
نہوگا ایسا ہی عاشق کوئی کہین گستاخ

پہو تجھی دیکھی نہ گفت و شنود کی نوبت
کہ عاشقون سی نہیں ہوتی ای حسین گستاخ

جناب قبلہ و کعبہ ہی اوسکی تکیہ کلام
یہ سب دروغ ہی وصل علی نہیں گستاخ

عشق کا آغاز بہتر ہی مگر انجام تلخ
جو یہ کہتا ہی وہی کمبخت ہی ناکام تلخ

شربت وصل صنم کا ساقیا اک جام دے
ہجر میں پیتا رہا مدت تلک میں جام تلخ

تیری فیضان محبت سی اب ہی شیرین دہن
جان شیرین کو ہوئی سب راحت و آرام تلخ

تلخ ہو کر کی نگاہ قہر چشم مست سے
یہ سیہ بختی کا پھل ہی ہو گئی بادام تلخ

کیون چڑہائی تیوری آیا وہانسی نامہ بر
یار نی بہیجا ہی شاید اب کوئی پیغام تلخ

ہی تعجب مجھکو یہ شیرین زبانی سی تری
بھیجتا ہی اپنی ناکامونکو کیون پیغام تلخ

دام ہستی مین مقید ہوگیا صل علی
زیست اوسکی ہوگئی اتنو زیر دام تلخ

ردیف الدال

کس زور پہ ہی گرمی بازار محمد
ہر سو نظر آتا ہی خریدار محمد
اعجاز قمر ضی کا ہوا جلوہ عیان یہ
دوزخ مین نہین کوئی گنہگار محمد
اوس نور مجسم کو دکہا مجھکو خدایا
تا دل کو منور کرے انوار محمد
میری لیی کافی ہے دوا اور دعا یہ
یا شافی مطلق رہون بیمار محمد
مشتاق ہون حضرت کی زیارت کا خدایا
دکہلا دی الہی مجھی دیدار محمد
ہون مین بہی مدینہ کی زیارت سی مشرف
اب کر دی خدایا مجھی زوار محمد
غم دی مجھی الفت کا محمد کی الٰہی
مین تا دل و جان سی رہون غمخوار محمد
اللہ نہ دی مجھکو سروکار کسی سے
کافی ہی مجھی خدمت سرکار محمد

صدقہ سی محمد کی اجابت یہ دعا ہو
اب صل علی کو بہی ہو دیدار محمد

ظہور این عالم ہستی کجا بود
کہ در جانم نہان عشق خدا بود
نصیبم کن خدایا وصل جانان
ہمہ شب بر زبانم این دعا بود
نباشم چون مقید قید ہستی
جنون زلف او زنجیر پا بود
چرا در عشق او فانی نہ گشتی
کہ عاشق را بقا اندر فنا بود
نگفتی حق چرا منصور بر دار
کہ عشق حق بجانش رہنما بود
نشد جزم چنان بردا ز برہم دل
کہ در دست صنم وزد حنا بود

چہ آید بر مزار عاشق خود
کہ از صل علی او را حیا بود

در عشق تو بد ہوشم مستانہ چنین باید
آوارہ ز خود رفتم دیوانہ چنین باید
از ساغر چشم تو سرمست چنان گشتم
از قید خودی رستم پیمانہ چنین باید

در آئینۂ قلبم شد عکس صنمم پیدا
در کعبۂ اسلامم بتخانہ چنین باید

در خواب عدم افسون چون عشق نگو شنودم
بیدار شدم ناگہ افسانہ چنین باید

چون عشق بدل آمد صبر از دل من رفتہ
جز یار نہ کس باشد کاشانہ چنین باید

چون طالب او گشتم با دو جہان دادم
گفتا کہ کجا قیمت بیعانہ چنین باید

یک جان ز من بردہ صد جان عطا کردہ
ای صل علی واللہ جانانہ چنین باید

کہان کا صید ہون مین آ پھنسا کہان صیاد
نہ کچھ تو راز نہان کو مری عیان صیاد

مین عندلیب ہون گلزار سر مخفی کا
زمین تو کیا ہی نہین آسمان و ہان صیاد

فنا ہی ہو کی تعین کی قید سی چھٹا
رہائی کیسی ہوا ب کچھ تو کر بیان صیاد

قفس کی کھولدی کھڑکی کو جی مین و ہم نکر
اڑون گا کیسی مین ہون سخت ناتوان صیاد

مری گلی پہ چھری پھیر دی خدا کی لیے
نہین پسند ہی مجھکو چنین چنان صیاد

قفس پہ رکھتا ہی لالا کی دستہ ہونگی
کچھ ہو چلا ہی میرا تبو قدردان صیاد

غلاف پھولونکا گوندھا مری قفس کی پی
بہشت دنون مین ہوا ہی مزاج دان صیاد

پھنسا ہون عشق کی پھندے مین شوق سی اپنی
وگرنہ ملتا مجھی کب مرا نشان صیاد

پھنسون جو دام مین ہستی کی قید سی چھوٹون
پھرا ہون ڈھونڈتا تجھکو کہان کہان صیاد

قفس پہ پردہ کیا تاکہ گل نہ آئی نظر
ہی ایسی ظلم و ستم سی تو الامان صیاد

زبان کترتا ہی کیون مجھسی تو قسم لی لی
کرونگا پھر نہ کبھی مین تو ہون نغہان صیاد

تمام عمر نہ آئیگی نیند اوسکو کبھی
سنی جو خواب مین بھی میرا داستان صیاد

بھلا منالی اگر ہو سکی ہی کچھ تجھسے
مین چند روز کا ہون تیرا میہمان صیاد

قفس مین ہستی کی گو آ پھنسا وہ طائر ہون
مرا ہی عالم بالا پہ آشیان صیاد

میری قفس مین بچھایا ہی فرش پھولونکا
ہوا ہے صل علی اتو مہربان صیاد

سی ہی بیوفا وہ خطا یک نشد دو شد
کرکی خطا دہ ہو ہے خطا یک نشد دو شد

ذات کو بیحیائی کی سمجھے ہے وہ ہنر — آتی نہین ہی اوسکو حیا یک نشد دو شد
الفت ذلیل و خوار کی کردیتی ہی ذلیل — رسوا بھی ہو گئی کچھہ نہ ملا یک نشد دو شد
بیہودہ کا رعیب کا اوسنی تو خود کیا — الزام اولٹا مجھکو دیا یک نشد دو شد
رسوا ذلیل ہو گیا وہ شوخ بیحیا — پیش آیا اوسکی اوسکا کیا یک نشد دو شد
اب جاؤنگا ملونگا مین گھر پر رقیب کی — اوسنی یہ آج وعدہ کیا یک دو نشد دو شد
احوال پر اسکی یہ کہتا ہے وہ صنم — جیتا ہی اتبلک وہ موا یک نشد دو شد
کہتا ہی دل گیا گیا اب عشق تو نکر — ناصح کو کیا یہ خبط ہوا یک نشد دو شد

صمل علی تو دلسی تمہارا رفیق تہا
کیون اوسکی دل کو داغ دیا یک نشد دو شد

دل کو اب میری ہوا ہی کوئی آزار جدید — بس گیا آنکھونمین شاید کہ دل آزار جدید
میری غمخواری سی کیون آتی ہی اب عار تمہین — دل گیا ہی کوئی کیا آپکو غمخوار جدید
کیون خفا اوسی ہو ہین جو کہ طلبگار قدیم — ہو گیا آپ کا کیا کوئی طلبگار جدید
تمنی عشاق کو ٹھکرا کی کیا کیون پامال — چال یہ پہلی نہین ہی کوئی رفتار جدید
رشتہ الفت کا ہی اوس بت کو رقیبونسی قدیم — ورنہ کافر تو بدل لیتی ہین زنار جدید
وہ صنم قول و قسم ہمسی جو کرتا تہا قدیم — اب رقیبونسی وہی کرتا ہی اقرار جدید

پہلی تو صمل علی سی تہا تمہارا اقرار
کیا سبب ہی کہ جواب ہو گیا اسکا رجدید

رہی محبوب حق مقبول درگاہ نبی احمد — جناب حضرت عالی علاء الدین علی احمد
الٰہی نور عرفان سی منور کر میری دل کو — بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد
الٰہی ذوق شوق اپنی محبت کا عطا فرما — بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد
الٰہی عشق اپنی ذات کا مجھکو عنایت کر — بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد
الٰہی عشق دی مجھکو رسول سرور عالم — بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد
الٰہی فضل سی تیری رہو مین صابر و شاکر — بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد

الٰہی دی و محبت جز اپنی نہو مجھکو
بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد

الٰہی ماسوا کی کچھہ نہو رغبت میری دل مین
بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد

الٰہی حب دنیا کچھہ نہو پیدا میری دلمین
بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد

الٰہی عافیت مجھکو عطا کر دین و دنیا مین
بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد

الٰہی دشمنی سی مجھکو بچالی دین و دنیا مین
بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد

الٰہی کر عطا فضل علی کو مقصد دارین
بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد

الٰہی آرزو فضل علی کی دلکی سب برلا
بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد

الٰہی جام اپنی فضل کا مجھکو عنایت کر
بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد

الٰہی خاتمہ بالخیر ہو میرا دم آخر
بحرمت حضرت عالی علاء الدین علی احمد

ردیف الذال

دوستو ہمنی تو اب ایسی منگائی تعویذ
بن بلائی وہ صنم دیکھنی آئی تعویذ

ایک کاہی تو اثر دیکھا تھا اوسپر ہمنے
ہمنی لالا کی بہت اوسکو دکھائی تعویذ

اور اک کھٹکا ہوا ہمسی صنم کو پیدا
ہمنی چپ کہٹ پہ جو لکھہ لکھہ کی لگائی تعویذ

امتحاں اوسکو تھا منظور محبت کا مری
بھیجکر ہمسی رقیبون کو منگائی تعویذ

دیکھہ ہم کو نہو طیش کبھی اوسکا فرو
اوسکو شربت مین بہت ہمنی پلائی تعویذ

پیر جی سحر تھا کیا آپکی تعویذون مین
جسجگہ رکھدے پھر ہمنے بنائی تعویذ

اوس صنم پر ہوا اچھہ اثر اے فضل علی
ہمنی گو لاکھون ہر اک جا سی منگائی تعویذ

ردیف الرا

میری دلپر رہگیا ہی داغ ارمان بہار
ملگیا ہی خاکمین کیا کیا ہی سامان بہار

حیف صد بار گلشن مین گل ہین آج سب برباد ہون
ہی خزان کی نام پر یہ حکم سلطان بہار

عیش و عشرت عاشقونکو اور وصال یار ہی
یہ اگر سامان ہم ہو ہی یہ شایان بہار

بلبلونکی آشیان پہونچنی ہونکی چاہیے
باغبان کی نام یہ پہونچا ہے فرمان بہار

دہن غنچون سی صدا ہے مرحبا صل علی
واہ وا دیکہو تو سب جوبن یہ ہی شان بہار

دلکی دیہی مین دلا در ہون مین دلدارون پر
دل تو کیا جان بہی قربان ہی دلدارون پر

چشم بد سی نہو آسیب کسی دلبر کو
ہمنی صدقہ مین دیا دلکو بہی دلدارون پر

جہوٹی جہوٹی خبرین تونی صنم کو لکہین
خاک پڑجای رقیبان تری اخبارون پر

غیر اپنونکو کیا غیرونکو دشمن جانی
آپ کرتی ہین بہروسا وہ نہین عیارون پر

اشک باری نی میری یہ کیا طوفان برپا
پانی سا پڑ گیا کچہہ آج تو فوارون پر

ہی جدائی مین تری عیش مصیبت ہمکو
چاندنی رات مین لوٹا ہون مین انگارون پر

اسقدر رویا ہون مین ہجر مین ای صل علی
پانی اشکون کا مری پہر گیا کہسارون پر

قتل مین کرتا ہی کیون دیر تو قاتل ہوکر
تا تڑپ لون مین تری قدمونپہ بسمل ہوکر

بحث و تکرار کی جہگڑون مین پہنسا کیون نادان
چہوٹ ان جہگڑونسی ای دل ذرا عاقل ہوکر

کیا رسائی ہی مری بخت سیہ کو بہی یاد
جا چہپا یار کی عارض پہ سیہ تل ہوکر

دل جاناکی گرہ کا تو ہی بس کہلنا محال
نکہلا اوسکا دہن عقدۂ مشکل ہوکر

یار تک جانی کا قاصد کو نہین دل گردہ
آپ ہی جاؤنگا مکتوب کا حامل ہوکر

عیب جوئی ہی ہنرمند کا نقصان کمال
عیب ہی جو کہ ہو ناقص کوئی کامل ہوکر

پیش جانا نہین کچہہ علم و ہنر صل علی
بیٹہہ جا اب در جانان پہ تو جاہل ہوکر

ردیف الزا

عاشقونکو تو سدا رکہتی ہین دلدار عزیز
تو نگر مجہکو نہین رکہتا ہی نہار عزیز

چال چلتا ہی صنم ایسی کہ دل ہو پامال
ہمکو ہی یار طرحدار کی رفتار عزیز

عشقکو ہمسی ہو سروکار ازل مین تہا لکہا
رکہتی ہین عشق کا ہم دلسی سروکار عزیز

رہن مین کردیا عمامہ کو میخانہ مین
ورنہ واعظ کو ہوا کرتی ہی دستار عزیز

نہین اوس بت کو تو کچہہ رشتۂ الفت سی غرض
ورنہ کافر کو ہوا کرتا ہے زنار عزیز

اوسنی بکہرا یا ہی زلفونکو عبث چہرہ پر
وصل جانان مین نہین ہمکو شب تار عزیز

ہوی رخسار جو ہنگام غضب مثل انار
تب ہجران کی لٹی ہین وہی انار عزیز

بادشاہ دو جہان ختم رسل صل علی
ہی دل و جان سی مجہی اونکی سرکار عزیز

ردیف السین

وصل جانان نہوا ہمکو میسر افسوس
کبہی یاد رنہوا اپنا مقدر افسوس

سخن اقرب سی تو ثابت تہا کہ ملجائینگی
نملا پر نملا ہمسی وہ دلبر افسوس

ایسی قربت مین بہی وصل اوسکا میسر نہوا
دل تو دلبر مین ہی اور دلمین ہی دلبر افسوس

پاس رہتا ہی وہ دلبر نہین ملتا ہمسے
راتدن دلکو یہی رہتا ہی اکثر افسوس

تیر مژگان سی مری دلمین ہین روزن لاکہون
رگ جان تک نکیا عشق کا نشتر افسوس

کثرت زخم کا دلمین میری ارمان ہی رہا
لگتی ہی ٹوٹ گیا یار کا خنجر افسوس

دوستون کا تو ہین کیا حال کہون صل علی
کرتی دشمن ہین تری حال پہ اکثر افسوس

لیجاؤ عرض میری یہ شاہ زمن کی پاس
حضرت بلا لو مجہکو بہی اپنی وطن کی پاس

گلزار پر فدا تہی دل و جان سی یہ سدا
بلبل کا اب قرار ہی کیجو چمن کی پاس

خار الکشی کہان کہان سینہ فگاریان
لیجاؤ یہ پیام میرا کوہکن کی پاس

پہونچون اگر نواح مدینہ شریف مین
سمجہون کہ آگیا ہون مین باغ عدن کی پاس

فخر رسل کی صدقہ سے صل علی کو بہی
ہے فردوس مین مقام ملی پنجتن کی پاس

کثرت اشک سی غرق آب مین ہلتا افسوس
داغ دل آنسو سی پر نہین ڈہلتا افسوس

دہو دیا نامۂ اعمال کو رو کر ہمنے
لکہا پیشانی کا لیکن نہین ڈہلتا افسوس

در اشک آنکھون پہ میری جو سدا رہتی تھے
دیکھ اون موتیونکو خاک مین رُلتا افسوس

دل افسردہ میرا گرمی رفتار سے ہے
برق آسا طپش صہر سے کھلتا افسوس

یار کا دل کسی عنوان نہین ملتا ہمسے
راز در پردہ یہ کیا ہی نہین کھلتا افسوس

جسقدر غنچہ ہین دنیا مین سبھی کھلتی ہین
عقدۂ غنچۂ دل کا نہین کھلتا افسوس

خار حسرت سی ہی ای وصل علی دلمین خلش
رنگ گل کی لئی ہون کا ٹونیہ تلتا افسوس

نہین دشمن تیری محفل سی نکلتا افسوس
مین رہا ہاتہہ سی افسوس سی ملتا افسوس

وصل کے وعدہ تو ہر روز ہی ٹلجاتی ہین
سچ ہی قسمت کا لکھا پر نہین ٹلتا افسوس

ڈہونڈتا ہون در جانان کا پتا ملتا نہین
یار کی کوچہ مین پہرتا ہون بہٹکتا افسوس

آنکھین تہر اگئین اوس بت کی تصور مین مرے
کیون نہین چشم سی اب اشک ابلتا افسوس

یا رب چلدئی ای وصل علی سوی عدم
کس لئی ٹہرا ہی تو کیون نہین چلتا افسوس

خال ہی یار کی اوس ابروی خمدار کی پاس
یہ مناسب ہی کہ ہو ڈہال بہی تلوار کی پاس

مصحف رخ پہ نہین خال کا ہونا زیبا
رہنا کافر کا مناسب نہین دیندار کی پاس

تکیہ کمخواب کا دیکہا جو صنم کا ہمنے
خواب آگر نہ پہری دیدۂ بیدار کی پاس

رشک مہ کا جو ہو نظارہ تو ہو چاندنی رات
رہی طالع کا ستارہ مہ رخسار کی پاس

گلکی عاشق جو ہین گلشن مین سدا رہتی ہین
قبر بلبل کی ہی صیاد ہو گلزار کی پاس

کوچۂ یار مین گذری ہی مری ساری عمر
قبر بہی چاہیی ہو یار کی دیوار کی پاس

کسطرف لیگیا وہ چہین کی دلکو دلبر
کیونکہ لیکر گذرہ دل پہونچون مین دلدار کی پاس

مجھپہ یہ جور و جفا ظلم و ستم جسنی کئے
لیچلو مجھکو اوسی یار ستمگار کی پاس

چشم مخمور کو دل ہمنے دیا وصل علی
ہی خطر رکھنی ہو شیشہ کو جو میخوار کی پاس

ردیف الشین

دلربا پاس ہی اور کچھہ نہین دلدار کا ہوش
تتو کچھہ دل کی خبر اور نہ دل آزار کا ہوش

پیار و اخلاص جتا دن او نہین کیونکر اپنا
اونکو ابتک نہین اخلاص کا اور پیار کا ہوش

رشتہ الفت کا صنم کو نہوا عاشق سے
نہین اوس کافر ترسا کو نو زنار کا رہوش

زلف خمدار کا بل پہندا ہی عاشق کو لیے
دل نادان کو نہین کاکل خمدار کا ہوش

رنگ گل کی جو خبر لائی ہی گلشن مین صبا
نہین بلبل کو خبر گل کی نہ گلزار کا ہوش

خون کی فوارہ اوڑہی میری گلو سی جسدم
او سیدم اوڑ گیا اوس یار ستمگار کا ہوش

دلربا ہوش ربا ہی ہی صنم صل علی
نہ خبر دل کی ہی کچھہ اور نہ ہی دلدار کا ہوش

غیر کو پاس بٹھانی لگی معقول چہ خوش
مجھکو محفل سے اوٹھانی لگی معقول چہ خوش

دلکو ہاتھو مین رقیبو نکے لیے رہتی ہو
اور دل میرا دکھانے لگے معقول چہ خوش

جو کہ اغیار سناتی ہین ہمین افسانہ
وہی تم ہمکو ستانی لگے معقول چہ خوش

یاد جب رہنی لگی دل مین وہ میری ہر دم
مجھکو وہ دل سے بہلانی لگی معقول چہ خوش

کیا کہون ظلم و ستم یار کا ای صل علی
مجھکو ہر دم وہ ستانی لگی معقول چہ خوش

ردیف الصاد

ہوے سب انبیا مین مصطفی خاص
کہ نور پاک سے ہے نور خدا خاص

خدا محبوب ہے سب انبیا کا
ولی حضرت ہین محبوب خدا خاص

خدا کا راستہ ہمکو بتایا
ہسیرا رہبر ہی وہ اور رہنما خاص

ہی جنت مہر اوسکی قہر دوزخ
غرض اوسکا ہی سب کچھہ پرتو اخاص

ہوا صل علی یہ رتبہ اوس کا
کہ سائل اوسکا ہی شاہ و گدا خاص

جو آشنا ہوا ہی فنا کا علی الخصوص
وہ مستحق ہوا ہی لقا کا علی الخصوص

اسرار عشق کا نہین کچھہ بہید آج کا
راز خفی ہی یہ تو سدا کا علی الخصوص

میری جگر مین دلمین رہا نیش زن مدام
مار سیاہ زلف دوتا کا علی الخصوص

آتا نہین کوئی میری بیت الحزن کی پاس — کیا دخل ہو جو دخل ہوا کا علی الخوص
ظل ہما کی کیا مجھی حاجت کہ سر پہ ہے — دامان لطف تیری نقبا کا علی الخوص
باد سموم کا میری گلشن مین ہے گذر — آتا نہین ہی جھونکا صبا کا علی الخوص

کیا پوچھتی ہو صل علی کو کہ کون ہے
ہی نام یہ تو تیری گدا کا علی الخوص

عاشق تو بید کہ نہین سکتا علی الخصوص — گویا کہ اوسکو ہو گیا سکتا علی الخصوص
کہتا ہی جو کوئی تو وہ کچھ جانتا نہین — جو جانتا ہی وہ نہین بکتا علی الخصوص
عاشق کی ہجر مین شب ٹل گئی ہے غم — روز فراق پر نہین ڈہلتا علی الخوص
عاشق کو تیغ مین ہی تیرا انتظار ہے — دروازہ کی طرف ہی وہ تکتا علی الخوص
ہون شہر مین کبھی کبھی صحرا نوردہ ہون — پھرتا ہون اوسکے کو مین بھٹکتا علی الخوص
عاشق کو تیری دیکھ کی سب دب گئی رقیب — صادق ہی جو کوئی نہین دبتا علی الخوص
ای باد صبا کیا کہون اوس گل کی واسطی — بلبل کی طرح سی ہون چہکتا علی الخوص
کیا دل کا حال سوز غم ہجر سی کہون — انگارہ کی طرح ہی دہکتا علی الخوص

جسکی نظر ہی صل علی یار کی طرف
وہ غیر کی طرف نہین تکتا علی الخصوص

جسکو لگا ہی عشق کا چسکا علی الخصوص — دل ہی رہا نہ اوسکی تو بس کا علی الخصوص
اوس کو فراغ ہی نہین ملتی کا عمر بھر — جو مبتلا ہوا ہی ہوس کا علی الخصوص
خواہان رہائی کا نہین ہوتا تمام عمر — طائر اسیر تیری قفس کا علی الخصوص
رنگین پوش کی تجھی تعظیم ہے ضرور — رومال جسکی پاس ہو کس کا علی الخصوص
واعظ سنے ہی کب وہ تری بات جو ہوا — شیدا در صنم کے جرس کا علی الخصوص
ہرگز نہوگی اوسکو وہ عاشقی نصیب — جو ہو گیا ہی نفس کی بس کا علی الخصوص

دو چار کو رقیب ہین صل علی تو کیا
ہی خوف اوسکو نہ دنش کا علی الخصو

ردیف الضاد

خدا سے مجھکو غرض ہی نہ ہی دعاسی غرض	نہ غیر سی مجھی مطلب نہ ماسوی سی غرض
وہی ہی اول و آخر ہی ظاہر و باطن	ہی ابتدا سی ہی مطلب نہ انتہا سی غرض
اوسی کی ہاتھہ مین ہی سب دوا دعا و شفا	نکچھہ طبیب سی مطلب نہ ہی دوا سی غرض
صنم کی کوچہ مین رہنی سی ہی غرض ہمکو	نہ کچھہ فقیری سی مطلب نہ ہی گدا سی غرض
ہوئی یہ عشق مین آزادیان نصیب مجھی	نہ دشمنون سی عداوت نہ آشنا سی غرض
ہزارون مرگئی خون روتی روتی فرقت مین	ہوئی ہین خون بہت آپکی حنا سی غرض
دعا تو کرتی ہین سب دوست بد دعا دشمن	نکچھہ دعا سی ہی مطلب نہ بد دعا سی غرض
کہا صنم سی جو کچھہ شرم اور حیا تو کرو	کہا نہ شرم سی مطلب نہ کچھہ حیا سی غرض

غرض تو آپڑی اوس بیوفا سی صل علی
غرض وفا سی نہین کچھہ نہ بیوفا سی غرض

ردیف الطاء

بھیجتا ہی وہ صنم ہر روز اغیارونکو خط	بیوفا لکھتا نہین ہی ہم خطا وارونکو خط
اب دوا ہی اور شفا اونکی ہی تیری ہاتھہ مین	تو مسیحا ہی نسخہ لکھدی اپنی بیمارونکو خط
ہین جو عاشق بلبل و قمری و پروانہ تذرو	روز لکھہ لکھہ بھیجتی ہین ہم انہین چارونکو خط
مجھکو لکھتی ہین سدا دفترہا دو مجنون خط یہ	یار لکھتی ہین سدا دستور ہی یارونکو خط
ہوگئی کاغذ کی پرچہ اور قلم کا سینہ چاک	کیا لکھا ہی تمنی کوئی سینہ افگارونکو خط
اپنا خط ہم اوس صنم کی پاس خود لیجائینگی	ہم نہین دینگی ہرگز نا بنا ہرکارونکو خط

ہمنی جب اونسی کہا صل علی کو خط لکھو
ہنسکی یون کہنی لگی کیون لکھین اورونکو خط

ردیف الظاء

اوس دل آزار کا خدا حافظ	شوخ عیار کا خدا حافظ
ایک مسیحا کا ہی مرض اسکو	دل بیمار کا خدا حافظ

لیکے دل مجھکو دغا دیا او ستمگر
ایسے دلدار کا خدا حافظ

غم بھی کرتا ہی میری غمخواری
ایسے غمخوار کا خدا حافظ

دل اگا جیسی آنکھ لگتی نہین
چشم بیدار کا خدا حافظ

چشم بیمار نی کیا بیمار
ایسے بیمار کا خدا حافظ

چشم مخمور نی کیا مدہوش
ایسے میخوار کا خدا حافظ

مرض عشق سی ہی مجھکو شفا
ایسے آزار کا خدا حافظ

ہی طرح سی جو پیچ لاتا ہی
اوس طرحدار کا خدا حافظ

عشق مین ہو گیا ہی دل بیکار
دل بیکار کا خدا حافظ

ہی وہ سرکار حسن فضل علی
ایسی سرکار کا خدا حافظ

ردیف العین

دل جلونکی نہین کچھ بھی تجھی الفت ای شمع
ہی یہ پروانہ کی دولت تیری شہرت ای شمع

جلوۂ عشق ہی جو آگ سی گل ہو پیدا
نام روشن ہی تیرا عشق کی دولت ای شمع

دیکھکر جلتی ہی کیون بزم مین پروانہ کو
یہ تو جل مرنیکی اچھی نہین عادت ای شمع

تو جو روتی ہی کہ بیٹھی بزم مین کیا فایدہ ہے
نعش پروانہ پہ کیون کرتی ہی رقت ای شمع

دل جلونکی ای تو بھی تو جلا کرتی ہے
اسلئے تجھپہ ہی عشاق کی کثرت ای شمع

لاکھون پروانہ گرا کرتی ہین ہر شب تجھپر
تیری عاشق کو تو کچھ بھی نہین غیرت ای شمع

منہ چھپاتی ہی بھلا پردۂ فانوس مین کیون
تجھکو پروانہ سی ہی کس لیی نفرت ای شمع

جان ہی جل بجی پروانہ کی ظالم شب وصل
وصل مین بھی تیری ہرگز نہین راحت ای شمع

بزم مین کہو رہی ہی کس طرح پروانہ کو
واہ کیا فضل علی ہی تیری جرأت ای شمع

ردیف الغین

کوئی جلاتی شمع اور کوئی جلاتی چراغ
میرا تو جلتا ہی داغ جگر بجای چراغ

کٹی چراغ کی سب عمر گرچہ جلجلکر
ہماری سوزش دل کو کہان سی لائی چراغ

یقین اونکو نہ آیا مری موی پر سے
نہ لائی پھول کبھی گور پر نہ لائی چراغ

شہید عشق کی تربت پہ کیا عجب ہی اگر
چڑہائی پھول جو فرہاد و قیس لائی چراغ

چراغ ہی تو ہوا خواہ ہی تیرا اے رب
ہوا چلی تو ہوا مین کبھی نہ جائی چراغ

یقین ہی باد فنا ایکدن بوجہادی گی
ہزار کوئی ہی دامن تلی چہپائی چراغ

ہوا ہی شمع رخون کا یہ عشق صل علی
جلا ہی کرتا ہی دل بزم مین بجای چراغ

ردیف الفا

سب عیوبون سی خداوندا ہی تیری ذات صاف
حق یہ ہی انصاف کا ہی اور یہی ہی بات صاف

ہی وہ اول اور آخر ظاہر و باطن وہی
دیکھو قرآن مین اشارہ کرتی ہی آیات صاف

ہی منزہ ذات مطلق فکر اور اوہام سے
ہو گئی ہین دل کی میری اتنی سب شبہات صاف

ذات ہی موجود اوسکی ماسوا ہی سب عدم
فضل سی اوسکی ہوی ہین دل کی سب خطرات صاف

صاف دل کی آئینہ مین جھلکتی تصویر یار
انکو فیض عشق سی یہانتک ہوئی حالات صاف

قد سیو نسی بڑہ گیا انسان کا رتبہ قاب تک
ہی وہ ختم المرسلین کی ذات با برکات صاف

زلف نی کہینچا ہی تیری رات پر اک خط نسخ
تابش رخ نی تیری دی مہر کو بھی مات صاف

شیخ جی ہو کر مراقب کرتی ہین جنت کی سیر
رہتی ہین افکار ونکی ایسی اب و ہزات صاف

ایک تسمہ بہی لگا رکھا نہین تلوار نے
مرحبا صل علی کیا آپکا ہی ہات صاف

گر وفائی ہی خطا کر بت بی پیر معاف
ہو وفا گر یہ خدا کی لیی تقصیر معاف

وحشت بیجائی کا ہی کون مزاحم میرا
مجھکو سرکار جنون سی ہی یہ جاگیر معاف

کیون کترتا ہی زبان وہ تو کھڑی ہی جان سوز
گر خطا بزم مین اب شمع کی گلگیر معاف

قتل پر جب میری فتوی مجی قاتل نی کہا
یہ تو دیوانہ سے ہی اسکو تو ہی تعزیر معاف

قتل جب مجھکو کیا بولا یہ ہنسکر قاتل
ذبح مین عاشق بیجان کی ہی تکبیر معاف

دل کی لینی ہین اگر شان ہی دلداری کی
کہلی گل کو جو زبان پر تیری ائی بلبل
مرگئی پر چہوٹی زلف کی پہندی سی ہم
طفلی ہین لہو لعب عین جوانی مین جفا

دل تو گیا جان بہی کرتا ہی یہ دلگیر معاف
تو چلی جان سی اب تجہکو ہی تعزیر معاف
ورنہ جو مرگیا اوسکو تو ہی زنجیر معاف
کیون ستاتا ہی مجہی کر فلک پیر معاف

تجہکو رحمت کا بہروسا ہی بہت فضل علی
اوسکی رحمت ہی سی ہوگی تیری تقصیر معاف

کچہہ ایسی ہوگئی ہی میری دل کو چاہ زلف
پہندی مین مرغ دل کو گرفتار کرلیا
جس مردہ دل کو اوسنی ڈسا زندہ دل ہوا
پوشش سیاہ کعبہ کی ہی جسطرح مدام
جسکو لیا ہی پیچ مین چہوڑا نہین کبہی
دیکہا جو حال میرا پریشان ہوگئے

ہر دم زبان پر ہی میری آہ آہ زلف
مارا نشکار خفیہ کو کیا ہی نگاہ زلف
اب ہی زبان مار پہ بہی واہ واہ زلف
رہتی صنم کی چہرہ پہ ہی یون سیاہ زلف
کس مرتبہ کو پہونچا ہی دیکہو تباہ زلف
پہر کسطرح سی ہوسکی ثابت گناہ زلف

مارے فراق بہی نہین ماریگا اوسکو ہیش
جو آگیا ہے فضل علی در پناہ زلف

ردیف القاف

طفل پن سے مجہکو ہی آزار عشق
مین تو غم کا عاشق دلسوز ہون
ہمنے جب سردار پر پہونچا دیا
عشق بازی مین کرامت ہی میرے
عشق کی دولت سی دل ہی داغ داغ
خون لاکہون ہوگئی عشاق کے
کچہہ نہ مطلب مجہکو وحشت سی رہا
قتل کرکی مجہکو کہتا ہے صنم

مین بہت روز و شبی ہون بیمار عشق
میرا مونس عشق ہی غمخوار عشق
عاشقو نمین ہم ہوی سردار عشق
یار بہی اب ہوگیا بیمار عشق
میرا سینہ ہوگیا گلزار عشق
کیا بنا ہی اندنون خونخوار عشق
ہوگیا کیون اندنون بیکار عشق
پہر نکرنا تم کبہی زنہار عشق

رعد سی گونجا عشق ای صل علی
ہو گیا ہی تکو اب آزار عشق

ردیف الکاف

عین طغیانی پہ ہی طوفان اشک
آنسوؤن آنکھین ہو گئین عمان اشک

اشک ریزی جسقدر ہو عشق مین
آبروی اشک سے ایمان اشک

خاک مین جو رل گئی لولو سے
رتبہ رکھتا ہے در غلطان اشک

اشک آتے ہین جگر کو چیر کر
ہو گئی ہین کس طرح پیکان اشک

درد و غم رنج و الم حزن و قلق
یہ تو سب ہین لشکر سلطان اشک

دیکھی ہوتا ہی کیا اب آتے ہین
لخت دل پکڑی ہوی دامان اشک

لخت دل خون جگر ہین مقتدی
ہی امام وقت یہ نعمان اشک

کیا ڈبوئیگی فلک کو چشم تر
آج تو بیٹھی ہی کچھ سامان اشک

یہ تو ہی مہمان نوازی عشق کی
آب و دانہ اشک دستر خوان اشک

پانی پانی ہو گئے بادل بہ گئے
اسقدر ہے جوش پر طوفان اشک

جنکو ہم آنکھون مین کہتی تھی سدا
رل گئے وہ خاک مین طفلان اشک

مردہ دل کی حق مین ہین آب حیات
عین یکتائی مین ہی یہ شان اشک

دیکھ لی صل علی کچھ کم نہین
نوح کی طوفانسی طوفان اشک

نہین عاشق کی کچھ خبر ابتک
نہوا عشق کا اثر ابتک

مجھ مین اور یار مین دوئی نرہی
پر رقیبون کا ہی خطر اب تک

اوسکا اثبات ہو فنا ہو سے مجھے
رہی اس بات پر نظر اب تک

نہ فنا کی خبر ملی مجھکو
نہ بقا کی ہے کچھ خبر اب تک

ہین یہ غفلت شعاریان اپنے
بے خبر اور ہون بیخبر اب تک

دل و جان سب کیا نثار صنم
اوسکی دل کو نہین اثر اب تک

ہجر مین سرو بال وپوش ہوا
تکیا شوق بال بھر اب تک

شب ہجران کی کیا دراز ہی کیون
عمر گذری نہین سحر اب تک

نیم بسمل پڑا ہون قاتل کے
ٹھہری اسطرف نظر اب تک

نیست کو ہست کر دیا اوسنے
اوسکی ہستی کا ہے اثر اب تک

تیرا نخل مراد وصل علی
نہین لایا ہے کچھ ثمر اب تک

ردیف اللام

عرصہ ہوا کہ لیگیا وہ گلعذار دل
اب تک کیا کرون مین بھلا انتظار دل

کرتا ہی شوخیان تو وہ تیر افگنی مین ہی
تیر نظر ہی کر لیا اوسنی شکار دل

تسکین دل کی واسطی تھا شوق وصل کا
افزون ہوا ہی وصل مین بھی اضطرار دل

مرنے کے بعد بھی نہین دل کو میری قرار
ایسا گیا ہو کوئی نہ خدا بیقرار دل

کوچہ مین اوسکی مثل خذف ریزہ خوار ہے
بیقدر ہو گیا ہی در شاہوار دل

ملتا نہین جو کچھ خبر اوس سنگدل کو ہو
صدقہ کیا کری کوئی اوسپر ہزار دل

دینی مین ایک دل کی تو کیا عذر تھا ہمین
صدقی کرون صنم پہ اگر ہون ہزار دل

اک دل کو دیکی یار سی شرمندگی ہوئی
اوسپر فدا کرو جو ملین سو ہزار دل

وصل علی شمار کا کیا ذکر ہی بھلا
قربان یار پر ہین میری بی شمار دل

کوئی دن باغ مین تو چہچہا لی بلبل
چند روز اور تو عشرت کی منالی بلبل

گل ہوئی شمع گلونکی یہ چلی باد خزان
آشیانہ بستر کو چمن سی تو اوٹھالی بلبل

قدردان تھی جو تیری گل وہ نہین گلشن مین
نہ رہی وہ تری پہچاننے والے بلبل

رشک گل کا جو تصور مری آنکھون مین بسا
تک رہی ہی مجھی اب آنکھین نکالی بلبل

نعرہ زن وصل علی ہو گا تو اوڑ جائینگی ہوش
باغبان کہندی زبان اپنی سنبھالی بلبل

ہجر مین گل کی کیون کیا ہوا حال بلبل
کچھہ کہا جاتا نہین حال ملال بلبل

رشک گل تو بھی بلبل کی عیادت کر لی
گل سی تحقیق تو کر وجہ ملال بلبل

غنچہ کا بند ہی منہ گل کا گریبان ہی چاک
باغ مین جبسی پڑہا صوت نغال بلبل

داغ دل دیکھہ لی وہ میری اگر خواب مین بہی
گل کی جانب نہ کبہی آئی خیال بلبل

فصل گل آنی دی تب دیکھنا اوسکو صیاد
ہوتا کس رتبہ کا ہی جاہ وجلال بلبل

رحم کی جا ہی تکر ظلم وستم غنچہ دہن
دیکھہ تو عشق مین اب کیا ہوا حال بلبل

کبہی شادان کبہی غمگین وہ ہی وصل علی
نہین معلوم کہ کیا ہوگا مآل بلبل

ردیف المیم

زبان پہ نام ہی اوسکا نشان نہین معلوم
کہان وہ رہتا ہی اوسکا مکان نہین معلوم

ہر ایک طالب دیدار اوسکا ہی مشتاق
وہ کس پہ ہوتا ہی اب مہربان نہین معلوم

جو ایک جان کی عوض مین عطا کری سو جان
رہی ہی کس جگہہ وہ قدردان نہین معلوم

کہان ہی صبر کہان چین راحت وآرام
گیا کہان کو ہی یہ کاروان نہین معلوم

صنم کا تو در دولت در اجابت ہے
ولی مین کیا کرون وہ آشنا نہین معلوم

ہر ایک فرش رہ انتظار مقدم ہے
وہ کس پہ ہوتی ہین جلوہ کنان نہین معلوم

صنم نی دل تو لیا داغ دل دیا ہمکو
کہان کو چل دیا وہ دلستان نہین معلوم

جگر کی ٹکڑی ہین تیغ نگاہ قاتل سے
ہوا یہ کسطرح زخم نہان نہین معلوم

کہان وہ گل ہی کہان گلستان کہان ہی بہار
ہمین تو کچھہ بھی پتا باغبان نہین معلوم

فدا تو ہوتا ہی اوس گل پہ جاکی وصل علی
مگر اوسی تو رہ گلستان نہین معلوم

جائین گے کسطرف کو ہین آئی کہان سی ہم
واقف نہین ہوئی ابہی راز نہان سی ہم

جب آئی تہی وہان سی تو ہمراہ کچھہ نہ تہا
اب فوج غم کو جاتی ہین لیکر یہان سی ہم

ہمکو ہوا نہ وصل کبہی یار کا نصیب
محروم اوس جہان کو چلی اس جہان سی ہم

تیر مژہ سے سینہ کو غربال کر دیا
مجروح ہوگئے اوسی نوک سنان سے ہم

کوچہ کی اوسکی ہمکو گدائی ہوئی نصیب
اب مرتبہ مین بڑھ گئے شاہ جہان سے ہم

صل علی پہ اوسکے ہین احسان اسقدر
اوسکا ادا ہی شکر کرین کس زبان سے ہم

کیا کرین تمسے بیان گردش تقدیر ہم
وہ کرین ظلم و ستم ہون مورد تعزیر ہم

مجھکو ہے عشق خدا واعظ تجھے جنت کا شوق
تو بتا مسجد کو میخانہ کرین تعمیر ہم

گرچہ کہ منا ہی آدم کی ہم شایان ہوے
وصل سے محروم ہون تو کیا کرین تدبیر ہم

سلطنت کیا خاک ہے اور سیم و زر کیا مال ہے
جانتے ہین خاک کو ہی یار کو اکسیر ہم

اوسکی خنجر کا جو ہے زخمی نہین مرتا ہے وہ
پیتے ہین اسواسطے آب دم شمشیر ہم

گل تراشی کام میرا ہے تیرا گو نام ہے
دیکھین اب تجھ کو گل تر یا کہ یا گلگیر ہم

شور گلشن مین کیا گلزار ہے سینہ مرا
کیا کرین صل علی بلبل سے اب تقریر ہم

ردیف النون

بیا ای ساقی مشکل کشا دشوار کار من
بدور جام می بکشا گرہ مشت غبار من

غم ہجر تو تلخم ساخت ذوق زندگانی را
کجا آن طالع شیرین کہ باشی غمگسار من

تمنای ہمین دارم ہمین ہست آرزوی من
سحر گردد بمہر روی تو شبہای تار من

گہی از چشم خون ریزم گہی از زخم دل خندم
ہمین یاد خزان من ہمین یاد بہار من

بدیدہ گریہ برلب آہ در دل سوز شوق تو
بجز این جنس بغیش نیست ہیچ اندر دیار من

عروج طالعم ہمدرجہ ماہ مبین گردد
غبار کوچہ ات گردد اگر مشت غبار من

امید از لطف تو صل علی دارد ہمین در دل
کہ ماند در دلت یاد دل اندوہ گار من

شورا تا لیلی زتم در عشقت ای عیار من
تو من شدی من تو شدم کو محرم اسرار من

در کنج تنہائی نیم بی یار و مونس دائما
درد و الم غمخوار من فریاد یار غار من

از ظلمت طالع شدم خال رخ آن ماہرو
از ظلمت [illegible] بہار من

[illegible] چون جلوہ فرما تو شدی
نور تو روشن ساختہ این کوچہ و بازار من

[illegible] جلوہ کنان
ہم [illegible]

تا گشتی از من جدا ای راحت جان حزین
دل شد ز من [illegible] ز دل ای [illegible]

ای مرحبا خوبی تو وصل علی [illegible] تو
از قامت دلجوی تو پامال جسم زار من

میں سر بکار راز نہاں بیچتا ہوں
کہ راز نہاں کو عیاں بیچتا ہوں

بکا گریہ و زاری و آہ و نالہ
دل اپنے کا شور و فغاں بیچتا ہوں

خریدار ہوں جنس عشق خدا کا
متاع خودی کی دوکان بیچتا ہوں

کیا عشق نے نیست و نابود ایسا
کہ ہستی کا نام و نشان بیچتا ہوں

حواس و خرد علم و ہوش و خودی کو
جگر اور دل جسم و جان بیچتا ہوں

حیا و قعت و ننگ و ناموس و غیرت
دل و جان سے یہ ارمغان بیچتا ہوں

غم و رنج و کلفت خوشی عیش و عشرت
تعلق جہاں اور جہاں بیچتا ہوں

غرض کیا سیادت لیاقت سے مجھکو
تری عشق میں عز و شان بیچتا ہوں

تعجب ہے کہ وصل علی راز سمجھے
کہاں کا ہے سودا کہاں بیچتا ہوں

وہ از خود رفتہ کرتی ہیں جسے جلوہ دکھاتی ہیں
بگڑ رہیں ہیں جسکو وہ جسے اپنا بناتی ہیں

خودی ہیں ہے خدا حاصل کہیں [illegible]
خودی کو جو کہ کھوتی ہیں خدا کو وہ ہی پاتی ہیں

خودی اپنی فنا کر اور بقا سے [illegible] باقی ہو
کہ وہ توکل سالک کا سبق مجھکو پڑھاتی ہیں

مجھے جب ہوش آتا ہے وہ آتا نہیں ہرگز
مری جب ہوش جاتی ہیں تب وہ تشریف لاتی ہیں

سبب غفلت کا ہے یہ ہی جو تو ہے انتظار میں
وگرنہ وہ تو ہیں موجود آتی ہیں نہ جاتی ہیں

فدا کر جان و دل اپنا پھر نہ لا کچھ وسوسہ دل میں
کہ وہ تو مرتبہ مجھکو نجات کا بتاتی ہیں

فدا ہو رہا ہیں وسکی بقا ہو تا تجھے حاصل
کہ بل احیاء ہکا وہ تو تجھے مژدہ سناتی ہیں

راز حب سری الستره کا ہمید کھلا
کھل گئی سر خفی کی ہی کچھ اسرار ہمین

سر مخفی کی ہوئی رمز جو ہمپر ظاہر
ہمید باطن کی ہی اب ہوگئی اظہار ہمین

رشک خورشید کی جلوہ کا ہوا جبکہ ظہور
صبح صادق سی ہوئی زیادہ شب تار ہمین

دلمین اوس بت کا ہوا رشتۂ الفت پیدا
رشتۂ تسبیح کا اب ہوگیا زنار ہمین

مجھکو پامال کیا چال نے تیری ظالم
خوش نہین آتی ہی یہ آپکی رفتار ہمین

تیری گیسو پہ مین نثار جو کی ہم ...
کردیا اوسنے قتالی ہی نمودار ہمین

غم یہ رہتا ہی مجھی غمکو بھی ہی میرا غم
غم ہی آتا ہی نظر اپنا تو غمخوار ہمین

دلکو مین بیچتا ہون ... نظر لی بدلی
کوئی ملتا ہی نہین ایسا خریدار ہمین

نظر دل کردیا دل بر نظر ہی مین گذرا
دلکی دینی کا تو بس ہوگیا آزار ہمین

رشک گل جبکہ نہو لطف ہی کیا سیر چمن
یارب خوش نہین آتا کبھی گلزار ہمین

نرہا کچھ بھی سروکار کسی سے ہمکو
ایسا الفت نے تیری کردیا بیکار ہمین

... پایا ہون اور ٹھوکرین ہی کھاتا ہون
دلکی بیتابی نے بس کردیا ناچار ہمین

تجھکو لینی مین صنم کیون ہی تامل ورنہ
دلکی دینی مین تو ہرگز نہین انکار ہمین

شکر اس نعمت بیحد کا نہین ہوسکتا
فضل و رحمت سی خدا نے کیا بیدار ہمین

فضل و رحمت کا نہین اوسکی کہین حد و حساب
اپنی رحمت ہی سی بخشیگا وہ غفار ہمین

فضل اوسکا ہی عظیم اور ہی رحمت بھی وسیع
قہر سی اپنی بچائیگا وہ قہار ہمین

اوسکی رحمت سی ہی امید مجھی صل علی
خوار و رسوا نکریگا کبھی ستار ہمین

شکر ہی غم کی دنو نہین بلا غمخوار ہمین
نظر آتا ہی یہ اقبال کا آثار ہمین

بخت دل نور بصر ہوگئی دونو باہم
خوش نصیبی نے نظر آگئی انوار ہمین

پتلیان آنکھونکی ہین آنکھونکی گہر مین دونو
سر مخفی کی نظر آگئی ہین اسرار ہمین

اپنی محسن کی ہین احسانکا کیا شکر لکہون
ایسی فرحت کی پلاکر کیا سرشار ہمین

وہ کیا لطف و کرم حال پہ میری بیدل
تھی جو ہمسر میری اونہین کیا سردار ہمین

کیا مشکور مجھے لطف سے اوس محسن نے ۔ تشنہ لب تھا کہ دیا شربت انار نہین

سجدہ شکر ادا کیجیے ای صل علی
مشکل آسان وہ ہوئی جو کہ تھی دشوار ہمین

اوسکو راحت ہی کہان جسکو ترا غمناک نہین ۔ خاک جیتا ہی وہ جسکا کہ جگر چاک نہین
تیغ ابرو کا ہی مقتول شہید اکبر ۔ آب خنجر سے نہو غسل تو وہ پاک نہین
چشم مخمور سے تیری جو ہوا ہی مدہوش ۔ اوسکو انگور کی خوشہ کی طرف تاک نہین
باک ہی تجھکو اب جان کی لینی مین صنم ۔ جان کی دینی مین ورنہ مجھے کچھ باک نہین
سر کا دینا تو ہوئی عشق کی پہلی منزل ۔ جو ندی سر کو تو پھر عشق ادھی خاک نہین
بوسہ دینی مین تو اغماض ہی ابتک ظالم ۔ جان کی لینی مین لیکن تجھے کچھ باک نہین

نور احمد کا ہی ای صل علی باعث خلق
اور کو اوسکی سوا رتبہ لولاک نہین

کس منہ سے وصف زلف کا ہم موبمو کرین ۔ منہ ہو اگر زبان [illegible] تب گفتگو کرین
عاشق تمہاری ملنی کی کیا آرزو کرین ۔ ہی وہ جگہہ کہان جو تری جستجو کرین
دایہ نی ہمکو غسل مئی عشق سے دیا ۔ پھر کس لیے نہ بیعت دست سبو کرین
باریگا مار عشق ہماری زبان مین نیش ۔ کاکل کا وصف ہم جو اگر موبمو کرین
ہی آئینہ کو شوق تری دید کا کمال ۔ گر حکم ہو تو اوسکو تیری روبرو کرین
لڑیان جو آنکھہ مین ہین دُر اشک کی مری ۔ دکھلاؤن آپ اونکی اگر آبرو کرین

صل علی نہ عشق سے باز آئیگا کبھی
تشہیر آپ لاکھہ اوسی کو بکو کرین

عشق مین اوسکی ہین نالان سیکڑون ۔ جستجو مین ہین پریشان سیکڑون
تیری مجنون نی تیری تلاش مین ۔ چھان ڈالی ہین بیابان سیکڑون
اوسکا ملنا سخت مشکل ہو گیا ۔ ہین بہت دربان نگہبان سیکڑون
دل مین کیا میری ہی ارمان رہگئی ۔ لیگئی ہین دل مین ارمان سیکڑون

ہم خواہش دل سے کسکی کرین اور کسکو کہین اچہا سکن
ہین خلد ہمین دوزخ بہی ہمین اعراف ہمین اور باغ عدن

پہلو مین جو دل ہے جلوہ فگن دل مست کو ہے یعنی دشمن
ہمراز بہی ہے دمساز بہی ہے نعما زہی بی اور ہی پرفن

کیا دلکی حقیقت تمسی کہون یہ دوست ہے میرا یا دشمن
رہبر ہے یہی گمرہ ہی یہی ہادی ہے یہی اور ہے رہزن

اے صل علی جب دیکہی وحدت تب یہ ہوا ہمپر روشن
ہین نور ہمین اور نار ہمین ہین راز خفی اور سر علن

عزیزو اوسی صنم کا عاشق شیدا بہی مین ہی ہون
کہان پیدل کا گردہ ہی جو تیری سامنی آوے
کسیکو بہی پتا ملتا نہین ہرگز ترا جانان
کبہی ہون اہل دانش اور کبہی ہون احمق و نادان
کبہی واعظ ہون مسجد مین مدرس مدرسہ مین ہون
کبہی عابد بہی ہوکر خوف اوسکا مجہکو رہتا ہے
کبہی کرتا ہون منہ کالا مین کثرت سی گناہونکی
تمہاری عشق مین جانان ہوا ہون بی سر و سامان
مری مرنیکو جینی کو سمجہتا کہیل ہے قاتل
محبت مین صنم کی بنگیا ہون ایسا سودائی
ہنسا کرتا ہون وصل یار مین شرات مین یارو
ہمیشہ جاگتا ہون عشق مین خورشید رو کی مین
عداوت اور حسد بغض و ریا سب عیب مجہمین ہین
کبہی ہون بیمروت اور مروت بہی مجہی مین ہے
کوئی کہتا ہی حضرت باپ ہو تم قبلہ و کعبہ

اور اوسکی عشق مین ناصح ہوا رسوا بہی مین ہی ہون
تری کوچہ مین جا کر جانسی جاتا بہی مین ہی ہون
مین اپنی آپکو کہو کر تجہی پاتا بہی مین ہی ہون
ہی سب کچہہ یاد مجہکو اور بہت بہولا بہی مین ہی ہون
کبہی جا کر کے میخانہ مین می پیتا بہی مین ہی ہون
کبہی امید رحمت پر خطا کرتا بہی مین ہی ہون
کبہی اشک ندامت سی اوسی دہوتا بہی مین ہی ہون
پیوت ہون چمن دل لخت جگر کہاتا بہی مین ہی ہون
کہ مرتا بہی ہون اوسکی ہجر مین جیتا بہی مین ہی ہون
تصدق دلکو کرتا ہون فدا ہوتا بہی مین ہی ہون
اور اوسکی ہجر کی صدمہ سی رنجتا بہی مین ہی ہون
اور اب بس خواب غفلت مین بہت سوتا بہی مین ہی ہون
کبہی تخم محبت دل مین بوتا بہی مین ہی ہون
حیا بہی مجہکو ہی اور بیحیا ہوتا بہی مین ہی ہون
کوئی کہتا ہی برخوردار بس بیٹا بہی مین ہی ہون

کوئی کہتا ہی بہائی اور بھتیجا کوئی کہتا ہے
کوئی کہتا ہی ماموں اور کہیں نانا بھی میں ہی بنا ہون

کہیں تو بہانجا ہون اور کوئی خالو بھی کہتا ہے
کہیں ہوتا بھتیجا ہون اور کہیں تایا بھی میں ہی ہون

کسیکا خویش ہون میں اور کوئی کہتا ہے
کہیں ہون جد امجد اور کہیں پوتا بھی میں ہی ہون

میں سب کچھ ہون اور ای فضل علی کچھ بھی نہیں ہون میں
نہیں ہون میں تو کچھ بھی سچ بھی کہتا ہی میں ہی ہون

ردیف الواو

اول اور آخر میان تم ہی تو ہو
ظاہر اور باطن بہیان تم ہی تو ہو

نحن اقرب کہکی کیون پردہ کیا
کرتی وجہ اللہ بیان تم ہی تو ہو

کیا کلیسہ کعبہ کیا اور دیر کیا
جلوہ گر سب جا یہان تم ہی تو ہو

دیر مسجد مدرسہ اور کیا حرم
جس جگہہ دیکھا وہان تم ہی تو ہو

تم عیان ہو اور ظاہر ہو تمہیں
اور پردہ میں نہان تم ہی تو ہو

کسکو سمجھون غیر اور ہے کون غیر
حاضر و ناظر میان تم ہی تو ہو

یہ بھی پردہ ہے کہ تم پردہ میں ہو
بلکہ پردہ میں عیان تم ہی تو ہو

جان ہو تم بلکہ ہو جان جہان
اور میری جان کی جان تم ہی تو ہو

کیون ہو شہرت گر نہ ہو جور و جفا
کرتی عاشق کو عیان تم ہی تو ہو

قتل کرتی ہو علانیہ تمہیں
باعث زخم نہان تم ہی تو ہو

راز مخفی کیسے ہو فضل علی
عشق کو کرتی بیان تم ہی تو ہو

ساقیا تونی تو دیوانہ بنایا ہمکو
دمبدم ایک ہی ساغر میں پھرایا ہمکو

دلربا نغمہ جو مطرب نی سنایا ہمکو
جوش میں شوق محبت تیرا لایا ہمکو

کب تلک بیچ میں دوری کا رہیگا پردہ
کھینچ لے اپنی طرف یار خدایا ہمکو

آشنا کسکو کہیں اور کسی بیگانہ کہیں
نظر آیا نہ کوئی اپنا پرایا ہمکو

امتحان بخت کا کرنیکو چلیں دیکھیں تو
تیری کوچی میں ملی غیر کو جا یا ہمکو

کیا ہی نیرنگ محبت کا تماشا دیکھا ۔ عین قربت مین بہی بس دور پہرایا ہمکو

ایک غزل اور سنا صل علی ہی تجھپر
کہ ترا لطف سخن وجد مین لایا ہمکو

سخن قرب کا اگر نغمہ سنایا ہمکو ۔ خاک مین کیون غم فرقت سی ملایا ہمکو

مجھسی کیا پوچھتی ہو شعبدہ عشق کا رنگ ۔ حالت وصل مین فرقت سی جلایا ہمکو

ستر مخفی کی ہمین محرم اسرار ہین پر ۔ غیر یہان شان غیوری نی بنایا ہمکو

ہمتو صحرای قدم مین رہی بی قید سدا ۔ شوق اظہار کا اس قید مین لایا ہمکو

اپنا کاشانہ سینہ ہے در دولت یار ۔ در بدر دلکی خرابی نے پھرایا ہمکو

نیست نابود ہوی اپنی نظر مین ہم آپ ۔ جب ترا جلوہ ہستی نظر آیا ہمکو

جلوہ حسن صنم نی مجھی بیہوش کیا
کیا کہون صل علی کیا نظر آیا ہمکو

پردہ جو دوئی کا ہی صنم اوسکو اوٹھا دو ۔ یکتائی کا بہی ہمکو ذرا جلوہ دکھا دو

کیا مدرسہ کیا دیر و حرم اور کلیسا ۔ کس جا پہ وہ ہرجائی نہین یہ تو بتا دو

جان حسرت دیدار سی آئی ہی لبون پر ۔ اب شرع مین تو شربت دیدار پلا دو

وہ تم پہ جو مرتا تہا وہ اب جان سی گذرا ۔ پھر جی اوٹھی تم لب کو اگر ٹک بھی ہلا دو

سر قدمون پہ رکھکر تری عاشق نی جو دی جان ۔ اے رشک مسیحا اوسی ٹہوکر سی جلا دو

بسمل کو جو پانی نہین دیتی ہو تو مت دو ۔ اب دم خنجر سی پیاس اوسکی بجھا دو

جاگا تہا بہت جو تری فرقت مین شب ہجر ۔ اب جان سی گیا اوسکو تہ خاک سلا دو

یہ بات ہی کیا غیرونسی دنرات ہین باتین ۔ اور بات مری باتون ہی باتو مین اوڑا دو

رسوا ہو اب ای صل علی ہو ہی چکی ہو
جا بیٹہو دربار یہ اب دہونی رما دو

وصل مین بہی تو جلائی دیا پروانی کو ۔ آگ ای شمع لگی اس تری یارانی کو

دل گیا ہاتہ سی سب کہتی ہین ایدل آیا ۔ یہ ہی آنا ہی تو آو اب ہی اس آنی کو

زلف مین مانگ مین گیسو مین زنخدانمین مدام ڈھونڈتا پھرتا ہون اپنی دل دیوانی کو
اسکو الفت تھی بدل گو تھی بظاہر نفرت اوسنی رو رو دیا سنا مری مرجانی کو
حضرت عشق نی اچھا ہمین مہمان کیا اشک پینی کو دئی لخت جگر کھانی کو
کوئی مرتا بھی ہی بن آئی جو ہم مرجائین مستعداب جو ہو بیٹھی ہو گھر جانی کو
تجھپہ مفتون کیا قسّام ازل نے ہمکو گل پہ بلبل کو کیا شمع پہ پروانے کو

پیچ مین زلف کی دلکو مری اولجھا ہی لیا
مرحبا صل علی اس تیری اولجھانی کو

کہا تھا آپ نی ہمسی جو کل تشریف لانیکو ہی میری جان بھی طیار استقبال جانیکو
وہ تو سلجھا رہا دل زلف نی اولجھا ہی لیا یون ہی قسمت مین تھا الزام ہی کیا شانیکو
جلانا اہل دین کا کون سی مذہب مین جائز ہے روایت کونسی تمکو ملی میری جلانیکو
مہ و خورشید کی دو شمع روشن ہین مزارونپہ تنا ہی چرخ نیلی عاشقون کی شامیانیکو
ملایک تو بکثرت تھی عبادت کی لئی واعظ ہمین اللہ نے پیدا کیا ہی غم کی کھانیکو
پیر پیرو جو کہ سنتا ہی وہی مفتون ہوتا ہے فسونکا عشق نی بخشا اثر میری فسانیکو
چھپا لیتا ہی جب پردہ مین اپنی منہ کو وہ ہمسے کفن کی پردہ مین جی چاہتا ہی منہ چھپانیکو
بہت سلجھا رہا وہ دل تیری زلفون نے اولجھایا پڑا ہی پیچ قسمت سی نہین الزام شانیکو
کہا جو چھیڑنی کو ایک دن مرتا ہون میں پیارے نہین طاقت رہی باقی غم فرقت اوٹھانیکو
خفا ہو کر کہا پاپوش سی میری جو مرتی ہو بنا غمزہ نکالا ہی میری ہردم ستانی کو
اگر مرتی ہو تم مجھپر کہو پھر کیسی جیتی ہو کوئی مرتا بھی کہتا ہی کہین آنسو بہانی کو

تیرا تیر نظر قاتل جگر کے پار ہو گذرا
میری ناوک فگن صل علی تیر آزمانیکو

جان تو جانان کو دی اور دل دیا دلدار کو کرچلے یہان ہم عدم سی آئی تھی جس کار کو
دیر و کعبہ اور کلیسا مین اوسی کا ذکر ہے عشق اوسکا ہو گیا ہے کافر و دیندار کو
خاک مجھکو نار عشق شعلہ رو یون نے کیا کر خدا فی النار ایسی عشق آتشبار کو

ناصحا تیری نصیحت دل کی کری کیونکر قبول
دیکی دل ہمنی لیا ہی عشق کی آزار کو

تیغ ابرو کا جو زخمی مانگتا پانی نہین
آب حیوان کی ملی ہی آب اس تلوار کو

وہ خماری انکھڑیان محراب مین پڑی ہین
ای صنم مسجد مین کیون لاتا ہی اس میخوار کو

رشتۂ الفت سی نفرت ہی تمہین کیون تمکو ہی
ورنہ کافر اپنا ایمان کہتی ہین زنار کو

باغ ہستی مین عدم سی آیا جس گلکی لیے
جو نہین وہ گل تو کیا مین کرون گلزار کو

دل دیا دلبر کو ہمنے اسلیے صل علی
دل کی آئینہ مین ہمنی دیکھا ہی دلدار کو

ساقی پلا دی اٹہو ذرا بھری جام کو
میخانہ چھوڑا جاتا ہون بیت الحرام کو

جسکا خدائی رتبہ کیا عرش سی بلند
کہنا سلام میرا اوس عالی مقام کو

مستی مین آگئی کام سی ناکام ہی چلی
آئی تھی ہم عدم سی یہان اور کام کو

ہو گر کہین مکان تو امید وصل ہو
سب لامکان کہتی ہین جانانکی بام کو

مے سی وضو کری جو نماز قضا پڑہے
ہم پیشوا بنائینگے ایسے امام کو

واعظ کو کیا مذاق ہی صہبای عشق کا
پختہ مین کسطرح کرون اس طبع خام کو

جامی نی جام ہمکو پلایا ہی عشق کا
واعظ نہ روک جام کو چلنی دی جام کو

میری جو کام مین نہین آئی تمام عمر
کچھ کام ہو گا خضر علیہ السلام کو

ہم مرچکی ہین عشق مین تمکو مسیح سے
جینا ہمارا ہو گیا ثابت دوام کو

آیا سلام اوسکا رقیبون کی معرفت
کہدو صنم سلام ہی تیرے سلام کو

کرتا ہے رام رام صنم قتل کی لیے
عشاق ہی سمجھتی ہین اولٹی کلام کو

صل علی کو عشق مین کیا کام نام سے
فرہاد و قیس ہو چکے مشہور نام کو

آنکھون مین دل میری رہتی ہی ہر آن تو
کیون نظر آتی نہین مجھکو میری جان تو

تجھکو تو مجھسی نہین ایک ہی دم کا فراق
رکھتی ہی پھر کس لئی ہجر کا خلجان تو

دلکو کہا بارہا عشق کی رستہ نہ جا
دیکھ تو اب ہم ہوئی یا کہ پریشان تو

عقل و قیاس و تمیز و فطنت ہوش و ہوس — عشق ہین سب جل و بر بگئی اک جان تو
عزت و ناموس و ننگ شہ و ببا ای صنم — تیری ہی تو سب لیکیا ہستی کی سامان تو
شکل بہی ممکن نہین دیکہنا بس ہی محال — تکتا ہی کس کو بھلا دیدۂ حیران تو
باغ مین وہ رشک گل پایا تو اتنک نہین — کہتا ہی گل کس لیی چاک گریبان تو
بیان کا صل علی کچہہ نہین تجہکو خطر — کرتا ہی جو اسقدر عشق کی سامان تو

غیر کا کچہہ وسوسہ صل علی کو نہو
اوسکی تو دل کا خدا بس ہی نگہبان تو

اک عرض ہین کرون جو صنم تم خفا نہ ہو — ہی دلربا وہی جو کوئی بیوفا نہ ہو
کیا ظلم اور ستم ہی کہ کہتا ہی وہ صنم — معشوق وہ نہین جو کوئی پر جفا نہ ہو
میری برائی کرتی ہین اوس شوخ سی رقیب — عاشق کا جو برا کری اوسکا بہلا نہ ہو
شرم و حیا و لطف و کرم دلنوازیان — کچہہ بہی نہون نہ ہون وہ صنم بیوفا نہ ہو

راز نہان کو کرتی ہو تم کیون صنم عیان
عاشق کا قتل صل علی پر ملا نہ ہو

ردیف الہا

کیا شان ہی تری یا شہا سبحان اللہ سبحان اللہ — اور ثانی ہی نکوئی تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہی شان تمہاری سب سے بڑی اور شان کی تمسی شان بنی — کی شان کا مضمون تمسی کہلا سبحان اللہ سبحان اللہ
بعطیک کا رتبہ تمکو ملا اور تم ہو شافع روز جزا — ہو تم بیشک محبوب خدا سبحان اللہ سبحان اللہ
کیا وصف تمہاری کوئی کہی اور کیسی زبان اپنی کہولے — ہو جسکا خدا مداح تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ
جب آپ ہوی خود ظل خدا تو سایہ کا آپکی کیا ہی پتا — سایہ کا بہلا کیا ہو سایہ سبحان اللہ سبحان اللہ
کچہ کسر نہی تیری مدحی کی غلامی بیان ہین تمہاری ہی کی ملک — یہ ہر دو جہان جلوہ ہی تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ
کوچہ کی تیری حج گدائی ہی مجہکو تو وہ شاہنشاہی ہے — دربانی اگر ہو مجہکو عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہو نزع مین لب پر نام تیرا اور خاتمہ ہو بالخیر میرا — ہو قبر مین بہی تیرا نقشا سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ نعت کا مضمون ہمنی لکہا کہتی ہین ملائک صل علی

بہ ہمکو تو ارد حق سی ہوا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہی یکتائی تجھی زیبا حبیب اللہ حبیب اللہ	نہین ثانی کوئی تیرا حبیب اللہ حبیب اللہ
تیری وہ شان ہی شاہا حبیب اللہ حبیب اللہ	ترا وہ رتبہ ہی اعلیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ
ترا وہ مرتبہ صل علی ای سرور عالم	وہ عالم جلوہ ہی تیرا حبیب اللہ حبیب اللہ
تیری کوچہ کی ذلت ہی مجھی دارین کی عزت	تیری الفت مین ہون رسوا حبیب اللہ حبیب اللہ
تصور مین تیری زندہ رہون اور وقت مرنیکی	ترا آنکھون مین ہو نقشہ حبیب اللہ حبیب اللہ
فلک قربان نہو کیونکر زمین کی راتدن آمین	کہ ہی یہان جلوہ گر تمسا حبیب اللہ حبیب اللہ

تو وہ عالی مراتب ہی کہ ہی صل علی تجھپر
وہ عالی رتبہ ہی تیرا حبیب اللہ حبیب اللہ

کہین ایسی بچی ہین بیمار تجھسے	دوا جنکی کچھ ہے اور آزار تجھسے
دم نزع جو او سکی ہلتی ہین لب	ترا تجھکو کہتا ہے بیمار تجھسے
وہ آزاد ہے فکر دارین سے	ہوا جو کہ تیرا گرفتار تجھسے
سمجھتا ہی تخت سلیمان کو خاک	ہوا جو گلی مین تیری خوار تجھسے
ابھی غرق ہون خون مین کوہ و دشت	اگر چشم اپنی ہو خونبار تجھسے
توقع ہو ملنی کی کیسے بھلا	زبان پر ہے ابتک نہ اقرار تجھسے

خدا خیر کیجیو ہے صل علی
رخ و زلف مین آج تکرار تجھسے

ردیف الیا

حبیب کبریا کا وصف کب لکھنی مین آتا ہی	کہ جسکی شان مین لولاک خود خالق سناتا ہی
وہ ہی صل علی شان معلی رتبۂ احمد	کہ جبریل امین بھی دست بر سر ہوکی آتا ہی
زہی شان معلی مرحبا صل علی اوسپر	کہ رب العالمین بھی آپکی سوگند کھاتا ہی
ازل سی تا ابد اوپر درود اور رحمتین بیحد	حبیب اللہ کا جو لی مع اللہ کہہ سنتا تا ہی
درود او سپر سلام اوسپر خدا کی رحمتین اوسپر	گنہگارون کو وہ دوزخ کی آتش سی بچاتا ہی

خدا کی رحمتین بیحد درود اوسپر ہمیشہ ہون
کہ دوزخ سی بچا کر راہ جنت کی دکھاتا ہی

ہی اوسکی شان مین لولاک زیبا ہون سلام اوسپر
نہین کوئی وسیلہ اور آنکھو نہین سماتا ہی

سوا اوسکی نہین ہی جو شفیع روز محشر ہو
وسیلہ دین و دنیا کا وہی نظرون مین آتا ہی

سوا اوس مرتبہ کی اور ہی کیا مرتبہ باقی
وہ رتبہ ہی کہ محبوب خدا کہنی مین آتا ہی

ہوا ہی مسئلہ یہ سجدۂ تعظیم کا ثابت
تری چوکھٹ پہ جو جاتا ہی وہ سر کو جھکاتا ہی

جو سائل آپ کا ہو کر در دولت پہ حاضر ہو
تصدق آپ کا اللہ سی فردوس پاتا ہی

جو دلمین شوق آتا ہی مدینہ کی زیارت کا
تو محرومی قسمت سی کمال افسوس آتا ہی

جیون مین نام پر اوسکی مرو مین نام پر اوسکی
سوا نام محمد کی نہین اور کچھہ بتاتا ہی

خدائی رحمۃ للعالمین ہی جسکو فرمایا
وسیلہ اپنا اب صل علی اوسکو بناتا ہی

یہ مسجد اور بتخانہ خدا کا کارخانہ ہے
ہدایت اور ضلالت دونو ظاہر کا بہانہ ہے

وہی کعبہ مین ہادی ہی مضل ہی کلیسا مین
ہر اک جا اوسکا جلوہ ہی وہ سلطان یگانہ ہے

کتہا پڑھتی ہین بتخانو مین اور مسجد مین خطیب انکو
حقیقت مین جو دیکھا سب جگہہ اوسکا فسانہ ہے

جرس نالان ہی اوسکی عشق مین دیر و کلیسا مین
ننونکی دلمین ہی سودا اوسیکا غائبانہ ہے

بغل مین یار ہی دیر و حرم مین ہم بھٹکتی ہین
خودی اپنی کا پردہ ہی یہی دل مین ٹھکانہ ہے

کہین ہی ناز او رغمزہ کہین ہی عشوہ در پردہ
کہین انداز معشوقی کہین سوز عاشقانہ ہے

سمجھا نا ایک مدت تک کہ جانان کسکو کہتی ہین
یہ جانان خوب جب سمجھا وہی تو جان جانانہ ہے

نہ تہا معلوم کچھہ ہمکو کہ ہی معشوق عاشق کیا
جو سمجھا تب یہ جانا ایک ہی دونون کا یارانہ ہے

جدا ہی ہی وہ سب سی اور شامل ہی وہ سبکی ہی
ہر رنگ لفظ و معنی فرق کا یون ہی بہانہ ہے

کبھی ناشاد عاشق گاہ یار ناموافق ہے
کبھی مجنون عاشق گاہ لیلی زمانہ ہے

کہین ہی رنگ و بوی گل کہین صل علی بلبل
کہین ہی قمری پر غل کہین سرو زمانہ ہے

کوئی سو جو جز اوسکی نہین ہے
اوسیکا جلوہ ہے جو کچھہ کہین ہے

خودی کا ہی تو پردہ اوٹھا دیکھہ
اسی پردہ مین وہ پردہ نشین ہے

ہی خانہ نگاہ خاص اوسکی میرا دل
کہ ہی وہ شاہ اور یہ شہ نشین ہے

شکستہ تو نکر دل کو کسی کے
دل مومن صنم عرش برین ہے

نزاکت اور لطافت اسقدر ہے
وہ ہی موجود اور گویا نہین ہے

ہوی ہی حسن کی اوسکی یہ شہرت
کوئی ثانی نہین ایسا حسین ہے

جو کچہہ دیکھا وہ ہی جلوہ اوسی کا
کہین ظاہر کہین پردہ نشین ہے

کیا کیون عاشقون سی تمنی پردہ
اجی یہ شان معشوقی نہین ہے

نہین صل علی کچہہ تجھکو کھٹکا
تیرا حامی شفیع المذنبین ہے

اگرچہ نحن اقرب کی خبر قرآن ہمکو ہی
الٰہی پہر یہی فرقت کیون ہی خلجان ہمکو ہے

وہ میری پاس رہتا ہی مگر ملتا نہین ہمسے
اسی فرقت کا اوسکی رات دن ارمان ہمکو ہے

وہ اول اور آخر ہی وہی ہی ظاہر و باطن
وہی ہی ہر خفی بس سند قرآن ہمکو ہے

خدا بہتر ہی سب سی کام ہی اوسکا ہی سب بہتر
ہماری بدگمانی نی کیا حیران ہمکو ہے

خدا نی رحمۃ للعالمین ہی جسکو فرمایا
کیا صل علی اوسکی تہی قربان ہمکو ہے

واہ کیا صل علی شان ہی سبحانی کی
عاشقون نی تو گدائی مین ہی سلطانی کی

گر نفی ہون تو مین اثبات کو ہی جا پہونچون
نہ فنا ہو سکا اثبات نی حیرانی کی

جب شباہت ہی نہو کسطرح تشبیہ ہی بجے
عقل چکرا گئی بہزاد کی اور مانی کی

یوسف ثانی تو اب حضرت یوسف ہی رہے
سیری یوسف پہ تو بس صاد ہی لاثانی کی

جان کو قربان نہ کیا یار پہ حسرت یہ رہی
کیا خرابی کہون اس وسوسہ شیطانی کی

دل دیا جان ہی دی عزت و توقیر ہی دی
تہی تو مشکل مگر اللہ نی آسانی کی

پیش کچہہ حجت و تقریر نہ تدبیر گئے
وہی پیش آئی جو تحریر تہی پیشانی کی

اوسکی جوڑہ نی جو سربستہ تہا دل بستہ کیا
اور اوس زلف پریشان نی پریشانی کی

جلوہ فرما نہوا یار کبھی صل علی
عمر بھر ہمنے در یار کی دربانی کی

ہم تو صنم کو دیکھین کی یا کعبہ جائین گے
کعبہ اگر گئی ہی تو کیا دیکھ آئین گے

کھونا نہین ہی جو کوئی پایا نہین کبھی
ہم کھو کی اپنی آپکو پھر اوسکو پائین گے

دیکھا کرینگی ہم تجھی ہر لحظہ اے صنم
نقشہ تیری شبیہ کا دل پر جمائین گے

جیسی جلایا تو نی جلائین گے ہم تجھے
اب اور شمع روسی صنم لو لگائین گے

تاثیر عشق کی تیری جانیگی جب صنم
معشوق ہم بنین او وہی عاشق بنائین گے

طوفان نوح کا نظر آجائے گا تجھے
فرقت مین ہم تیری اگر آنسو بہائین گے

ہم کھائین سہم نہ کھائین قسم تیری ملنی کی
تیری قسم تو جان ہی اگر جان کھائین گے

تیری ستم کو کون اوٹھائیگا میری بعد
ہم مر گئی تو یاد رہے یاد آئین گے

اپنی مصیبتین کہون اور قیس کی سنون
اپنے تو یہ دلمین ہی کہ سوئی نجد جائین گے

میری جنون کا کون فسانہ سنی یہان
مجنون کو قصہ اپنی جنون کا سنائین گے

جسکو نظر نہ آئی غیر اوس یار کے سوا
نظروں مین کب وہ صل علی کی سمائین گے

جب سے ہم مجنون ہوی ناصح وہ بیابان اور ہے
اپنی وحشت اور ہی اپنا بیابان اور ہے

یار کا ملنا نہ ملنا ہوگئے دونون محال
وصل مین بھی ہجر ہی ہمکو یہ ارمان اور ہے

گر فنا ہون راہ مین اوسکی تو حاصل ہو بقا
اوسکی ملنی کا کیا یہ ہمنی سامان اور ہے

واعظا تعلیم و تلقین ہی یہ سب تیری لیے
ہم جہان رہتی ہین وان تبلیغ و فرمان اور ہے

گل بہت گلشن مین ہین لیکن نہین اونکو قیام
ہی جہان وہ رشک گل تو وہ گلستان اور ہے

دلکو یہ روشن کری اور گھر کی ہی وہ روشنی
آتش عشق اور ہی خورشید تابان اور ہے

اوسکی ابرو کا جو زخمی مانگتا پانی نہین
تیغ وہ جس گھاٹ کی ہی وہ خراسان اور ہے

قیس مجنون نام کا تھا ہم سراپا ہین جنون
شیر قالین اور ہی شیر نیستان اور ہے

پاؤن تھی مجنون کی زخمی دل مرا زخمی ہوا
نوک مژگان اور ہی خار مغیلان اور ہے

جبکہ لیلی گھر مین ہو مجنون کا کیا صحرا مین کام
دشت پیمان اور ہی ویران جانان اور ہے

یہ جو ہی صل علی کی اعطش ورد زبان
تشنہ لب جسکا ہی وہ دریای عمان اور ہے

مئی شبنم صراحی سبو اور گل ساغر مل ہی
گلون کا جشن ہی اور سر سامان اج بلبل ہی

بہار باغ کی ہی کیفیت انداز جانان مین
دہن غنچہ ہی اوسکا چشم نرگس زلف سنبل ہی

جفا مین تھی گلون کی کسقدر گل جان بلبل پر
ہوی ہی آج کیون بوجہ کنان یہ گل کی بلبل ہے

پریشانی کو میری زلف بھی اوسکی پریشان ہے
میری وحشی کی خاطر بنایا وہ مایا کاکل ہی

نہ بکبک کر تو ناصح اب تیری یہان کون سنتا ہے
نہین معلوم کچھ ہمکو کہ یہ کیا شور کیا غل ہی

یہ کیا دانائی ہی دیوانونکو تعزیر دیتا ہے
میری والست مین تو محتسب ناداں بالکل ہی

نہین ظاہر وجود اوسکا اگرچہ دونون عالم مین
ولیکن ہونا اوسکا در حقیقت بی تامل ہی

نہوتا گر یہ سامان پا رہوتا غیر ممکن تھا
میری اشکون کی دریا پر بنایہ آسمان پل ہی

نہین درکار اب صل علی کو اور کچھ شوکت
ہجوم کو دکان بہتر لیے اوس کا تجمل ہی

بگو ای جذب کار من چہ کردی
نہ اور دے نگار من چہ کردی

بکردی تحمل من ای باد صر صر
غبار شہسوار من چہ کردی

فزون گردید از تو ترشی یار
خمار چشم یار من چہ کردی

بجای گل نہادی خار بر قبر
بمن ای گلعذار من چہ کردی

نیامد گاہ آن مہ رو بخوابم
بمن چشم اشکبار من چہ کردی

بعشق آن صنم ثانی نگشتم
بمن عز و وقار من چہ کردی

شد صل علی در عشق رسوا
بگو ای ننگ و عار من چہ کردی

بیٹھتا ہی پاس جسکی کہ تجھکو تلاش ہے
اوسکی فراق مین تو عبث دل خراش ہے

دلکو ہماری چیر کی قاتل نے یہ کہا
تو بھی تو دیکھ لے یہ تیری دلکی قاش ہے

ہر بال اوسکی ابرو کا خنجر ہے آبدار
دل بھی جگر بھی زخموں سے سب پاش پاش ہے

اب ہار جیت میری صنم ہی تمہاری ہاتھ
نکلی ہی بوجہ آپکی ورق فاش ہے

بھائی کا گوشت کہاتا ہی ہنگام وعظ بھی
واعظ نہین ہے یہ تو کوئی بدمعاش ہے

کہا کی تو دیکھو پیر جی کیا وہم ہی تمہین
یہ کہیر دودہ کی ہی نہین دال ماش ہے

ہی زندگی وہی کہ جو ہو عافیت کی ساتھ
کیا لطف زیست کا ہی جو صاحب فراش ہے

نفرین ہی اوسکو جسنی کیا عشق سی گریز
سر دی دیا ہی جسنی اوسی شادباش ہے

کھاتا تو چغلیون کا غذا اوسکی ہو گیے
سچ تو یہ ہی رقیب بڑا بدمعاش ہے

بیبیا غلام شاہ بہم رہتی ہین یہان
آداب سلطنت نہین یہ کہیل تاش ہے

جسکو بنیائی پہرتا ہی گردون ہلال عید
وہ ایک اوسکی ناخن پا کی تراش ہے

فرہاد و قیس ہی نہین کچھ میری ہمنشین
عاشق ہی جو کوئی وہ میرا یار باش ہے

سر خفی کا صل علی ہو گیا ظہور
راز نہان عیان ہو تو پہر پردہ فاش ہے

وہم و گمان سی مرتبہ اوس کا بلند ہے
ادراک و علم عقل کا وان راہ بند ہے

نقصان و عیب سی تو وہ بالکل ہی پاک صاف
اسواسطی وہ یار میرا خود پسند ہے

ہی چاند ایک اور ہین رخسار یار دو
اب چاند سی بہی یار کا رتبہ دوچند ہے

جو عشق مین فنا ہوا باقی وہ ہی رہا
جو پست ہی یہان وہان وہ ہی بلند ہے

سر تن سی جسکا اوترا وہ نیزہ پہ چڑہ گیا
عشاق کا تمہاری یہ رتبہ بلند ہے

شیرین سخن نبات کری کچھ نبات سے
شیرین لب اوسکی ایسی ہین کیا مال قند ہے

اوسکی تو مبتلا ہین سبہی مومن و کافر
جلوہ ہماری یار کا عالم پسند ہے

صیاد بند کہولیگا کس کس جگہہ کی تو
باندہا ہماری عشق نی سب بند بند ہے

دلکو جو لیگیا ہی بغل سی نکال کر
صل علی کا اب بہی وہی دل پسند ہے

نہین ملتا ہی وہ ہمسی اگر پاس رہتا ہے
عجب ہی تشنہ لب ہون اور دریا پاس بہتا ہے

وہ کہتا نحن اقرب ہی نہیں تجھکو خبر ان
بھلا یہ تو بتادی جستجو تو کس کی کرتا ہے
مجھی تو عشق نی مجبور کی بس کردیا ورنہ
کوئی بھی رنج و غم ظلم و ستم یون لیکے بیٹھا ہے
کوئی کیسی ہی تدبیرین کری کچھہ بھی نہیں ہوتا
مقدر ہین جو کچھہ ہوتا ہی آخر ہو کی رہتا ہے

کوئی میری طرف سی یہ سنادی اوس ستمگر کو
اگرچہ جیسا ہی صل علی پر کچھہ مرتا ہے

ہماری دلمین جو پیکان یار باقی ہے
وہ لینے آئینگے یہ انتظار باقی ہے
جگر خراشی ہی گریہ ہی سینہ کوبی ہے
فراق یار مین ہمکو یہ کار باقی ہے
نکلگی سینہ سی دم آگیا ہی آنکھونمین
کسیکے آنیکا اب انتظار باقی ہے
و فور گریہ سی پتھرا گیئن میری آنکھین
اگرچہ اشک نہیں چشم زار باقی ہے
کوئی نہ باقی رہا خندہ رو گلستان مین
ہین چشم زار ہون یا لالہ زار باقی ہے
عجب بہار پہ آئی ہی ایکی باد خزان
نہ گل ہی باغمین باقی نہ خار باقی ہے
صنم کی خط جو برآمد ہوا تو کیا غم ہے
خزان تو آگئی لیکن بہار باقی ہے
رہی نظلم شعاری وہ خط کی آنے پر
نشہ تو ٹوٹ گئے پر خمار باقی ہے

صنم کو آج عدم فرصتی ہی صل علی
ہزارون قتل کیے پر شمار باقی ہے

ہوئی اب تو شہرت یہ جانی تمہاری
نہیں کوئی دنیا مین ثانی تمہاری
دکھا دو خدا کے لیے شکل اپنی
بس اب سن چکی لنترانی تمہاری
جو دیدہ ہین گریان تو سینہ ہی بریان
یہ ہی پاس میری نشانی تمہاری
کیا امتحان بارہا تمنے میرا
ہی ابتک وہی بدگمانی تمہاری
تیری لطف کی باتون نی مار ڈالا
غضب ہے اجی مہربانی تمہاری
میری قتل کا حکم کیون دیدیا تھا
ہوئی ختم جو حکمرانی تمہاری

یہ انصاف سے کہدو صل علی نی
کہا تمنی کیا جو ٹھانی تمہاری

آنکھہ اوسکی بلا سی لڑتی ہے
بلکہ تیر قضا سے لڑتی ہے

ایسی سر پر چڑھی ہی زلف سیاہ
دیکھو کافر ہوا سی لڑتی ہے

تیغ ابرو کو یار کے دیکھو
آج مجھہ مبتلا سی لڑتی ہے

دیکھو دزدیدہ آج محفل مین
آنکھہ اوسکی حیا سی لڑتی ہے

دیکھا اوس بی حیا کو وصل علی
بیوفا باوفا سی لڑتی ہے

نہ سہی عشق مصیبت ہی سہی
کچھہ نہین اور تو شہرت ہی سہی

نحن اقرب سُنا دیا ہمکو
گر نہین وصل تو قربت ہی سہی

کچھہ تو حاصل ہو محبت مین ہمین
نہین راحت تو اذیت ہی سہی

کچھہ تو مجھسی بھی تجھکو ہی ظالم
گر محبت نہین نفرت ہی سہی

کچھہ نہ کچھہ مجھسی تیری دلمین تو ہی
نہین الفت تو عداوت ہی سہی

باوفائی تو ہی شیوہ اپنا
بی وفائی تیری عادت ہی سہی

کچھہ تو رکھہ میرے ساتھہ ای پیاری
گر محبت نہین الفت ہی سہی

اب دکھا دی کہین صورت اپنی
گر نہین ملتا تو رویت ہی سہی

وصل کا جام پلا دے جانان
جان لی میری کہ رشوت ہی سہی

جان کا دینا محبت مین ترے
گر نہین سہل تو دقت ہی سہی

اوسکی کوچہ مین چل وصل علی
گرچہ عزت نہین ذلت ہی سہی

جب ہماری آہ کی تاثیر سب جاتی رہی
وہ تمہاری لطف کی تقریر سب جاتی رہی

کوئی سودائی بناتا ہی کوئی مجنون مجھے
تیری الفت مین صنم توقیر سب جاتی رہی

خاک کوچہ کی تری جب ہوگئی مجھکو نصیب
دلسی میری خواہش اکسیر سب جاتی رہی

تیری چاہت مین جنون مجھکو ہوا ہی اسقدر
ہوش میری ای بت بی پیر سب جاتی رہی

عشق کیمیا تو نی کیا ہی جان کا اک روگ ہی
چین و راحت ای دل دلگیر سب جاتی رہی

آپکی نظر عنایت کا ہوا ایسا ظہور | میری کلفت حضرت شبیر سب جاتی رہی

عقل و دانش کی تیری شہرت ہی اصیل علی
سامنی اوس بت کی پر تدبیر سب جاتی رہی

دل کی ہماری اوسکو خبر کچھ نکچھ تو ہی | ہی اسطرف جو اوسکی نظر کچھ نکچھ تو ہی

اونکو جو طپش آتی ہی عاشق تو دیکھلی | دلکی طپش کا میری اثر کچھ نکچھ تو ہی

آتش نی عشق کی میری دل کو جلا دیا | جاری ہوی جو دیدۂ تر کچھ نکچھ تو ہی

آتی سی میری گھر کی تو انکار تہا اونہین | تشریف لاتی ہین جو ادہر کچھ نکچھ تو ہی

خاکِ قدم کا تیری فلک پر دماغ ہے | ورنہ ہو کون خاک بشر کچھ نکچھ تو ہی

اوس شمعرو کی سامنی آوی مجال کیا | پروانہ کی جو جلتی ہین پر کچھ نکچھ تو ہی

مرنکی میری سنکی خبر اوسنی رو دیا | دلبر جو اوسکی ہی اثر کچھ نکچھ تو ہی

مرنکی بعد بھی نہین ہرگز اوسی قرار | بلبل کی اوڑتی پہرتی ہین پر کچھ نکچھ تو ہی

اصیل علی آنکھون مین جلوہ اوسی کا ہی
ورنہ یہ کیا ہے نور بصر کچھ نکچھ تو ہی

تمہین جب اول آخر ہوئی پنہان او ٹھہری | بھلا پھر کسطرح سی غیر کا نام و نشان ٹھہری

کہان ہی غیر اور کیسی ہو ثابت غیر کا ہونا | کہ جب دیر و حرم مین ہی تمہین جلوہ کنان ٹھہری

قدم وطن قدیمی تہا حدوث آ ہوا گیا مسکن | مسافر تہی کہان کی ہم اور اب آکر کہان ٹھہری

فقط یک آہ نی میری فلک کو تہام رکہا ہے | وگرنہ بی سہاری کب فلک کا سایبان ٹھہری

میری قسمت کی گردش سی ہمیشہ اسکو گردش ہے | یہ ممکن ہی نہین ہرگز جو یکدم آسمان ٹھہری

مجھی تم قتل کرکی کیون ہوی خاطر پریشان ہے | ابھی تو دشمن جان تھی ابھی تو مہربان ٹھہری

نہ تم دلبر کبھی تھی اور نہ دلداری ہی واقف تھی
دل اصیل علی لیکر کی اب تم دلستان ٹھہری

جو چشم مخمور پر فدا ہی منہ سی بولی نہ سر سی ہلی | کچھ ایسا مدہوش ہو گیا ہی منہ سی بولی نہ سر سی کہلی

تمہاری قامت نی جسکو مارا ہی حشر تک گو سہارا ہی | کچھ ایسا حیران ہو رہا ہی منہ سی بولی نہ سر سی کہلی

کھلا ہے راز خفی جب پردہ تو وہ ہے مسرت محو ہو کر
اوسکی صنعت کو تکتا ہے منہ سے لعل لب نہ سر سے کھلے

نہین جو آنکھ ہی جھپکتی یہ محو نظارہ ہی کسیکی
و گر نہ نرگس کو کیا ہوا ہے منہ سے بولی نہ سر سے کھلے

یہ دل جو بیٹھا ہے چین سے ہی ہماری پٹی لگی ہی اسی سے ہٹا ہے
کچھ ایسا تیر پیتا ہے منہ سے لعل لب نہ سر سے کھلے

جو کوئی الفت کا مبتلا ہی وہ سچ کیا جانے کیا ہوا ہے
کچھ ایسا ششدر سا ہوا ہے منہ سے لعل لب نہ سر سے کھلے

ہوئی یہ فضل علی کو الفت ہزار اوسکو کرو نصیحت
نہین ہی گویا اوسی سماعت نہ منہ سے لب نہ سر سے کھلے

رہا پاس ورنہ ملا کبھی یہ فراق ہی کہ وصال ہے
ابھی فکر مین گئی عمر سب یہی مجھکو رنج و ملال ہے

جو تو چاہتا ہی کہ ہو بقا تو خودی کو اپنی تو کر فنا
خودی مین جو تجھکو ملی خدا تو یہ بات امر محال ہے

کہین نور ہی کہین نار ہی کہین جہری کہین ستر ہے
یہ تو سب صفات اوسیکی ہی یہ جمال ہی وہ جلال ہے

یہ تھی شور عشق کی بجلی جو جلی تھی شمع سو گل ہوئی
جو خراب خستہ حال ہی ابھی تک اوسکا مآل ہے

تک عیب مجھکو تو واعظا میری دل کی تجھکو خبر ہی کیا
کہ فراق یار وہان ہی یہی وہ جو ہی یہی حال ہے

وہ قدیم ہی جو وطن میرا کرون ذکر اوسکا مین کیا کسی
نہ تو شرق ہی نہ غرب ہی وان جنوب ہی نہ شمال ہے

میری خواب مین شب وہ آ گئی مجھے اپنا جلوہ دکھا کے
ہے فکر فضل علی کو ہی یہ خواب ہی کہ خیال ہے

کیا بیہوش جب دکھا کے مجھے
کیون بگاڑا بھلا بنا کے مجھے

سوتا تھا مین چین سے عدم مین
کیا ہی چین کیون جگا کے مجھے

ناتوان عشق مین ہوا ایسا
اشک ہی لے چلے بہا کے مجھے

غمزدہ اور دل شکستہ ہون
اوسکو حاصل ہی کیا ستا کے مجھے

مین فدا ہونگا تجھپہ اے ناصح
کردے قربان دلربا کے مجھے

دوستو لیلو مجھسے عہد وفا
دیدو صدقہ مین بیوفا کے مجھے

کیا ہی ہوش اوسنے فضل علی
جلوۂ حسن کو دکھا کے مجھے

محبوب ہی میرا جو خدا کا حبیب ہے
سچ ہی خدا تو فضل علی کا رقیب ہے

سیر گلزار بنا یار کی دلبری خار
باد صرصر سی ہوئی سخت صبا ساون کی

یار رومی مطرب باران ہی ہم صل علی
واہ کیا دہوم سی آئی ہی گھٹا ساون کی

خیال اوس رخ کا یون ہوتی دل دیوانہ آتا ہی
کہ جیسی شمع پر پروانہ بیباکانہ آتا ہے

تصور مین جما ہی ای صنم ہیاں تک ترا نقشہ
جو مسجد کو بھی دیکھون ہون نظر بتخانہ آتا ہی

رسوائی دلکو ہو کیسی تری زلف پریشانی سی
کہ اوس شامت کی ماری کو فقط الجھانا آتا ہی

تیری نقش قدم پر ناصیہ فرسائی کی بسی
پہ ندا اوسکو کہان پہر افسر شاہانہ آتا ہے

یہ تعبیر اوسکی ہی شاید شراب وصل حاصل ہو
کہ پیشب سی ہمارے خواب مین میخانہ آتا ہے

گھر باندہی ہوی ابر کرم ہی جوش رحمت پر
کہ ساقی میری جانی کو لیی پیمانہ آتا ہے

جو دیکھا تیری ازخود رفتہ کو خلقت پکار اوٹھی
وہی وحشی وہی خبطی وہی دیوانہ آتا ہے

میری اشعار سنکر بولی وہ کیا رند مشرب ہو
تمہاری ہر سخن مین یک مزا رندانہ آتا ہی

نگاہ مست نی صل علی یہ کیا کیا جادو
کہ لب پر نالہ بھی آتا ہی تو مستانہ آتا ہی

کس شب کو جان پر میری نازل بلا نہ تھی
کس روز دلپہ ہجر کی آفت بپا نہ تھی

ای روح کس لیی ہی تجھی غیر پر نظر
کیا پہلی گفتگو تیری قالوبلا نہ تھی

کیا کعبہ کیا صنم کدہ کیا دیر کلیسا
تھی کون سی جگہہ جہان شان خدا نہ تھی

ہوتا اگر فنا تو نہ رہتا فنا کا خوف
غافل فنا مین کیا تجھی حاصل بقا نہ تھی

گذرا جو کوچہ سی تری وہ جانسی گیا
پہلی تیری گلی تو صنم کربلا نہ تھی

کیون معتقد ہوا ہی خم می کا تو بھلا
زاہد یہ دخت رز تو کبھی پارسا نہ تھی

برباد کردیا میرے مشت غبار کو
کیا خاک اوسکی کوچہ کی لائق صبا نہ تھی

بخت سیہ سی پہونچی نہ باب قبول تک
ورنہ زبان پر میری کس دن دعا نہ تھی

کرتا خدا کو یاد تو کیون بیڑا ڈوبتا
شاید کہ ناخدا تجھی یاد خدا نہ تھی

رنگ حنا کو پاؤنسی کسطرح لی اوڑی
قابو کی ہاتھہ کی تیری وزد حنا نہ تھی

جور و جفائیں نئی اب سیکھتا ہے وہ | عادت تو اوس صنم کی کبھی پر جفا نہ تھی

دل ہم کو دی دیا تھا وفادار جان کر
صل علی کی اور تو کوئی خطا نہ تھی

غم میں تری عمر بسر ہو گئے | سخت ستم تھی کہ وہ سر ہو گئے
اشک تو روکی سی بھی رکتی نہیں | چشم کو یہ کسکی نظر ہو گئے
ظلمت عصیاں میں ہوی مو سفید | رات رہی اور سحر ہو گئے
پھر نہیں ہوینگی وفا ہو معاف | اتنو یہ تقصیر مگر ہو گئے
یاد کیا یار نے ہچکی سے لگے | دل کو بھلا کیسے خبر ہو گئے
رات کٹی یاد میں اوس زلف کے | رخ کے تصور میں سحر ہو گئے
رخ پہ ترے زلف معنبر کھلی | جمع یہ کیوں شام و سحر ہو گئے
زلف تو مشہور ہوی شام تک | شہرہ آفاق کمر ہو گئے
اور نزاکت کا تو کیا ہو بیان | بال سے باریک کمر ہو گئے
آگئی جان اس تن بیجان میں | آنکھ اوسکی جو خبر ہو گئے
یار کا ملنا نہ میسر ہوا | عمر جو کچھ تھی سو بسر ہو گئے
کل سے جو بیکل ہے صنم کا مزاج | عشق کی تاثیر مگر ہو گئے

لطف ہی کیا زیست کا صل علی
بزم تو سب زیر و زبر ہو گئے

گرچہ خودی اپنی فنا ہو گئے | بعد فنا مجھکو بقا ہو گئے
کرکے جو وعدہ بھی نہ آیا صنم | مانع وصل اوسکو حیا ہو گئے
ظلم و ستم اسقدر اوسنی کیے | مجھکو مساوات جفا ہو گئے
پھر خدا اتنو صنم کر معاف | دل جو دیا ہمنے خطا ہو گئے
کھینچ کی لی آئی اوسی میرے گھر | آہ بھی اب خوب رسا ہو گئے
نعش پہ آیا وہ میری بیوفا | مد نظر اتنو وفا ہو گئے

حکمت کا گل سے معطر ہوے
لو چمن میں اوسکے جو [illegible] ہو گئے

جب سے ہوا عشق کا بیمار مین
مجھکو حقیقت [illegible] ہو گئے

ہجر کی صدمونسی گیا چھوٹ مین
موت بھی اب مجھکو تمنا ہو گئے

سیر چمن کو جو گیا رشک گل
گل کی بھی اب بیاک قضیا ہو گئے

وصل مین بھی ہجر ہی اصل [illegible]
عشق کی تاثیر یہ کیا ہو گئے

عمر بھر جسکی تمنا میں پریشان رہے
وہ تو دل میں رہا ہم [illegible] حیران رہے

عمر آخر ہوئی پر وصل میسر نہ ہوا
نادم والپین [illegible] ارمان رہے

باغبان قبر میرے گل و نرگس بونا
نرگس میں چشم کا گشتہ ہیں پیمان رہے

قیس سی آبلہ پائیکا فسانہ کہنا
تجھکو گر یوں زبان خار بیابان رہے

اونکو ترغیب رقیبون نی کچھ ایسی کی ہے
عاشقوں کی وہ سدا دشمن جان رہے

کبھی غازہ کبھی سرمہ کبھی مسی ملنا
رات بھر قتل کی تدبیر [illegible] رہے

فکر عاشق کو تری ہی تو فقط اب یہ ہے
قتل کی بعد بھی اپکو ارمان رہے

ہوئین سرگوشیاں عشاق سی جسدم اوسکے
جو کہ اغیار تھے وہ [illegible] پریشان رہے

ہی دعا اصل علی کی تیری حق مین ہر نفس
روز افزون تری شوکت رہی او ذیشان رہے

لب دریا ہون پانیکو پھرتا ہون بھٹکا برسون سے
ہی وصل اور ہجر کیون باہم ہی کھٹکا برسون سے

وصال یار مین رہتا ہی صدمہ ہجر کا ہمکو
اسی روز سیہ کا ہمان کو ہی کھٹکا ہی برسون سے

وہ گھونگٹ ہمسی گو رکھتا ہی ہمکو دیکھتا ہی
دل و جان سی فدا ہون میں اوسی گھونگٹ کا برسون سے

کیا ہی ہمنی جہرٹ اور قفرو کا اشارہ ہی
تصدق اور قربان ہون اوسی جہرٹ کا برسون سے

مجھی رٹ لگ رہی ہی یار ہر دم تیری ملنی کی
ہوا ہون میں تو سودائی صنم اس رٹ کا برسون سے

وہ دلمین گو کھٹکتا ہی ولی ظاہر جھٹکتا ہی
وہ ہی پاس او نہیں [illegible] رہی ہی جھٹکا برسون سے

دل وحشی بھی میرا کا گل خمدار مین اوبھا
وہی پیچ آپڑا آخر نہا جسکا کھٹکا برسون سے

دبا کر غیر کو پہلو مین وہ کیونکر مٹکتا ہے
میری تو سامنے ظالم نہین وہ مٹکا برسون سے

تم ایسی پہندہ مین اولجھی ہو اب ہرگز نہ سلجھوگی
وہی ہے پیچ آ پڑا آخر تمہا جسکا کھٹکا برسون سے

بہت تمنے ہلایا پر وہ آخر لی اوڑا تمکو
کہ تہا اوسکا ارادہ دہلی اور میرٹ کا برسون سے

نہین ہے ناک منہ پر کس لیے بدبو سے نفرت ہو
تعفن سونگہنے جاتی ہو تم مرگہٹ کا برسون سے

یہ ہم مدت سے جانی تہی کہ آخر پہر کے ٹہلیگا
پہرا جاتا ہے تہا یہ پاپ کا تو مٹکا برسون سے

نمانا ایک بہی تمنے جتایا بارہا ہمنے
چلی تم چال اپنی ہمنے گو سر پٹکا برسون سے

چھٹنا عیب کر کی کھیل لڑکونکا نہین نادان
یہی صل علی سمجھا رہا تہا لٹکا برسون سے

زلف پر اوسکی کسقدر بل ہے
یار کی بال بال مین چھل ہے

زلف پرخم کا کیسی بل نکلے
پنجۂ شانہ پہلی ہی شل ہے

ایک جہگڑا ہی زلف مین دل مین
خط کی آنی یہ قصہ فیصل ہے

رنگ لایا ہی میرا بخت سیاہ
اونکو مدنظر جو کاجل ہے

گاہ دل مین ہی گاہ آنکھو مین
اشک خونی بڑا اپچپل ہے

اشک کی میری ہی یہ طغیانی
کوی جانا نہین روز دلدل ہے

مین ہی بیکل نہین ہون صل علی
جسنے دیکھا ہی اوسکو بیکل ہے

چمن مین دہوم ہی کس گلبدن کی آج آنیکی
بجاتی ہی جو شبنم اب نفیری شادیانیکی

کیا ہی آج عزم اوس گلبدن نی سیر گلشن کا
گلونکو کیا جگہہ باقی رہیگی منہ دکھانیکی

چڑہائی تیوری کیون گل سی بلبل نی گلستان مین
چمن مین ہی خبر کس رشک گل کی آج آنیکی

جو قمری دیکہہ لیگی اوس قدر رشک صنوبر کو
نہین پہر عمر بہر وہ سرو کی سوگند کہانیکی

اوسیکی حسن کا جلوہ ہر اک گلمین نمایان ہے
کہ یہان جو شکل ہی صورت ہی وہ آئینہ خانیکی

تو ہی اس اپنی ناوک خوردہ سی ہی بیخبر ورنہ
خبر رکھتی ہین سب ناوک فگن اپنی نشانیکی

اگر جانان کی جانیکی خبر کچھ بہی سناوگی
نہین تا حشر پہر میری بدن مین جان آنیکی

خبر آنیکی کس آرام جان و دل کی آئی ہے
کہ ٹھہرائی بدن سی جان لی استقبال جانیکی

ہوا ہی ہوش ہون ایسا مین کچھہ اپنی جانان کے
نہ کچھہ ہی ہوش آنیکا خبر ہی کچھہ نہ جانیکی

پیا کرتا ہون مین خون جگر کہاتا ہون لخت دل
نہ کچھہ تشنہ ہون پانی کا نہ کچھہ خواہش ہی کہانیکی

بچھاؤ فرش رہ صل علی تم اپنی آنکھوں سی
خبر ہی اوس صنم کی آج کچھہ تشریف لانیکی

دلکو اب عشق کا آزار ہوا چاہتا ہی
دام کاکل مین گرفتار ہوا چاہتا ہی

جان کا بہی نہین اپنی اسی کچھہ خوف و خطر
اوسپہ مفتون یہ دل زار ہوا چاہتا ہی

دل زاہد مین ہوا عشق صنم کا پیدا
ڈورا تسبیح کا زنار ہوا چاہتا ہی

میری افسانہ جنونکی وہ سنا کرتی ہین
کیا اوس عیار کو پھر پیار ہوا چاہتا ہی

اتنو ہر وقت صنم رہتا ہی شمشیر بدست
کیا وہ دلدار ستمگار ہوا چاہتا ہی

دلربائی ہین تو وہ لطف و کرم رکھتا تھا
لیکی دل اتنو وہ بیزار ہوا چاہتا ہی

ہمسی چھپ چھپ کی وہ سرگوشی کیا کرتی ہین
رازدار اب کوئی اغیار ہوا چاہتا ہی

یار کی ہو گئی جو صل علی تلخیہ کلام
مہربان پھر وہ دل آزار ہوا چاہتا ہی

دل ہاتھہ سی اِی جانان بس جاتا ہی بہتر ہے
جانان نی کہا دل کا آجانا ہی بہتر ہے

جلتا ہون شب و روز مین فرقت مین صنم کی
پھر کیسی بھلا ہمنی پروانہ ہی بہتر ہے

غم کھاتا ہی دن رات میری دلکو جگر کو
اب عشق مین ہمکو بھی غم کہانا ہی بہتر ہے

اِی غنچہ دہن کھولدو اب تم بہی لبونکو
اس عقدۂ مشکل کا کہل جانا ہی بہتر ہے

دل اپنا جو پہلو مین کہنی مین نہوا اپنے
بس ایسی تو اپنی سی بیگانہ ہی بہتر ہے

جانا تیرا آنا یہان دشوار ہوا پیارے
جانسی تیری فرقت مین اب جانا ہی بہتر ہے

اِی صل علی چلدو تم دشت نوردی کو
اب اس دل وحشی کا بہلانا ہی بہتر ہے

ہر چند رہا دیدۂ تر کو مین سنبھالی
جاری ہوئی چشمو سی مری اشکونکی نالی

یہہ دعا بھی [illegible] ہی [illegible]

ترقی عشق میں عمری یہ یدی [illegible] ہوتی
عرق الدم میں سبھی کوہ و بیابان ہونگی

نہ وہ غازہ نہ وہ کاجل نہ وہ مسی لب پر
شاید اب قتل کی کچھہ اور ہی سامان ہونگی

گریہ ہی دشت نوردی رہی فرقت میں اگر
آبلہ پا میری اور خار مغیلان ہونگی

گر لیا توںی سبق عشق کی مکتب میں ابھی
ساتھہ پھر لی سب طفل دبستان ہونگی

چشم بد دور میرا ہی وہ صنم اصل علی
بت کبھی دیکھین کی اگر وہ سکو مسلمان ہونگی

زہی عز و جلال و شوکت آن شیر یزدانی
علاؤ الدین علی احمد شہ اقلیم ع[illegible]

رموز لی مع اللہ بود موزون بر وجود او
کہ ابجر انگشت از و آتش بھر سو فیہ

ظہور جلوۂ الفقر فخر بر تن پاکش
زنشان او نمایان بود ہر قول

فروغ کنت کنزا از دل پر نور او روشن
شہ ہر دو سرا مشکل کشای رمز حقانی

زبانش سر حق گویان ز رویش نور حق تابان
دلش معمور از وحدت در دریای عرفانی

نہ تخم حب دنیا بود ہرگز در دل پاکش
ظہور سر مخفی کاشف اسرار پنہانی

فقیر بینوا اصل علی مسکین و بیکس را
علاؤ الدین علی احمد عطا کن فیض روحانی

کرتی ہی عاشق کو رسوا آشنائی آپکی
بس ملا دیتی ہی مٹی میں دکھائی آپکی

جا بجا شہرت ہی اسکی ہر طرف مشہور ہے
ای صنم میری وفا اور بیوفائی آپکی

عہد و پیمان ہمسی ہو غیر و نسی ہو بوس و کنار
بیوفا بس دیکھہ لی وعدہ وفائی آپکی

دل کو بھی لیکر صنم کچھہ تمنی دلداری کی
دل ہی دیکر دیکھہ لی بس دلربائی آپکی

دیکھہ آئینہ کو کہتی ہو کوئی مجھسا نہین
ای صنم اچھی نہین یہ خود نمائی آپکی

جسنی دیکھا آپکا سینہ ہوا وہ سینہ چاک
ہی وہ بیکل جسنی دیکھی ہی کلائی آپکی

بلبلی ہین سب رقیب اور عذر کرتا ہی صنم
واہ واہ اصل علی اچھو بن آئی آپکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحصیل علی لقب سی وہ ہمکو شراب ہو ـ [illegible] سی ایسے کہ مشتاق رسالت مآب ہو
جسمین صفت ہو منتشر باد شمر ـ [illegible] سی جسکی دل پیر عرفان مآب ہو
مسلوب جس سی لغو ہو تاثیر جس سی دُر ـ حس [illegible] وہ عکس روی رسالت مآب ہو
لگ جای اک عکس سی اوسکی بجام می ـ یا آفتاب آئینۂ آفتاب ہو
تکرار سی ہو لفظ ہنیا کلام خضر ـ اور میری منہ مین نص لشی عجاب ہو
ہو اوسکی چشم مست سی کیونکر نہ مست دل ـ پھر کیون نہ اشک ریز چو جام شراب ہو
جسکی نگاہ مست سی مستی ہو وقف ذوق ـ مخمور جسکی چشم سی محو خراب ہو
جس سی دہان خضر و مسیحا ز راہ شوق ـ ذوق خیال آب دہن سی پر آب ہو
عظمت سی جسکی پشت خمیدہ ہی آسمان ـ اور جسکی در پہ کاسہ لیی ماہتاب ہو
جاری ہی جسکی دیدۂ عشاق سی مدام ـ طوفان کہ جسکی دیکھنی سی سینہ آب ہو
جس ذات پاک پر ہو نزول کلام پاک ـ تصدیق جسکی دعوی کی حق کی کتاب ہو
فردوس و عرش و لوح بنی جسکی نور سی ـ لولاک جسکی شان مین حق سی خطاب ہو
جسکی بیان سیر ہی اسری بعبدہ ـ جسکا براق برق سماء شتاب ہو
جسکا کہ لامکان ہو مکان اور عرش فرش ـ دیدار حق کا جسکو ہوا بیحجاب ہو
مازاغ جسکی چشم تکحل کا کحل ہو ـ جس سر پہ چتر دار ہمیشہ سحاب ہو
جسکی خرام ناز سی پامال ہو فلک ـ اور ماہ نو رکاب ہو یا ہم رکاب ہو
وہ نور جسکی جلوہ سی خورشید مستفیض ـ وہ بحر فیض جسکا فلک اک حباب ہو
کالشمس فی النہار ہو والشمس وصف رخ ـ واللیل شرح کاکل پر پیچ و تاب ہو
جب انکا یا عیننا ہو خطاب حق ـ پھر کسطرح نہ خلق مین وہ انتخاب ہو

اکملت لکم کا کہ ہوا ہو حکم جسے ۔ اتممت نعمتی کا وہ جسکو خطاب ہو
یعطیک ربک جس حق نی کیا خطاب ۔ سب خلق مین نہ کیون وہ بھلا لاجواب ہو
شق القمر نمونہ ہو جسکی کمال کا ۔ دو ٹکڑی جسکی حکم سے یہ ماہتاب ہو
قرص قمر کو کردیا اعجاز سی دو نیم ۔ دو چار اوس سی تا نہ کبھی ماہتاب ہو
مکھی کا بھی گذر نہو سایہ کا ذکر کیا ۔ جسکا کہ عرق بہتر از عرق گلاب ہو
ایسا عرق ہی عارض انور کا دائما ۔ جس سی عرق فگن زخجالت گلاب ہو
حیرت ہی کس طرح عرق افشان ہو جبین ۔ شبنم کہان عیان برخ آفتاب ہو
خیر الانام جسکو کہی کافۂ انام ۔ جسکا لقب جہانمین رسالت مآب ہو
ہون وہ صفت جسکی باطنی تشریح سی عیان ۔ مداح جسکا رب ہو وہ ایسی جناب ہو
اور ہمکو انکو کا بھی ہو حکم اسلیے ۔ ایسا وسیلہ اور کسی دستیاب ہو
ہی وہ محمد عربی فخر کائنات ۔ نام اوسکا سبد سر ایک کتاب ہو
کیونکہ نہ ہمکو عشق ہو اوسکا ملا حساب ۔ اول جو سب سی شافع یوم الحساب ہو
تعظیم جسکی دلمین ہو شان رسول کی ۔ درگاہ مین خدا کی وہی باریاب ہو
اخلاص و عشق و عظمت و شان رسول کی ۔ آباد یا خدا دل خانہ خراب ہو
حضرت کی یہ کمال ہین ہی تجھمین کیا کمال ۔ انصاف سی اگر کہون تجھکو حجاب ہو
تو کون سی کمال مین حضرت کی مثل ہے ۔ واعظ نہو کہین تیری عقبی خراب ہو
ظلمت نمونہ ہی تیری قلب سیاہ کا ۔ دل مثل آفتاب بھلا کس حساب ہو
کچھ بھی نہین ہی روشنی دلکو تری شقی ۔ تو ہمسری کی دعوی تائب شتاب ہو
تعظیم سی نبی کی جو منکر ہو واعظا ۔ اوسپر خدا کرے کہ خدا کا عذاب ہو
او مثلکم ضرور ہے حکم خدا مگر ۔ سمجھی وہ جو کہ عقل سے فیضیاب ہو
ہی عقل وہ جو رحمت حق سی ہو فیضیاب ۔ ورنہ جو عقل شر ہو تو بیحد خراب ہو
بندہ سی جو کمال خدا ہوتی تھی عیان ۔ کہکر خدا اوسی تو نہ ہرگز خراب ہو
تھا اسلئی یہ حکم خدا ورنہ کیا کوئی ۔ ہو مثل آپ کی یہ بھلا کسکی تاب ہو

گر متکلم کی دعوی سی تو بھی بشر ہوا ... بو جہل کا تو مثل بلا ارتیاب ہو
ہین وہ بھی تو بشر کہ جو ہین ہم اضل ہوی ... بل ہم اضل ہووی تو ہر گز خراب ہو
بھنگی چمار بھی ہین بشر تجھسی اے خبیث ... پھر کسطرح سی آپ فضیلت مآب ہو
بھنگی اگر کہی کہ بشر ہین ہی تجھسا ہون ... غصہ مین ایسا آوی تہ پھر تجھکو تاب ہو
تجھکو اگر چمار کہی تو بھی تجھسا ہے ... چون کاکل بتان تجھی صد پیچ تاب ہو
توہین سی تو اپنی فقط ہی تو ہی خراب ... توہین سی نبی کی تو عقبی خراب ہو
توہین اوس جناب کی ہی تجھکو کیون پسند ... محبوب رب ہو جو کہ رسالت مآب ہو
واعظ انانیت نہین لازم خدا سی ڈر ... ابلیس کا شریک نہ تو فی الخطاب ہو
کبر و غرور عجب و ریا سخت عیب ہین ... شیطان کی طرح سی نہ اب تو خراب ہو
چھوٹی سی منہ سی بات بڑی کرنی ہی ذلیل ... ذلت کی بات جو کہی ذلت مآب ہو
خلقت ہین گر خدا کی مساوات ہون سبھی ... دیکھو تو فرق خار سی کیونکر گلاب ہو
واعظ نکچھہ بھی فرق ہو گر خاص و عام ہین ... فضلنا بعض کا سبھی مضمون خراب ہے
پیشاب اور گلاب مین ہی فرق واعظا ... دونون کو گرچہ آب بھی فرمانی آب ہو
جنسیت اور شی ہی تمیز ہی اور شی ... پیشاب کب بذوق تجھی مثل آب ہو
خنزیر اور بکری بھی مخلوق اوسکی ہین ... گر ایکسان کہی کوئی اوسکو عذاب ہو
بچ ہینگ سیر پیاز کو گندگ کی تیل کو ... سونگھی جو کوئی اوسکی طبیعت خراب ہے
کافور عنبر اشہب و مشک اور زعفران ... خوشبو یہ انکی صل علی کا خطاب ہو
مخلوق ہین سبھی ولی رتبہ مین فرق ہے ... ہم مثل ایک دوسری کی کس حساب ہو
گو شکل آدمی کی ہی تو آدمی نہین ... ہی آدمی وہ عقل سی جو فیضیاب ہو
حضرت کی وصف کا نہین ہوسکتا کچھ بیان ... ہو کسطرح جو خارج از حد حساب ہو
اوصاف تیری گر کہون کچھ تجھسی واعظا ... اوصاف اپنی سنکی تجھی پیچ و تاب ہو
کبر و غرور و کینہ ریا تجھمین کیا نہین ... تم تو اسی صفت کی فضیلت مآب ہو
غیبت فریب بغض و حسد کرنی ہو مدام ... ناصح ہو اورکی لیی اور خود خراب ہو

تجھ مین تو یہ قباحتین ظاہر ہین واعظا ۔ تب بھی زبان خلق پہ عالی جناب ہو
ثمرہ ملیگا اسکا بھی تجھکو یقین ہے ۔ روز حساب پیش جو تیرا حساب ہو
شیطان سے تو زیادہ نہین علم و فضل مین ۔ کس کام کا وہ علم جو آخر خراب ہو
مومن تو جب کہون تجھے ہو خاتمہ بخیر ۔ ہنگام نزع دیکھئے کیونکر حساب ہو
القصہ مختصر یہ خلق پر ہے فوق ۔ جو خاکپا نبی کا ہو عالی جناب ہو
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ۔ جسکی کہ شان مین یہ ازل سے حساب ہو
گستاخ بے ادب ہو اوسکی جناب مین ۔ واعظ خدا کرے تیرا خانہ خراب ہو
گستاخ بے ادب ہو جو حضرت کی شان مین ۔ مردود ہے اگرچہ فضیلت مآب ہو
توہین پر نبی کی جو رغبت دلاتے ہے ۔ یارب نزول قہر کا اوسپر شتاب ہو
ایسے کی ہمسری تو ہے اسلام سے بعید ۔ ختم رسل رسولون مین جو انتخاب ہو
دعوی تو ہمسری کا کرے اوسکی شان مین ۔ قدرت خدا سے خلق مین جو لاجواب ہو
اوس نور خدا کو تو سمجھے ہے آپ سا ۔ تجھ پر خدا کی مار خدا کا عذاب ہو
دنیا مین تو ذلیل ہو رسوا خراب حال ۔ روز حساب تجھکو سزا بیحساب ہو
اوسپر نزول قہر خدا کا رہے مدام ۔ گستاخ جو بشان رسالت مآب ہو
محبوب حق کی شان مین جو بے ادب ہوا ۔ نازل خدا کا اوسپر نہ کیون پھر عذاب ہو
گستاخ جو کوئی کہ ہو حضرت کی شان مین ۔ دارین مین ذلیل و رسوا خراب ہو
لاثانی یا نبی تمہین اللہ نے کیا ۔ مخلوق مین خدا کی تمہین لاجواب ہو
ثانی نہ جسکا سایہ ہوا اور کیا کہون ۔ گر تجھ سے کہون تو دل تیرا جلکر کباب ہو
حکم خدا ہے نام نہ لو آپ کا فقط ۔ صلوۃ کا نہ ساتھ کے جب تک خطاب ہو
تعظیم اوسکی جب کرے خالق یہان تلک ۔ اوسکی جو ہمسری کرے اوسپر عذاب ہو
مد نظر خدا کو بھی تعظیم جسکی ہو ۔ جو آپ سا کہے اوسے اوسپر عذاب ہو
دعوی تو ہمسری کا کرے اوسکی شان مین ۔ فخر رسل ہو خلق مین جو لاجواب ہو
بیزار ہے رسول خدا تجھسے یا شقی ۔ نازل بلا ہو تجھپہ خدا کا عذاب ہو

محروم تو رہی گا شفاعت سی روز حشر — محسوب اشقیا مین بروز حساب ہو
جو ہی شریف کی بھی نہ تعظیم جس کو ہو — ہاں سیہ کا گور مین اس کو عذاب ہو
تعظیم جسکو اوسکی ہو رحمت خدا کی ہو — گستاخ بی ادب سدا اوسپہ عذاب ہو
رحمت خدا کی اوسپہ ہو جو باادب رہی — ازرل ہو یا شریف ہو یا شیخ و شاب ہو
پڑہتا رہی درود جو حضرت پہ روز و شب — رحمت سی تو خدا کی وہی فیضیاب ہو
ہر لحظہ ہون درود و سلام اوسپہ بیشمار — محشر مین شفیع بروز حساب ہو
برکت بھی فیضیاب ہی قدمون سی آپکی — محبوب رب ہو آپ ہی برکت مآب ہو

انکھون مین ڈالی صل علی یا رسول پاک
کوچہ کی خاک تیری اگر دستیاب ہو

گستاخ بی ادب کا تو اب حال ہو چکا — مت بی ادب ہو تاکہ نہ عقبیٰ خراب ہو
جو بد عقیدہ ہین اونکا بھی حال زبون سنو — تا سنکی دور تیرا یہ غفلت کا خواب ہو

قطعہ

تعظیم اور ادب سی جو تو فیضیاب ہو — تعظیم ایسی کر کہ جو کچھہ کامیاب ہو
لا تعتدوا کو سنکی تو رہ ثابت القدم — بڑہکر نہ انتہاء ادب سے خراب ہو
حد ادب سی جو بڑہا ہی وہ بہی بی ادب — جو بی ادب ہوا اوسپہ خدا کا عتاب ہو
مخلوق خدا مین افضل و اعلی ہی وہ رسول — افضل وہ ہی ہی اونکا کہ جو پاتراب ہو
سب خلق پر ہی فوق اوسی پر خدا نہین — کوئی کہی تو قہر خدا سی خراب ہو
حضرت نی اپنی آپکو مخلوق خدا کہا — جائز خدا کا کہنا اوسی کس حساب ہو
فرمایا انی عبدہ حضرت نی آپ کو — پھر کس طرح سی اونکو خدا کا خطاب ہو
واعظ خدا سی ڈر وہ خدا کسطرح ہوئے — اوحی کی ساتہہ عبدہٖ جب خطاب ہو
جب فرق لا الہ کا ثابت ہی الا سے — حادث کو تو قدیم نہ کہکر خراب ہو
ہی علم غیب خاص خدا کی لیی ضرور — جو اور کو کہی یہ بھلا کسکی تاب ہو
ہی وہم سی بہی پاک منزہ ہی اسقدر — محدود کب ہو یہ بھلا کیونکر حساب ہو

بندہ کو جو خدا کہی اوسپہ خدا کی مار — واعظ تو اس عقیدہ سی تائب شتاب ہو

ممکن نہیں کہ بندہ خدا ہو خدا ہو عبد — ممکن اگر کہی کوئی اوسکو عذاب ہو

اپنا سا جو کہی کوئی اوس پاک کی خدا — دونوں کا حال قہر خدا سی خراب ہو

بندہ کو بندہ اور خدا کو کہی خدا — دین محمدی مین وہی کامیاب ہو

دین محمدی مین ادب کا ہی ہی کمال — جو بی ادب ہو اوہ الٰہی خراب ہو

واجب ہی ماں کو باپ کی دختر کو نور چشم — دختر نہ محو فرحت جوش شباب ہو

ہی فرض عین حفظ مراتب رہے بجا — اچھی کو سیخ بھی رہی اچھا کباب ہو

بجا کفر اگر ادب نہیں لاؤ کوئی دلیل — گر کچھ نہیں دلیل تو تم لاجواب ہو

ہو خاتمہ بخیر الٰہی ادب کی ساتھ — جو بی ادب ہو وہ الٰہی خراب ہو

محشر کی جو شفیع ہی یارب بروز حشر
اصل علی کی ہاتھ مین اوسکی رکاب ہو

قطعہ اختتام تاریخ

اصل علی کی عرض یہ خدمتین اونکی ہے — ذی شیب یا کہ صاحب جوش شباب ہو

کر کی قلم قلم کو یہ ہاتف نی لکھدیا — جو بی ادب ہو قہر سی رب کی خراب ہو

۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ دیگر

یہ دعا ورد زبان ہر دم رہی ہی اپنی — یا خدا اصل علی کو بھی ہو دیدار رسول

اوسکو نعمت نہیں بہتر دو رکرو رحمت کا [?] — کیونکہ ہی تو یہ قصیدہ گل گلزار رسول

۱۲۹۰ھ

قصیدہ مدحیہ

صاحب علی وہ کیا ہی فضیلت مآب ہے / یعنی سپہر فضل کا وہ آفتاب ہے
فاضل اجل ہی نائب ختم رسل ہی وہ / افلاک علم کا وہ گویا ماہتاب ہے
سرچشمہ فیوض ہی فیض الحسن ہی نام / اہل کمال مین وہ غرض لاجواب ہے
علامہ دہر مفتخر العصر اہل فضل / سب فاضلونمین بھی وہ [illegible] انتخاب ہے
معقول اوسکی سامنی معقول ہو گئی / منقول مین بھی وہ تو بہت کامیاب ہے
[illegible] وہ کلام الٰہی کا [illegible] / سینہ مین درج اوسکی خدا کی کتاب ہے
[illegible] کی بھی اوسکو [illegible] ہوئی نصیب / حاجی ہی اوسکا جو کوئی خانہ خراب ہے
[illegible] صوفی و صافی و اہل دل / دن رات پیتا عشق خدا کی شراب ہے
اہل ریا سی قطع تعلق ہوا او سے / اہل خدا سے اوسکو ہی اقتراب ہے
اہل دغل کو بزم مین اوسکی نہ دخل ہی / اہل غرور سی تو اوسی اقتضاب ہے
ہی راست باز بلکہ ہی با صدق و با صفا / خلق عظیم کا تو اوسی اکتساب ہے
ہی اوسکی اقتدا سی بھلا کسکو انحراف / پیر و اوسی کا ہی جو کوئی شیخ و شاب ہے
نازک خیال طبع رسا فہم ہی [illegible] ذکا / فیاضی اوسکی فیض سی کچھ فیضیاب ہے
دانا عقیل صاحب تدبیر ایسا ہے / شہرت ہی یہ کہ اوسکی خطا بھی صواب ہے
سب خاص و عام فیض سی اوسکی ہین فیضیاب / مرد ضعیف یا کہ وہ اہل شباب ہے
حکمت کا وصف اوسکی بیان کوئی کیا کرے / بقراط کی بھی خشک دہن کا لعاب ہے
کھولی جو اوسکی سامنی منہ آدمی نہین / بولی جو اوسکی سامنی وہ تو غراب ہے
لب بند منطقی کی ہوی اوسکی روبرو / دم ماری اوسکی سامنی یہ کسکی تاب ہے
مصروف صرف مین ہی وہ محو نحو مین / اہل ریاضی سامنی اوسکی حباب ہے
اور ہیئت ہندسہ جو ہی اک کھیل ہی اوسکا / حکمت الٰہی ایسی کسی دستیاب ہے
اوسکی دلاوری کا بیان ہوسکی ہی کیا / گر شیر نر ہی سامنی اوسکی ذباب ہے
ہی [illegible] چشمہ آب حیات کا / وہ کون ہی جو اوس سی نہین فیضیاب ہے

ہی فیضیاب فیض کہ جو فیض سی ہیان ہی اہل ذوق ذوق کا وہ ہمرکاب ہے

اب آرزو ہی فیض سی اصلاح کی ہمین معنی ہین خوب گو کہ عبارت خراب ہے

اہل سخن ہین فخر تھوا اوسکو کس طرح جو کوئی اوسکی فیض سی کچھہ فیضیاب ہے

حصل علی بھی فیض سی ہی اوسکی فیضیاب

سب شاگرون مین اسلئی وہ لاجواب ہے

فغان چمن

چمن مین جو آمد ہی باد خزان کی — کہان گل کہان بلبل نعرہ زن ہی
اوڑا سر جو بلبل کا صیاد بولا — ہوا آہ کیا اب فغان چمن ہی

۱۲۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازازل تا بہ ابد ذات کو اوسکی ہی قیام — ماسوا کو ہی فنا بس یہ فنا کا ہی مقام
جلوہ خورشید کا رہتا ہی فلک پر ہر روز — روشنی اوسکی بھی ہو جاتی ہی شب کو تمام
بزم عشرت بھی نہین رنج و تعب سی خالی — شیشہ کو ہچکیان ہین جام کو گردش ہی مدام
جام گو بادہ عشرت سی بھرا رہتا ہے — خالی ہی چین سی گردش مین رہی ہی وہ مدام
گردش چرخ سی سرگرم فغان ہی مینا — کرتا میخانہ مین ہی شام و سحر گردش جام
انقلاب فلک اظہر ہی من الشمس یہان — صبح ہوتی ہی کبھی اور کبھی ہوتی ہی شام
گل فغان کا اشارہ یہ ہی کرتا ہی ندا — جز خدا کوئی بھی باقی نہین رہنی کا مدام
تھا وہ گلزار چمن اوسمین تھی کوٹھی دلچسپ — چاہتا تھا جو کوئی کرتا اوسمین وہ قیام
یہ شفا خانہ کی تھی پاس سہارنپور مین — پاتی تھی خلق خدا اوسمین بہت سا آرام
کوٹھی گو نام کو تھی تھا وہ فقیری تکیہ — روک ٹوک اوسمین نہ تھی وہ تو تھی اک فیض عام
نام میرا تھا فقط کام مین مخلوق کی تھی — ٹھہرتا جو کوئی پاتا وہ نہایت آرام
خاص کوچہ نہ تھا تھی بر سر سڑک اعظم — راستہ خاص نہ تھا تھا وہ گذرگاہ عوام
آتی جاتی تھی سبھی خلق اوسی رستی سے — راستہ کیا تھا گذرگاہ تھا وہ خاص و عوام
واہ جوبن پہ یہ آئی ہی خزان کی جو بہار — نہ صراحی رہی شبو کی نہ نرگس کا جام
آئی جب باد خزان دمین یہ عالم کی تغیر — نام کو بھی نہ رہی باغ کا اور کوٹھی کا نام

سال اعداد [illegible]
۱ ۳ ۲ ۳ ۲۰ ۱ ۲۰ ۴۰۰ ۱۰ ۲۰ ۵۰ ۶۰۰ ۱ ۶ ۱

۱۰ یہ شفاخانہ کی شامل ہو کہ تا وسعت ہو
اوسکی بالا کو ملی کوئی زمین یا کچھ دام

۱ اک سفالہ گلی تہی وہ تو کہان تک رہتی
جب نہ ہمت پڑی تہا اور نہ جمعیت کا جام

۸ حیف تہا ایسی جگہہ بیوجہ ہوئی برباد
جس جگہہ سی کہ خلائق کو ہوا آرام تمام

۲۰ کیا بہر کار ہین آئی وہ تعجب یہ ہے
نہ عوض اوسکا ملی اور نہ ملی اوسکی دام

۵ ہمکو تو شہر سی الفت تہی اسی کی باعث
نہ رہا جب وہ سبب رہگیا کیا شہر سی کام

۵ ہمکو کیا رہگیا اب کام سہارنپور سے
چہوڑا جب گانو تو اوسکا نہین لینی پیغام

۸ حاکمون کا جو ہی حاکم تہا اوسی کو منظور
ضبط بیوجہ کرین اوسکو بظاہر حکام

۶ ورنہ طاقت تہی کسی اور کسی قدرت تہے
اوسکی لینی کا بہی لیتا نہ ہی کوئی نام

۱۰ یہ مقدر ہی تہا جو ہو سکا ہوا ہے یہ ظہور
ورنہ کیا دخل تہا اپنی کا کوئی دیتا پیغام

۳ جیسی وہ چاہی تو حاکم کو وہ لکہوا ب بہی
دست قدرت مین اوسی کی ہی ہر اک دلکی مرام

۱ اوسکی بس مین ہین دل حکام کہی ہی ہر لحظہ
منقلب قلب کو کرنا تو اوسیکا ہی کام

۳ جو وہ چاہی تو شفاخانہ بہی اوس جا نہ ہی
ہو یہ تجویز شفاخانہ ہی اور مقام

۳ جیسی آیات تہی قدرت کہ شاہ کابل
قید ہو پہر کری کابل مین وہ جاری احکام

۶ دہی کو تہی ہوئی ہی باغ وہی صل علی
دیکہہ کر خلق رہی جسکو تعجب مین مدام

۱ اوسکی قدرت کی یہ عظمت ہی کہ کر دی پل مین
جو کہ مشکل سی ہی مشکل ہو اوسی حل اور رام

۵۰ نہین قدرت سی قدیر اور مدبر کی بعید
جو کہ دار الحرب ہو کر دی وہ دار الاسلام

۲ بیت اصنام تہا جو اب ہی وہی بیت اللہ
اس جگہہ پر نہین وہم ماتم کا کوئی مقام

۱۰ یہ نئی طرز کی تاریخ ہی ای صل علی
حرف ہر شعر کا یہان دیتا ہی تاریخ کا کام

سنہ ۱۲۸۹ ہجری

پہیر وہی ذکر جو افسوس کا تہا یاد آیا
نہین جز حسرت و افسوس کی کچہہ اور کلام

آہ اس حسرت و افسوس سی کیا ہوتا ہی
جو خدا چاہتا ہی ہوتا ہی وہی انجام

یہ تقاضا ہی مشیت کا خدا کی ہے ظہور
ہی وہی خوب جو کرتا ہی وہ جاری احکام

خالی حکمت سی نہین فعل حکیم مختار
خیر تہی اسمین بہی ہوگی نہین اوسکا افہام

رہو ای حصل علی اوسکی رضا پہ راضی — دست قدرت مین خدا کی ہی تمہارا سب کام

ہی سب کا سونپی انجام کو ای حصل علے — سونپ اوسکو جو کیا کرتا ہی سب خلق کی کام

ہی خدای دو جہان تیرا وکیل اور کفیل — ہو وکیل ایسا تو پھر کیون نہون بہتر انجام

بیڑا گو ڈولتا ہی نام پہ اوسکی چھوڑ و — جو ڈولاتا ہی وہی لیتا ہی بیڑی کو تھام

شکر ہی اوسکا کہ ہون اوسکی رضا پر راضی — مجھکو کیا جو صلہ تھا کرتا رضا پر جو قیام

فضل و رحمت کا خدا کی ہی یہ مجھپر احسان — نہ تو کچھ رنج ہی دل پر نہ ہی فکر آلام

کوٹھی حاکم نی جو لی اسکی بھی لکھو تاریخ — تاکہ احباب کو معلوم ہو اسکا انجام

کاٹ کر لب کو یہ حسرت سی کہا ہاتف نی

رنج حاصل یہ ہوا ہو گیا حسرت کا مقام

سنہ ۱۲۸۹ ہجری

ارمغان چمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کا اوسکی انتہا کب ہے
چلی باد خزان تو بیڈھب تھے
باد صرصر کا ہو گیا تھا اثر
شکر ہے موسم بہار آیا
جو وہ چاہے سو کر دے عاری نہین
لاکھہ حاکم سے قیل و قال رہے
ہوا حاکم بہت سا رد و بدل ہے
کوئی وقت نہ مجھکو پیش آئی
جو کہ تھا مدعا دلی میرا
اس عطا ہی خدا کا ہی احسان
ملگئی جو کہ مجھکو آئی پسند
ہی اوسی کی بلندی و پستی
ہست کو پہلی نیست کرتا ہے
سب فنا اور بقا اوسی کی ہین

بعد نعت نبی یہ مطلب ہے
پھر بہار آئیگی خبر کب تھے
پھر بہار آگئی کسی تھی خبر
می فرحت سے پھر خمار آیا
کاہ کو کوہ کر دے بہاری نہین
اوسکی رحمت شمول حال رہے
دیا آخر زمین کا اچھا بدل
جو تمنا تھی دل کی بر آئی
بس وہ فضل خدا سے بر آیا
جو تھی خواہش ہوا وہی سامان
شکر حق ہے ملی زمین بلند
کب ہی جز اوسکی غیر کو ہستی
نیست کر کی وہ ہست کرتا ہے
سب مرض اور شفا اوسی کی ہین

مدعا شکر ہے کہ بر آیا — ہین مع الخیر اپنے گھر آیا ۴۰
لکھون کس طرح مین صل علی — ہی زمین کا بدل بہشت اعلی ۵۰
یا خدا اس جگہہ کو کر آباد — اور صل علی کا دل کر شاد ۱۰
اس جگہہ کو سدا قیام رہے — نام اسکا خدا مدام رہے ۱
یہ بہی تاریخ کا بنا ہے ڈہنگ — حرف ہر مصرع مین بھرا ہی رنگ ۱۰
یہ بہی تاریخ کا بنا ہے طور — حرف ہر مصرع مین ذرا کر غور ۱۰

سر ہر مصرع سے ہوا اظہر
حرف تاریخ سے نہین باہر ۶

سنہ ۱۲[illegible]ھ

خط منظوم فارسی بنام شاہ حافظ علی صاحب در رسید عنایت الٰہی گہڑی

بیا ای حضرت مشفق بکرم دوستدار من — نیاز و عجز باشد ہدیۂ کامل عیار من
بیا ای مظہر اشفاق شاہ حافظ علی صاحب — کہ تا مہر رخت روشن کند شبہای تار من
اگر منظور افتد اشتیاقم در جناب تو — بہ بزم دوستان گردد بسا عز و وقار من
بشوق وصل تو بردم ہمین دارم تمنای — چہ باشد گر رسد در کوی تو این جسم زار من
کنم تحریر تا کی شوق وصل و شکوہ ہجران — غرض جز ورد نام تو نماندہ کار و بار من
کنم اظہار تا سوز دل و رنج فراقت را — نماندہ ہیچ کارم یاد جز یاد تو کار من
فروغ یاد فرمائی تو با این سیہ روزی — برنگ روز روشن میکند شبہای تار من
خوشا حین و خوشا ساعت عطا فرمودہ ساعت — بشکر این سزد کانجا رسد این جسم زار من
کہ یاد آوردہ از ساعتی در ساعت اسعد — فروغ یافت یاس و ساعت لیل و نہار من
چہ حاجت بود ساعت یاد تو بردم دل آرام — بجز یاد تو یک ساعت نباشد روزگار من
چہ سود از ساعت دارم کہ مثل شیشۂ ساعت — بجز خاک در کویت نمی آید بکار من
کنی بر چشم کہ بر سینہ می مالیم نامہ تو — قرار و صبر رفت از دل چہ شد صبر و قرار من
رسائیہای جذب شوق ازین بہتر چہ خواہد شد — کہ یاد آورد بعد از سالہا آن دوستدار من

باین احسان که یادم کرد آن الطاف فرمای — نخست یاد تو یک لحظه نباشد روزگار من
ادای شکر این الطاف از دل کی توان کردن — زبان گردد اگر نوک موی جسم زار من
چه گویم اشتیاق خود همین دارم تمنای — چه خوش باشد اگر گردد به بزم تو شمار من
بدل یاد تو دارم روز و شب هر لحظه هر ساعت — فدا یاد تو باشم این کند پروردگار من

امید وصل علی تا کی بیان شوق تحصیل تو
رسد ای کاش در کوی تو این مشت غبار من

خط منظوم بنام حافظ محمد لطافت علی صاحب

رہی فیضان تمسی تا قیامت — سلامت تم رہو حضرت سلامت
تمہاری وصل کا ہی شوق ہمکو — مصیبت آ لگی ہی ہمکو فرقت
رہا کرتی ہی وصلت کی تمنا — رہا کرتی ہی فرقت کی مصیبت
خلوص دل ہی مجھکو تمسی لیکن — کہونگا راست جو ہوگی حقیقت
کہونگا سچ ہی گو الحق ہی مر — کہ انصاف بہی سچ کی ہی قباحت
تمہاری عشق بازی ہی وہ آفت — کہ ہی جھک جھک جسسی کورنش قیامت
اگرچہ عشق مخفی رکھتے ہو تم — ولیکن اوسکی ہو جاتی ہی شہرت
سنا دہلی سی اک آیا تھا دلبر — وہ رکھتا تھا بہت تمسی ارادت
تمہارا بھی تھا اوسپر لطف از حد — کہ تا حاصل ہو کچھ فیضان صحبت
وہی دلبر جو دہلی سی تھا آیا — رہا کرتی تھی جس سی چین و راحت
وہ دلبر دلی کو دل لیکیا ہے — نشانی دی گیا ہی داغ فرقت
فراق اوسکا رہی تمکو مبارک — رہی دلبر بھی اور دل بھی سلامت
مبارک تمکو ہو اوسکی جدائی — رقیبوں کو تمہاری عیش و راحت
رہی تمکو ہمیشہ ہجر دلدار — کہ جس سی سوز کی حاصل ہو دولت
رہی فرقت ہمیشہ تمکو حاصل — نہ ہو تا ہجر کی پھر تمکو کلفت
رقیبوں کا نہیں فرقت میں کھٹکا — وہی گیا وصل جس میں ہو قباحت

زبان پر اب تو یہ ہر دم دعا ہے
صنم کو تمسی ہو دایم عداوت

کہوں کیا کیا جو کچھ ہی میری دلمین
نہین ہی ایک دم کی مجھکو فرصت

جو دل مین ہی کہونگا جب ملونگا
نہین کچھ حاجت تحریر حضرت

اگر تشریف لاتی تم یہان پر
نہ ہتی مجھکو بھیر مطابق شکایت

وگرنہ یہ شکایت واجبی ہے
کہ ہی ہمسکو تردد تمسکو راحت

یہان مین رنج مین یون مبتلا ہون
وہان تمکو رہی یون عیش و عشرت

یہ ہو تشویش اور خلجان ہمکو
نہو کچھ نام کو بھی تمسکو کلفت

قدم رنجہ جو فرماتی یہان پر
تو حاصل ہوتی ازبس مجھکو فرحت

قدم رنجہ نہ فرمانا تمہارا
نہین ہی خالی یہ بھی از عنایت

نہ تم تشریف لائی جو یہان پر
چھپی ہوگی کوئی اسمین بھی حکمت

ہوا کرتی ہین مخفی بھید اکثر
کہ اوسکی فہم کی نہ ہی اسکو طاقت

وہی ہی خوب جو سمجھا ہے تمنے
نہین ہی فہم کی مجھکو لیاقت

بنانی کا مکان کی بھی ہی کچھ عذر
نہین جو سر کھجانیکی بھی فرصت

مکان کیا چیز ہے مسجد اگر ہو
کو وہ عالم کو ہے جاے عبادت

مگر تاہم بھی وہ صنع بشر ہے
ہی دل انسان کا اللہ کی صنعت

کہ مسجد بھی تو اک فعل بشر ہے
ہی کیا فعل خدا سے اوسکو نسبت

جو افضل جانتی فعل خدا کو
نفرماتی نہین ہے ہمکو فرصت

کیا تمنی جو کچھ اچھا کیا ہے
نہین ہی ہمکو اب اوسکی شکایت

نہ تھا یہ شان درویشی سے کچھ دور
نہ تھی تشریف لاتی مین قباحت

مسافر پروری کرتی ہین درویش
مسافر پروری مین ہی سعادت

جو استغنا کی فرماتی ہو اب تم
نہین تھی پہلی تو ہرگز یہ عادت

جو عادت کی مخالف ہو عجب ہے
ہی کرتا ترک عادت کا عداوت

مبدل کیون ہوی عادت تمہاری
یقین ہی یار سی اب ہوگی فرقت

وصال یار ہو پھر تمکو حاصل ‏ ‏ ‏ ‏ دل احباب کو ہو جس سے فرحت
تمہارے ہی دوستون کو سرخروئی ‏ ‏ ‏ ‏ تمہارے دشمنون کو ہو ندامت
جو کچھ گذرا سو گذرا ہو چکا وہ ‏ ‏ ‏ ‏ گئی گذری ہوئی گذری حکایت
اگر اب بھی یہان تشریف لاؤ ‏ ‏ ‏ ‏ تو ہو وے دور دلکی سب کدورت
شکایت دوستونکی دوستون سے ‏ ‏ ‏ ‏ ہوا کرتی ہی اکثر حسب عادت
ہی منظور آپکی جو کچھ ہے تجویز ‏ ‏ ‏ ‏ ہی مجھکو اقتدا تمکو امامت

بس اب صل علی کی یہ صدا ہے
سلامت تم رہو حضرت سلامت

خط منظوم بنام پیرجی سلطان محمد صاحب

قدردان سلطان اقلیم سخن ‏ ‏ ‏ ‏ معدن اخلاق یکتائے زمن
مظہر لطف و کرم اہل وفا ‏ ‏ ‏ ‏ بعد شوق وصل ہی یہ مدعا
دوستونکی دوستونکو یاد ہے ‏ ‏ ‏ ‏ آپکی اخلاص سے دل شاد ہے
آپکی اخلاص کا کیا ہو بیان ‏ ‏ ‏ ‏ یادگاری محبت ہے عیان
آپکی اخلاص سے مسرور ہون ‏ ‏ ‏ ‏ اور عنایت کا بہت مشکور ہون
آپنے بھیجا ہے تحفہ مرتبان ‏ ‏ ‏ ‏ اوسکی احسان کا کرون کیسی بیان
مرتبان رکھہ بان جو لیکر آگیا ‏ ‏ ‏ ‏ بی طلب مطلوب اب گھر آگیا
مرتبان رکھبان نی جب مجھکو دیا ‏ ‏ ‏ ‏ بین بصد خواہش دلی اوسکو لیا
ایک مدت تک رہا بین بیخبر ‏ ‏ ‏ ‏ یار گھر بین تھا نہین تھی کچھ خبر
پاس تھا وہ اور پھر ابین دور دور ‏ ‏ ‏ ‏ تھین اقرب سی رہا بین بی شعور
اسقدر حاصل مجھی فرحت ہوئی ‏ ‏ ‏ ‏ کیا کہون دلکو جو کچھ راحت ہوئی
سونی چاندی کا بھی گر ہو کوئی ظرف ‏ ‏ ‏ ‏ ظرف یہ وہ ہی کری او سپر بھی حرف
سونا چاندی بھی بھلا کیا مال ہے ‏ ‏ ‏ ‏ سامنے الفت کی سب پامال ہے
مال تو کیا مال ہے گر جان ہو ‏ ‏ ‏ ‏ دوستی پر جان بھی قربان ہو

ایک جان تو کیا اگر ہوں سو ہزار
ایک تو کیا ہوں اگر جان سو کرور
منہ اگر موڑا تو چاہت پھر کہاں
ہو فنا اس راہ میں تا ہو بقا
مدعا اپنا وصال یار ہے
یا الٰہی وصل اپنا کر عطا
ہیں گنہگار اور تو غفار ہے
پھر وہی تحفہ مجھے یاد آ گیا
اس قسم کی مرتبان کا شوق تھا
قدر دان ہو تم مری احوال کے
چال کیا ہے صوفیوں کا حال ہے
وجد صوفی کرتی ہیں اس حال سے
دوستونکی اپنی جب یہ چال ہو
دوستوں کا دل ہمیشہ شاد ہو
دوستوں کو یا خدا آباد رکھ
مرحبا صل علی اوس یار کو
لطف ہی تشریف گر لاؤ یہاں
ہی مقولا سچ کسی اوستاد کا

یار کی قربان کر اور دم نہ مار
کر تصدق یار پر اور منہ نہ موڑ
نام لینا عشق کا ہے رایگان
تا نہ ہی دل کا بر آئے مدعا
اور جھگڑون سی مجھی کیا کار ہے
عفو کر صل علی کی سب خطا
منفعل ہیں اور تو ستار ہے
تذکرہ کیا تھا کہانکو چل دیا
بلکہ اسکی جستجو کا ذوق تھا
دوست کسکو ملتی ہیں اس چال کے
حال ہی یہ اور باقی قال ہے
حال ہی لازم مناسب قال سے
دل نہ کیوں الفت سی مالامال ہو
خانۂ الفت سدا آباد ہو
اور دل اونکا ہمیشہ شاد رکھ
یاد رکھتا ہے جو اس بیکار کو
دوست کا ملنا میسر ہے کہاں
اور یہی ہی قول اس ناشاد کا

حاصل زیست تو امی دوست ملاقاتی ہیں
بعد مرنے کی ملاکون یہ سب باقی ہیں

عرضی بنام محمد یوسف خان تحصیلدار نکوڑہ از طرف صادق علی امیدوار

تمہاری فیض بخشی کی یہان پر ایک شہرت ہے
نہیں کچھ شک تمہاری آنکھ ہیں از حد مروت ہے

نہیں ہی فیض مجھکو کچھ مری کمبخت قسمت ہے
نہیں کچھ فیض ہمکو یہ نصیبونکی قباحت ہے

تمہاری وصف کی خوبی کہانتک کوئی لکھی گا
رعایت ہی مروت ہی سخاوت ہی شجاعت ہے

اگرچہ خان والاشان ہو لیکن شباہت مین
ہو مثل یوسف ثانی شباہت مین ملاحت ہے

یہ عرض حال ہی میرا بگوش دل سنو اسکو
ہوا ہون دریہ حاضر اسلیی حرکت کو برکت ہے

کیی جو پرورش کی آپنی مجسی بہت وعدے
وفا اونکا نہین ہوتا مجھی اب اسکی حسرت ہے

تمہاری وعدہ کی کب تک رہونگا انتظاری مین
کہ یہ امر روز فردا ہی کہ فردائی قیامت ہے

ہمیشہ وعدی ہوتی ہین وفا اونکا نہین ہوتا
نہ وعدہ کا وفا ہونا قیامت کی علامت ہے

نہین امید کچہہ تمسی مجہی وعدہ وفائی کی
اگر مجھکو ہو عمر خضر کب امید راحت ہے

ہین اس امید واری سی بہت حیران پشیمان ہون
ہوی امیدواری آپ کی مجہپر قیامت ہے

ندامت اور خفت مجھکو ہمیشہ نہین رہتی ہے
کہ اس امیدواری سی نہایت ہی ندامت ہے

بچائی آپکی امیدواری سی خدا ورنہ
مجہی امیدواری ہی ہوئی اب سخت ذلت ہے

خراب و خستہ پھرتا ہون ذلیل او رخوار رہتا ہون
میری ذلت ہو جسمین آپ کی اوسمین حقارت ہے

ہوا جو کچہہ ہوا اچھا ہوا میری مقدر سے
اگر ہو پرورش اب بھی نہ خالی از مروت ہے

کہ مین دامن گرفتہ ہون کرو میری سرافرازی
ہو مجھکو سرخ روئی آپکی اسمین لیاقت ہے

تمہارا نامزد ہو کر کی اب جاؤن کدہر صاحب
اگر اب بھی کرم ہو آپکی یہ بہی رفاقت ہے

دعا یہ ہی ترقی آپ کی اب روز افزون ہو
دعاگو آپکا یہ روز و شب داعی دولت ہے

دعاگو آپکا صادق ہون مین کاذب نہین ہرگز
دعا کرتا ہون صدق دلسی یہ میری صداقت ہے

سعی کرتا ہی اب صل علی بہی مسی صادق کی
اگر ہو پرورش اوسکی تمہاری یہ مروت ہے

مضامین حسکم ازجانب تحصیلدار صاحب سلمہ

مجہی الزام کیون دیتی ہو تم بی روزگاری کا
تقاضا کب کیا تہا تمکو مین امیدواری کا

نہین دعوی کی تم صادق اگرچہ نام ہی صادق
سلیقہ کیون نہین پیدا کیا کچہہ ہوشیاری کا

نہ تم کچہہ لکھتی پڑہتی ہو نہ کچہہ قانون سیکھو ہو
کہانتک حال لکھون اس تیری غفلت شعاری کا

مہارت کچہہ نہ ظاہر ہی کی نہ مشاقی ہی لکھنی کی
باین وصف آپکو دعوا ہی اپنی ہوشیاری کا

نہین شرگا وپن ہین اب تمہاری کچھ سرپاتے
جو ہوتی دم تو پھر ہم کام لیتی کاشتکاری کا

یہان پرسش لیاقت کی ہی و رقانون دہنکی
نہ کچھ قدر شرافت ہی نہ چرچہ دین داری کا

مبادا اگر کوئی عہدہ ہی ہم تجویز کر دیتے
نہین مجھکو بھروسا تمسی کچھ انجام کاری کا

گیا تھا میٹ جب تمکو کیا انکار کیون تمنی
تمہین تو پڑگیا ہی ڈھب یونہین بیروزگاری کا

جو کچھ ہو سکتا ہمسی ہی نہین منظور وہ تمکو
تمہین مرکوز خاطر عہدہ ہی امیدواری کا

میرا دامن ذرا چھوڑو نہ مجھکو کاٹنی دوڑو
ہوا ہی فکر اب تمسی مجھی دامن گذاری کا

مگر تم یاد رکھو یہ اگر ہی دم مین دم میرے
ملیگا ایکدن ثمرہ تمہین امیدواری کا

اگر مین ہو گیا ڈپٹی تمہاری پرورش ہوگی
مین کیا کر سکتا ہون عہدہ ہی اب تحصیلداری کا

تمہاری پرورش ہمکو بہت منظور رہتی ہے
توقف اسقدر باعث ہی یہ بی اختیاری کا

نہین مجھکو ملا ہی کوئی موقع اتنا تک ورنہ
خیال ہر روز رہتا ہی تری بیروزگاری کا

کہو صل علی سی یہ پس از تسلیم و کورنش کی
وثیقہ یہ ملا ہے مجھکو اب امیدواری کا

خط بنام منشی منور علی صاحب

ای مہ افلاک اقلیم سخن
لطف افزا و کرم فرمای من

پس سلام شوق یہ تحریر ہے
اور کیا اس سی سوا تقریر ہی

کحل اب حسب الطلب ارسال ہے
یہ اطبا کا عجیب افعال ہے

کحل ہی از بس مقوی البصر
کیا عجب اعمی کو بھی ہو گر اثر

اسکو جو تم دوگی آنکھو نمین مقام
یہ دکھا دیگا تمہین عینک کا کام

حکم شافی پر شفا کا ہی حصر
غیب کی باتو نکی ہی کسکو خبر

ہو خدا کی فضل سے اسمین شفا
بس یہی صل علی کی ہے دعا

بوزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

نامہ منظوم بجناب برکت مآب مکرم و معظم معدن خلق عظیم

حاجی عبد الکریم عرف حاجی امداد اللہ ساکن بیت اللہ سلمہ اللہ

رہی فیضان تمسی تا قیامت ۔ سلامت تم رہو حضرت سلامت
خلوص دل ہے مجھکو تمسی ایسا ۔ ہی مجھکو اقتدا تمکو امامت
دعا رہتی ہے اکثر یہ زبان پر ۔ خدا حاصل کرے فیضان صحبت
جدائی مین تمہاری ہون پریشان ۔ ہے فرقت آپکی مجھپر مصیبت
کیا فرقت سے یہ احوال میرا ۔ جو کوئی دیکھی ہے کرتا ہے حسرت
تمہاری وصل کا ہے شوق مجھکو ۔ ستاتی آپکی ہے مجھکو فرقت
جدائی مین تمہاری بیکلی ہے ۔ فراق اب مجھکو دیتا ہے اذیت
قیامت آئی مین کچھ شک نہین ہے ۔ جدائی بھی تمہاری ہے قیامت
جو بخت خفتہ ہون بیدار میرے ۔ حصول وصل ہو اور دور فرقت
تمہارے عشق مین سودا ہوا ہے ۔ کہون کیا آپ سے اپنی حقیقت
جو دل مین ہی کہونگا جب ملون گا ۔ نہین تحریر کی ہے کچھ بھی حاجت
خدا وہ دن کرے ہو وصل حاصل ۔ کہ تا ہو دور دل کی سب کدورت
خدا کو سہل ہے مشکل نہین ہے ۔ خدا وہ دن کرے تم آو حضرت
قدم رنجہ جو فرماؤ یہان پر ۔ تو دل کی دور ہو یہ میری کلفت
تمنا ہے کہ تم تشریف لاؤ ۔ وگرنہ وہان بلا لو مجھکو حضرت
تمہارے فیض سی ہون بہرہ اندوز ۔ مگر ایسی کہان ہے میری قسمت
مقدر مین جو ہونا ہے سو ہو گا ۔ مگر مشہور ہے حرکت کو برکت
بنانے مین اگر کچھ مصلحت ہے ۔ بلانے مین میری پھر کیون ہی مہلت
اگر تشریف لاؤ خواب مین تم ۔ بظاہر کچھ نہین اسمین قباحت
نہین آنا جو ہوتا خواب مین بھی ۔ تو کچھ ایسی عمل کی دو اجازت
اگر پڑھ کرکے اوسکو سوؤن مین ۔ نہو مجھکو وہان آنے مین دقت
وگرنہ خود یہان تشریف لاؤ ۔ جو کچھ منظور ہو فرماو حضرت

نہ کچھ بھی ہے نہ یہ ہو اور نہ وہ ہو | تو بس قسمت ہی مین لکھی ہی فرقت
ہے امداد اللہ نام مبارک | کرو امداد للہ میری حضرت
یہ عالی ہمتی سے کچھ نہین دور | مدد میری کرو از روے ہمت
دعا فرماؤ اب للہ ایسی | کہ مجھسی دور ہو دنیا کی کلفت
وہ حاصل مجھکو ہو عشق الٰہی | نہو کچھ ماسوا کی مجھکو رغبت
بسی دل مین خدا کا عشق ایسا | خیال غیر سے ہو مجھکو نفرت
خدا کی عشق مین ایسا ہون مدہوش | نہو معلوم کیا ہی رنج و راحت
میرا دل ہو مثال آئینہ صاف | گناہون کی نہو کچھ بھی کدورت
سعادت دین و دنیا کی ہو حاصل | خدا کی ایسی ہو دل مین محبت
اطاعت مین رہون ویسی نبی کے | اطاعت سی نہو یک لحظہ فرصت
محبت ہو حبیب حق کی دل مین | خدا کی عشق کی ہو مجھکو شدت
نبی کے ہون در دولت یہ حاضر | کہ حاصل ہو مدینہ کی زیارت
جو پہونچون اوس زمین پاک پر مین | تو میری حاضری کی ہو یہ شہرت
کہ اک ہندی ہی ہندوستانی آیا | اوسی صل علی کہتی ہے خلقت
وہ تشنہ لب ہے دیدار نبی کا | ہی عشق مصطفیٰ کی اوسکو شدت
رہین ہین اوسکی اشک خون جاری | ہوئی ہی عشق سی زرد اوسکی رنگت
اوسی سودا ہوا عشق نبی کا | ہی رسوائی وہان کی مجھکو عزت
وہانکی خاک آنکھون مین لگاؤن | کہ تا ہووی مری افزون بصارت
ملون آنکھون سی چوکھٹ کو نبی کی | کرون وان مین روضۂ اقدس کی رویت
ہمیشہ روضۂ انور کو دیکھون | جو ہو مجھکو عطا وہان کی مجاورت
طواف کعبہ بھی ہو مجھکو حاصل | ہو تا دارین کی حاصل سعادت
تصدق کعبہ پر ہوتا رہون مین | ہی قربان ہونی کی مجھکو مہارت
فدا ہوتا رہون کعبہ کی ہر روز | مقدر مین ہو میری ایسی دولت

نجاست معصیت ہو دور مجھسے ۔۔۔ کرون زمزم سی مین غسل طہارت
نہون محتاج مین ہرگز کسی کا ۔۔۔ کہ حاصل مجھکو ہو ایسی فراغت
مگر مین کیا کرون ناچار ہون مین ۔۔۔ کہ اس دولت کی لائق کب ہی قسمت
قرض خواہون کا قیدی ہو گیا ہون ۔۔۔ نہ زاد راہ کی ہے مجھکو وسعت
نہین وسعت وہانکی حاضری کی ۔۔۔ ہوئی ہی قرض کی اب ایسی کثرت
دعا سی آپکی مجھکون یقین ہے ۔۔۔ میسّر دین و دنیا کی ہو راحت
ہلا دو ٹک زبان اپنی دعا کو ۔۔۔ کہ جنبش مین زبان کی کیا ہی دقت
نہین ہی کچھ کمی اللہ کے گھر ۔۔۔ دعا مین اسقدر پھر کیون ہے مہلت
اگر منظور ہو جا کیا عجب ہے ۔۔۔ مجیب ہونی کی ہی اوسکی تو شہرت
اب آکی آپکی ہمت ہے عالی ۔۔۔ مگر مجھکو ہے اسپر بھی قناعت
ہی میری پست ہمت کیا کہون مین ۔۔۔ تمہاری حوصلہ کی ہے یہ وسعت
اگر صدگونہ ہو اس سے زیادہ ۔۔۔ ہی وہ بھی آپ کی نزدیک قلت
اب آیندہ مقدر ہے ہمارا ۔۔۔ مین کہہ گذرا جو کچھہ تھی دل مین حسرت
دعا کی اسلئے اب التجا ہے ۔۔۔ کہ ہوتی ہی دعا مخ العبادت
مگر خواہش الہی ہی مقدم ۔۔۔ وہی ہو گا جو کچھہ ہو گی مشیت
رضا تسلیم کا ہی رتبہ اعلے ۔۔۔ وہ بہتر ہی جو کی ہے اوسنے قسمت
خلوص دل سی ہی یک حرف کافی ۔۔۔ عبارت مختصر مین ہے بلاغت
تکلف ہی کرون گر شوق ظاہر ۔۔۔ بہت روزون سی ہی مجھکو ارادت
مضامین تہی جو دل مین سب وہ لکھنا ۔۔۔ نہین ہی نظم کی زیادہ مہارت
نہین اخلاص سی کچھہ آپ کی دور ۔۔۔ اگر تصدیق ہو میری صداقت
جواب اسکا اگر تم بھی لکھو کے ۔۔۔ نہایت ہو گی میری دل کو فرحت
جواب آنے مین گرتا خیر ہو گی ۔۔۔ بہت دل مین رہیگی میری حسرت
نہو فرصت اگر لکھنے کے تمکو ۔۔۔ کسی خادم سے لکھواتا عبارت

بہرکیف آپکی نامہ سے مجھکو ؎ ہو قوت روح کو اور دل کو راحت
جو خط منظوم بھیجا آپ نے ہے ہوئی آئی ہی اوسکی مجھکو فرحت ؎
یقین ہو گیا بس دل کو میرے ہی مجھپر آپ کی از حد عنایت
بدل مشکور ہون یاد آوری کا نہین مشکوری کی حد و نہایت
قصیدہ نعت مین لکھا ہی مینے وہ اب کرتا ہون مین ارسال خدمت
اگر منظور نظر پاؤ گی اوس کو تو ہوگی آپ کی مجھپر عنایت
اگر مقبول ہو تو یہ ہی بس ہے نہین زیادہ ہی لکھنی کی جسارت
مضامین ختم کرتا ہون انہی پر ؎ رہے دل مین تمہاری میری الفت
رہی فرحت تمہاری دوستون کو تمہارے دشمنون کو ہو ندامت

بس اب صل علی کی یہ صدا ہی
سلامت تم رہو حضرت سلامت

قطعہ تاریخ انتقال سید شاہ صابر علی والد ماجد صل علی غفر اللہ لہ

شاہ صابر علی ز دنیا رفت کہ برو لطف و فضل بیچون باد
گفت ہاتف بروح پاک او رحمت حق ہمیشہ افزون باد
سنہ ۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ مسجد جامع سہارنپور

کارخانون کا توکل کی مدد اللہ ہے اور کسکو ہی یہ رتبہ اور کسکی جاہ ہے
بادشاہون کا لیا ہی ہاتھہ ہی غربا کی کار بھید سے قدرت کی وسکی نہ کوئی آگاہ ہے
دولت ہمت غریبونکو ملی ہی فضل سے مفلسون نے کر دیکھایا جو کہ کار شاہ ہے
کی عطا کنجشک کو مردانگی شہباز کی کر دیکھایا کوہ اوسکو جو کہ برگ کاہ ہے
باعث اس کار نمایان کا ہوا وہ اہل فضل شیخ عبد الرب کہ جو تابع رسول اللہ ہے
شامل حسنات اور ونکو کیا خود بھی ہوے اونکی حسن سعی ہی امداد پیر اللہ ہے
سخت مشکل تھی مہم اللہ نے آسان کی کار مسجد کا ہوا انجام خاطر خواہ ہے
بن چکی جب مسجد جامع سہارنپور مین فکر اب تاریخ کا صل علی کو واہ ہے

فکر تاریخ بنا مین اس بنای دین کی	بولا ہاتف یہ کہ مسجد خاص بیت اللہ ہے
	سنہ ۱۲۸۹ھ

قطعہ تاریخ مسجد جامع دیوبند

تائید ہوی دین کی کیا فضل خدا ہے	اے صل علی تونی بھی کچھ ذکر سنا ہے
دیوبند مین تیار ہوی مسجد جامع	سجدہ گہ ارباب نظر اہل صفا ہے
صد آفرین وہانکی شرفا او غربا کو	کیا ہمت عالی کا یہ کام اونسی ہوا ہے
عابد ہین حسین اور وہ حاجی حرم ہین	مسجد کی جو تعمیر سبب اونکا ہوا ہے
الدال علی الخیر کا ثمرہ ملے اونکو	اللہ جزا خیر دے یہ اپنی دعا ہے
رحمت ہو خدا کی شر کا پر بھی ہمیشہ	اس کار کا جو ساعی بالخیر ہوا ہے
تاریخ مین مسجد کی جو کی مینی کچھ فکر	ہاتف نی یہ ہی غیب سی دی مجھکو ندا ہے
کہتی ہی یہ مخلوق خدا دیکھ کے اوسکو	کیا صل علی خانہ با جاہ خدا ہے
	سنہ ۱۲۸۹

قطعہ تاریخ ایضا مسجد مذکور الصدر

ذات البروج مسجد جامع بنا ہوی	فضل خدا سی دین کا یہ بھی عروج ہے
صل علی یہ زیب ہوئی گنبد ونسی اون	جسطرح آسمان یہ شان بروج ہے
جو کار نیک ہو سکی ہے شکر کا مقام	دجال کا قریب جو وقت خروج ہے
دیکھو تو جبکہ توڑ دیا سر کو عوج کے	تاریخ اسکی ہو گئی ذات البروج ہے
	سنہ ۱۲۸۹

قطعہ تاریخ مسجد معماران در قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور بنا از تعمیر

ہوئی تعمیر جب مسجد دوبارہ	ثواب صل علی کی یہ ندا ہے
بتون کا سر جو بتخانون مین توڑا	کہا ہاتف نے یہ خانہ خدا ہے
	۱۲۸۹ھ

قطعہ تاریخ ابتداء مسجد شیخ شہاب الدین واقع قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور

ندا ہی مرحبا صل علی آئی ہی گھر گھر سی	ارادہ ہو گیا جب سے عبد اللہ کی گھر کا
بنا کی اوسنی مسجد کو بصدق دل شہ دین سے	شہاب الدین یہ یہ فضل ہی چون اور کا
سر طاغوت کو توڑا تو یہ صل علی بولا	بنی یہ خوب مسجد ہی مقام اللہ اکبر کا
	سنہ ۱۲۸۹

قطعہ تاریخ اختتام مسجد مذکور الصدر

تاریخ کا مسجد کی کیا فکر جو اوسنے — صل علی کو غیب سی اب آئی ندا ہے
کیا فکر ہی یہ بات تو اظہر ہی من الشمس — ہاتف نی کہا مجھسے یہ خانہ خدا ہے

[illegible]

قطعہ تاریخ انتقال نواب گورنر جنرل بہادر کہ بمقام اب شور شیر علی دائم الحبس نی لاٹ صاحب کو قتل کیا

رنگ کچھہ ایسی بدلتا ہی فلک بوقلمون — چڑیا شہباز کو شیمرغ کو مکھی مارے
زور جسوقت دکھاتا ہی دبیر تقدیر — ہاتھی کو چیونٹی اور شیر کو بکری مارے
خیبری بخت سیہ وحشی و بیہودہ نی — لاٹ کو قتل کیا اوسکو بھی بجلی مارے
آہ سر کاٹ کی وحشت کا کہا ہاتف نی — ہی عجب شان خدا لاٹ کو قیدی مارے
سر حسرت سی یہ عبرت نی کہا واویلا — شان ایزد ہی گورنر کو یہ قیدی مارے

[illegible]

قطعہ تاریخ ایضاً مذکور الصدر

چال کس کید سی چلتا ہی فلک کج رفتار — نہین واقف ہی کوئی کید سی اس کیدی کے
سر ہیبت سی یہ ہاتف نی کہا صد افسوس — لاٹ جنرل کو ہو موت ہاتہ سی یک قیدی کے

[illegible]

قطعہ تاریخ نکاح حکیم عبد الحق

خبر نکاح چو بیوہ بگوش خلق رسید — برای سیر و تماشا عوام و خاص دوید
بفکر من ز سر لہو آمد این تاریخ — عزیز رفت و زلیخا بیوسف آرامید

[illegible]

قطعہ تاریخ ایضاً نکاح مذکور الصدر

ریش عبد الحق مین جب موئی سفیدی آنی لگی — بیاہ کی پیغام اوسکی ہر طرف جانی لگی
سو بسو یہ شور و غوغا تھی یہ چرچا کو بکو — یہ کہلا ہی گل نیا گولر کو گل آنی لگی
سر مخنث کا جو کاٹا بن گئی تاریخ یہ — بکریان بیاہی نہی کیا اب لوک بھی بیاہی لگی

قطعہ تاریخ مباحثہ مولوی محمد عمر و مولوی عبد الحق بمقام خانقاہ شریف قطبیہ درمجمع بزرگ مجلس

کر بران کیون ہوا امید ان مین اگر — نہ آتا تھا نہ تھا گر علم چندان
نہ بہاگی کس طرح ابلیس یارو — عمر کی عدل کی بس وہ ہوم ہی یہان

تبھون کا سر جو توڑا بولا ہاتف	عمر کی درہ سی لرزان ہی شیطان
مکرر گفت ہاتف از سر یاس	ہزیمت یافت عبد الحق زمیدان

کل قول الرجل و لکل فرعون موسی لکل دجال عیسے

قطعہ تاریخ انتقال ولی عہد ریاست کنجپورہ

کنجپورہ کا ولی عہد سعید	جسکا مسکن جنت الماوی ہوا
گر گیا دریا مین وہ لخت جگر	ایکدم کی دم مین کیا نہ کیا ہوا
ہو گیا پانی مین جب وہ ناپدید	ہر طرف اک شور و غل برپا ہوا
جبکہ پانی سی نکالا جان نہ تھی	حشر کی مانند واویلا ہوا
غم سی جب فضل علی نی یہ کہا	یک بیک یہ حادثہ کیسا ہوا
یہ کہا غم نی سر افسوس سے	ہای یہ داغ جگر پیدا ہوا

قطعہ تاریخ زمین سہارنپور کہ بعوض زمین صاحب کلکٹر وقف عطا کی

یہ دیکھو فضل علی کا ہے حوصلہ عالی	زمین اوسکو جو حاکم کی پست دی تو ملی
ہزار شکر کہ سجدہ کرون مین از سر لطف	خدا کا فضل ہی اب یہ زمین بلند ملی

قطعہ تاریخ دیگر زمین مذکور واقع سہارنپور

یہی مژدہ ہاتف سی ہمنی سنا ہے	کہ لطف خدا پر دل و جان فدا ہے
شئین سیخ کر دور لفظ محن کو	یہ قطعہ زمین کا عطای خدا ہے

قطعہ تاریخ مکان سہارنپور

کیا تعمیر جب فضل علی نے	مکان دلکشا و فرحت افزا ہے
ہوا تاریخ کا اوسکے جو جویا	کہا ہاتف نی کوٹھی رفعت افزا ہے

قطعہ تاریخ انتقال والدہ برخوردار محمد صادق حافظ ضیاء الحق ظہور تخلص

بہ روانان عدم سے رہ جنت جالی	چاند خالی کا بصد اسمین ہوا گھر بھی خالی

غیب سی آتی ندا یہ بطفیل احمد
انکو فردوس کو لیجاؤ ہی رتبہ عالی
۱۲۸۹ھ

چیستان

طبیعت کی تمہیں موج جین ہلا لب تک جو کہاؤنگا
کہو کیا ہی نشان اوسکا تمہیں کب تک جتاؤنگا
اب اسپ طبع میرا اسقدر جولانیون پر ہے
دھڑ اوسکا دور کر دو تو وہ فرق مبارک ہو
دھڑ آخر اور پا اوسکا اگر کر دو علحدہ تم
سر اوسکا اور دھڑ اول اگر تم دور کر دو گی
لکھا ای صحل علی یہ چیستان تفرقی تحسین
رتبے کی چیستان حل کی ہی کو وہ نور ہین جسنے

جو آنکھیں لعر پر آئین تو ایک دریا بہاؤنگا
سر اوسکا کاٹکر معبد ہنودون کا بناؤنگا
کہ پا کو توڑ کر اوسکے وہی گھوڑا کداؤنگا
سر و پا کو اولٹکر اوسکے شیرینی بناؤنگا
تو وہ حکم عدالت کا عدو کو جا دکھاؤنگا
تو بیچا کر اوسی بازار میں لولو بناؤنگا
ابھی بلدیو پرشاد آئیگا تو یہ کہہ سناؤنگا
جواب اس چیستان کا بھی وہیں مین میں سناؤنگا

چیستان

سنا کیون لفظ وہ تمکو اگر پہچان جاؤ تم
جو تم دو کاٹ دھڑ اوسکا تو وہ عشرہ محرم ہو
جو اولٹو دور کر کی سر تو وہ فرق مبارک ہو
نہ سر کو پا کو تم توڑو تو اوسکی سر کو تم چھیڑو
بنائی چیستان صحل علی نے یہ بہت تحفہ
یہ بھیجا تحفہ کو وہ نور ہین اب اسلئے ہی ہی

سر اوسکا دور کر دو تو شیرینی بناؤ تم
جو اوسکی دور پا کر دو اوسی لولو بناؤ تم
جو اولٹو پا کو کر کی دور اولٹی کرنی جاؤ تم
جو تم اوسکو اولٹ دو گی تو پھر کشمیر جاؤ تم
تمہاری مہربانی ہو اگر اسکو بتاؤ تم
یہ بہت گر جو تو دیا ہمنی اسی پاؤں چلاؤ تم

چیستان

وہ ہی الفاظ کیا جو چاہو سو وہ بات ہو جاوے
جو سر کو دور کر کی دھڑ کو پا اور پا کو سر کر لو
جو پا کو سر بناؤ گی اور اوسکا دھڑ بنی گا پا
جو پا کو دور کر دو تم تو وہ دلچسپ موسم ہو
جو پا کو دور کر کی سر کو دھڑ اور دھڑ کا سر کر لو
بناؤ سر کو پا اور پا کو سر ہو جای وہ ناقص

نہ ہو گر دھڑ تو اوسکا نام با برکات ہو جاوے
تو وہ دھڑ ہاکر ہنودون کا بالا اثبات ہو جاوے
ہنودون کی عبادت مثل سیمیات ہو جاوے
جو دھڑ سر ہو پا ہستیار بی شبہات ہو جاوے
تو پھر تو پانی پانی ہو کی وہ برسات ہو جاوے
جو پھر ہو وہ دھڑ صحرا ای بیابات ہو جاوے

بنی سر دھڑ بنی دھڑ سر تو تر کاری مزہ کی ہے — رہی گر اصل حالت پر تو نزہیات ہو جاوے
بنائی چیستان اصل علی نی فکر سی ہی یہ — جو کوہ نور تک پہونچی تو یہ سوغات ہو جاوے
جو کوہ نور مطبع کا ہی افسر اوسکو یہ تحفہ — اگر منظور ہو جاوی تو کیا ہی بات ہو جاوے
جو اس مشکل کو حل کردی خبر اوسکی ملی ہمکو — کہ تا اصل علی ممنون احسانات ہو جاوے

چیستان

جو می کو پیا کر و گی الٹی تو وہ مہاوٹ کی ہو گی سمجھو — نشہ مین سر دور گر کر و گی تو پھر مٹھائی بنیگی یہ ہم
جو اوسکی پا کو اگر کرو سر تو چہرہ ہو مثل ماہ روشن — جو سر کو پا کو اگر ملا دو تو رات اندھیاری ہی او سی ہم
جو اولٹو سر کو علیحدہ کر کی تو ہو وہ نام خدا بلا شک — جو لوگی نام خدا کو سر دم رہیگا تمکو کبھی نکچہ غم
بنی ہی یہ چیستان اب ایسی کہ تم ہی اصل علی ہو گی — جو اسکو اب ہی سمجھو گی تم تمہاری فہمید کیا کرین ہم
تمہارا احقر جو ہی تخلص کہی ہی اصل علی ہے یہ — ہوا ہی جو انبساط جاری ہی تجھ پر ہرگز کبھی ہی کم

چیستان بطور سوال کے مندرجہ کوہ نور مطبوعہ ۱۲ دسمبر ۱۸۶۰ء سے

کاٹ دھڑ اوسکا تم اولٹو مکھڑا ہو دکھلائے — سیس پا دن جو دو تو کالو پانی ہو بہہ جائے

چیستان در جواب سے

خمار عشق سی تم تو ہمیشہ مست رہتے ہو — کچھ ایسے مست رہتی ہو نہین کچھ منہ سی کہتی ہو
رتب کی چیستان تمنی بہت اچھی نکالی ہے — جواب اوسکی مین اب یک چیستان ہم اور کہتی ہو
کبھی وہ مار ہی گا ہی کدھا گہ آپ کہ مکھڑا — خمار عشق کا صدمہ ہی وہ جو دلپہ سہتے ہو
کو ریشاد صاحب نام ہی احقر تخلص ہے — نظاہر دور ہو الا بباطن دلمین رہتے ہو
عجب کیا تحفہ ہو منظور جو اصل علی کا ہی — یہ وہ سوغات نادر ہی جسی تم تحفہ کہتے ہو

چیستان بطور سوال مندرجہ کوہ نور مطبوعہ ۱۲ دسمبر ۱۸۶۰ء سے

مجھی بھی چیستان سوجھی سو اوسکا اب بیان ہوے — سر اوسکا کاٹ لینے سے جواہر دلستان ہی
گر اوسکا دھڑ جدا کیجے کشا د زر یکا آلہ ہو — سر و پا دور کرنے سے نقش بنا عیان ہو
جو اولٹو پا جدا کر کی بنی اسم خدا بیشک — و گر سر دور کر اولٹو تو کہو نگا یہ زبان ہوے
کرو مقلوب گر اوسکو بہار باغ دکھلاے — جو رکہو عضو سب سالم تو سیر آسمان ہو

یہ کوہ نور کو تحفہ باین مطلب پہونچتا ہے ۔ فی حل عقدۂ مشکل ہر اک مشتاق بجان ہوے
یہی ہی آرزو اپنی بتاوی گر کوئی اسکو ۔ تو احقر اوسکی احسان کا زبس رطب اللسان ہوے

چیستان در جواب بلند پور شاد ہے

کہون حل علی اب فکر برنازک خیالونکی ۔ گذر ہو جاتی جنکا کو چہ مین صاحب جمالونکی
رہا کرتی ہین زندہ دل ہمیشہ خندہ پیشانی ۔ نہین رہتی کبھی وہ پاس رنجونکی ملالونکی
لکھی ہی چیستان تمنی بہار بوستان ایسی ۔ نہین ملتی ہین پہونچی پتہ ایسی نہالونکی
بہار آسمان و باغ کہہ نام خدا ہووے ۔ کہا تک کوئی لکھیگا جواب ایسی سوالونکی
اجی بلند پور شاد آپ ہو احقر تخلص ہے ۔ کرون کب تک بیان وصف مین صاحب کمالونکی
ہلال ماہ لو تمنی نہین دیکھا کبھی شاید ۔ جو تم رہتی ہو ہر لحظہ خیالون مین ہلالونکی

چیستان ایضاً بطور سوال ہے

سہ کاٹی سے طرف ہی پا کاٹی سوگند ۔ سر پا کاٹی زہر ہی یہہ ہی بھید کا بند

جواب چیستان دیگر ہے

جو کوہ نور مین تھی چیستان اسکو سناتین ہم ۔ گرہ جو تھا از سر بستہ اوسی تمکو بتاتین ہم
کہی وہ طرف گاہی زہر و گہ سوگند ہوتی ہی ۔ یہ سب قسمت کی خوبی ہی تمہین کب تک جتاتین ہم

چیستان ایضاً در سوال ہے

سر کاٹی سی اولاد ہو پیغمبر پا کاٹی سی دوڑے ۔ دھڑ کاٹی سی فی ہی بوجھہ پہیلی مورے
سر کاٹی سی ناگ ہی دھر کاٹی سی گدہا ۔ سیس کاٹی سی ناری ہی جو بو دی اوسکو ملیا

چیستان ایضاً در جواب ہے

سنو احوال اب اوس چیستان کا جو کہ ثانی ہے ۔ ہی صاحب طبع بیشک چیستان کا جو کہ بانی ہے
کہ اولاد پیمبر گاہ دوڑی گاہ فی ہو جا ۔ رسید اسکی ہمین لکھو تمہاری مہربانی ہے

چیستان

نہیں صحرا مین ایسی جانور کیا بیشمار ہونگے ۔ جو ہر پرزہ گنوگی چار ہوا کہ نفس ہزار ہو گئے
اگرچہ ایک جان سولہ دھک پا اور چالیس تن ۔ ہی کثرت اوسکی ایسی نوش جان ایک کی ہی گھر

جو تولی ایکبار اوسکو وہ دی ہیتس سو تجھکو — ہین چھ سولہ دھڑ ہین آٹھ ہی معلوم سب ہمکو
یہ طائر ہیں کیا صیل علی کی دام ہین آکر — دکھادی اور بھی طائر کوئی ایسا ہمین لاکر

تاریخ اردیوان بحر اسرار حقیقت در فارسی

چو دیوان اغشا کردہ بہ شوق — زہر سو در آمد ندا واہ وا
زہر سمت احسنت پیہم رسید — زہر قلب صیل علی مرحبا
چو تاریخ این جستم از فکر خویش — بہ فکرم در آمد ز فضل خدا
ز گنجان غیب این ندا در رسید — مضامین اعلی ز صیل علی ۱۲۹۰

قطعہ تاریخ دیوان در اردو

کیا جبکہ ترتیب دیوان کو — ندا آئی یہ غیب سے بر ملا
ہے شاباش صیل علی مرحبا — کہ دیوان یہ تو نے اچھا لکھا
ہوا جبکہ کچھ فکر تاریخ کا — یہ مضمون ناگاہ مجھپر کھلا
کہی مجھسی ہاتف نے تاریخ یہ — مضامین اعلی ز صیل علی ۱۲۹۰ھ

تاریخ اختتام دیوان

یہ دیوان طبع ہوا جس جگہہ — وہ مطبع بھی اک رشک گلشن ہوا
یہ دیوان مطبع کی زینت ہوئی — کہ گلشن مین گویا ہے باد صبا
کہا مجھکو ہاتف نے صیل سے علی — صبا تو ہے یک لفظ تاریخ کا
صبا کے عدد کو جو دیکھو لیکر — سن اسکا صبا سے برآمد ہوا ۱۲۹

رقعہ بین النثر و النظم

نہ مقفا نہ یہ معما ہے — نثر اور نظم سی بھرا ہے
ہی یہ نثر اور نہ ہی یہ نظم — اسکی شیرینی سی ہوگی رونق بزم

صاحب میری رفیق پیارے تمہین تو الطاف کے ہو مظہر میرے برادر حمید علی دام الفت ہے تمکو ہمسی رہو سلامت ہمیشہ صاحب سلام میر الصمد تمنا اگر منظور کیا

عجب ہے شوق وصل سے ملنے کو ازحد تمہارے ملنے کا میرے پیارے نہین ہے
مدت سے تمنی ہمکو کیا کبھی یاد کیا سبب ہے کبھی زمانہ تمہارا آیا نہ آیا پیغام بھی
زبانی نہ ہمسے ملنے کو تم ہو آئی نہ ہمکو تمنے وہان بلایا مجھی تو ہر روز یادگاری
رہی ہے ہر شب خیال تیرا کیا ہے کیا مین قصور ایسا ہوی جو تم اسقدر خفا ہو
کسی مخالف نے کیا لگایا کسی عدو نے ہے کیا سنایا ہوا جو تیرا مزاج برہم
کوی لگاتا ہے کمینا کا تو بنا ہی سفلہ کوئی مصاحب ہے تمکو بدنامی اسمین ہے
وضعداروں کی یہ مخالف کئی ہو الطاف مہربانی کبھی ہو اغماض بدگمانی
تمھین کو سب لوگ یہ کہین سے گے کہ بیمروت ہے بیوفا ہے وہ طفل مکتب
ہے پر جفا ہے نہین ہی امید اب وفا کی ہوی خفا ہو جو اسقدر تم نہین ہے
ہرگز تمھین مناسب خلاف دستور ہے یہ حرکت نہین تمہاری تھی یہ تو عادت
کمال اخلاص سی ملو تھے ہمیشہ دلداریان کرو تہے نہ تم تھے ہمسے ملول خاطر
کبھی کسی کی نہین سنو تھے ہماری الفت کا دم بھرو تھی نہین ہی معلوم یہ ہوا
کیا نگاہ ہمسی جواب پھری ہے نہ وہ نظر ہے نہ وہ عنایت نہ وہ مروت نہ وہ
رعایت تمہاری فرقت سے بیکلی ہی ہی یادگاری تمہاری ہر دم ہوں بین
یاد مین تمہاری کرو جو تم پھر خطوط جاری تو ہوگی تسکین میرے دل کو جو پہلے
گذری گذر چکی ہے نہین ہی شکوہ کسی طرح کا لکھی شکایت ہی دوستانہ جو خط
کتابت رہی سلامت کمال الطاف ہی تمہارا سنو اب احوال کچھ ہمارا اے گوش
جان تم اگر سنو گے اور اپنے دل کی بھی کچھ کہو گے تو اب یہ اظہار ہے
سنا ہے ہمنے کہ شادی مکتب ہوئی مقرر بروز جمعہ وہ ہوگی بائیس ربیع الاول
مین سنہ نواسی شمار ہجری ہین ایکہزار اور دوسو اوپر ہو شادی مکتب تمھین مبارک
کہ دوستونکی خوشی ہے اسمین جو ہوگی فرصت تو آونگا مین نہین ہی مجھکو دریغ
ہرگز میرا تو گھر ہی وہ بی تکلف نہین ہے اصرار کی کچھ حاجت اور مجھکو اغماض کچھ نہین
ہے جو کار خدمت ہو میرے لائق کرون گا مین اوسکو جان و دل سی لکھیں ... اب

اور کچھہ زیادہ تو اوسکو تم سمجھو گے تکلف سلام میرا پیام میر الصمد تمنا اور آرزو کے
پہونچلے خدمت مین گر تمھارے قبول ہوگا تو ہے عنایت علاوہ اسکے خبر یہ اوڑتی سی
گوشزد ہے کہ دن جو شادی کا تہا مقرر کسی سبب سے بدل گیا ہے ہوا یہ خلجان
اور زیادہ کمال الطاف ہے تمھارا جو تم لکھو گے خبر مفصل جو پہلی تاریخ تہی معین
رہی گی اب بہی وہی سلامت ہوا ہے یا اوسمین کچھہ تبدل صلاح کار فلکی جو صلاح ہو
ٹھہر چکا ہو جو اسمین شورہ یقین کامل ہو جس امر کا کہ اوسمین ہرگز نہو تفاوت ہو صحیح
پختگی ہو جسمین اوسکی ہمکو خبر لکھو تم کہ اوس سے ہم اطلاع پاکر اوسی کی موافق عمل کرینگے
اسی سبب سے سواری تہانہ کو ہمنے بہیجی نہین ہے ابتک جو دن تھا شادی کا پہلی
ٹھہرا تو اوسمین اتنی کہان تہی مہلت بجاے جمعہ جواب دوشنبہ قرار پایا ہو پی
یہ شہرت خبر یہ مشہور گر صحیح ہے تو یہ لکھو تم کہ آج شب کو سواری تہانہ کرین روانہ کہو
جو منشا ہے اب تمھارا اوسکی تعمیل ہم کرینگے جواب اسکا جو تم لکھو گے تو دلکو
میرے سرور ہوگا تمھاری الطاف اور مہربانی کا دوستون پر ظہور ہوگا جو اور مضمون
رہا ہی باقی تو وقت ملنے کے وہ کہون گا نہین ہے تحریر کی وہ قابل زبانی کہنے پر
وہ حصر ہے لکھا ہوا یہ ہے بیسوین کا مہینا ہے یہ ربیع اول اور آج دن ہی چہارشنبہ
علاوہ اسکے سنو اب اوسکو بتائین تمکو وہ چیستان ہم کہ تمنے پوچھا ہے ہمسے اکثر
لکھی جو پہلی وہ چیستان تھی کہ نام جس سے تھے و نسل برآمد وہ زخم ہے ہاتھہ کا بلاشک
کہ نام اوسکا رتب لکھا ہے اگر رتب مین ہو تمکو کچھہ شک تو اوسکو دیکھو غیاث مین
تم رتب کے الفاظ سے ہمیشہ بنے ہین و نسل نام پی تا مل لکھی تفصیل ذیل مین سب
کھلے گا سب حال دیکھنے سے ہے اسکی تفصیل اس طرح پر بغور اسکو ملاحظہ کرنا
رتب ربت بتر برت رتب بتر تبر برتر ب لکھی ہو وہ چیستان جو ثانی
ہوئی ہین چھہ لفظ جس سے پیدا اب حال اوسکا بدل سنو تم کبھی سنا ہو جو درس
تمنے کہ وہ جو فرماتے مولوی ہین اور اوسکی تشریح اسطرح ہے درس رس
دس درسم رد فقط الھم بلغ بالخیر

تاریخ دیوان بحر اسرار حقیقت در بحر متقارب مثمن مقصور مع چند اوصاف مصنف از نتیجہ فکر نارسا بندہ ناقص رقم شکستہ قلم شیخ حافظ محمد عفی عنہ ساکن ٹونک لقطعیش

فعولن فعولن فعولن فعول

جمعہ کا دن تھا اور وقت سعید — مہینا تھا ذی الحجہ کا اور قرب عید

لکھا جب یہ دیوان فرخندہ فال — تو ہجرت سی بارہ سو نوی تھی سال

کہا جسنی دیکھا اسی مرحبا — یہ دیوان نامی عجب ہی لکھا

یہ دیوان نہین بحر عرفان ہے — سراسر بھرا اسمین اتقان ہے

فصاحت ہی لفظونمین اسکی تمام — معانی ہین درہین بھری لا کلام

ہین اشعار اسکی بہت دل پذیر — مضامین ہیں اسمین بھری بی نظیر

مطالع سی اسکی ہر یک شاد ہو — غم و رنج سی خاطر آزاد ہو

مصنف ہین اسکی وہ صاحب حشم — خداوند اقبال جاہ و نعم

بلند اقتدار اور معلی خطاب — رئیس معظم ثریا جناب

امیر جہان حاکم بے نظیر — دلیر و جوان بخت روشن ضمیر

رعیت نواز اور صاحب نظر — عجب نیک خصلت عجب نامور

سخاوت سی ہی اونکی اک فیض عام — کہ آتا نہین لب پہ حاتم کا نام

غریبون پہ شفقت ہی شام و سحر — کسیکو کسی سی نہین کچھ خطر

جہان مین ہین مشہور و نیکنام — خلائق کا دل اونسی ہی شاد کام

خدانی دیا اونکو عز و وقار — جہان مین بنایا اونہین نامدار

جو چاہی کوئی نیکنامی کرے — تو لائق ہی اونکی غلامی کرے

عجب شکل اونکی نہایت حسین — کہ دیکھی سی ہو شاد جان حزین

کہون کیونکہ اونکو مثال قمر — قمر خود ہی رکھتا ہی اونپر نظر

بہت اونکو صورت مین حسن و جمال — کہون گر بجا ہی مین یوسف مثال

وہ سید ہین عالی نسب ذو الکرام — اطاعت ہی واجب اونھونکی مدام
ہوا ہی عطا اونکو خلق عظیم — علی احمد اونکا ہے نام کریم
بزرگی و نیکی و دین پرور ہے — مروت فتوت سخا گستری ہے
حلیمی کرمی و علم و کمال — خدا نی عطا کین اونہین بہت خصال
یہ نسبہ ہے اونکا یہ عز و وقار — ولیکن ہی دل مین عجب انکسار
کہ ہر اک سے کرنا سلام و سخن — ہو خورد و کلان یا کہ پیر کہن
نکرنا کسیکا کبھی انتظار — کہ سید کو زیبا نہین ہے یہ کار
بہت شاعری مین ہی اونکو دخل — وہ گویا ہین اس عصر مین بی بدل
زبان آوری مین نہایت فصیح — مضامین اونکی بغایت صحیح
جو سلطان شعرا کہون مین اگر — نو ریسندہ ہی اونکو اسوقت پیر
یہ دیوان جو بحر اسرار ہے — حقیقت کا اک اسمین انبار ہے
ہر اک شعر اسکا ہے در ثمین — مضامین ہین اعلی نہایت متین
سوا اسکی اونکی تصانیف بیار — قصاید ہین اور مثنوی بیشمار
عجب ایک شجرہ اونہون نے لکھا — کہ دیکھی سی دل کو خوشی ہو سدا
بزرگون کی ہین نام اوس مین تمام — ہی لعل و جواہر سے بہرا کلام
کسی کو یہ ہی تاب و طاقت کہان — ہوا وصاف اونکی کرے کچھ بیان
مین بندہ تمہارا ہون یک کمترین — نہایت غریب اور خاطر حزین
کہان ہو یہ قسمت مین میری نصیب — کہ مداح ہو آپ کا یہ غریب
ولیکن دعا ہی یہ اسے کردگار — یہی چاہتا ہون مین لیل و نہار
یہی آرزو ہی یہ ہے مدعا — یہی چاہتا ہون مین صبح و مسا
کہ دشمن تمہارا سدا خوار ہو — جہان مین ہمیشہ گرانبار ہو
رہو تم مظفر جہان مین مدام — ہمیشہ رہی عیش و عشرت سی کام
سدا عیش و راحت سی دل شاد ہو — غم و فکر سے خاطر آزاد ہو